مرشدانِ خبر
روزنامہ
ممبئی رابطہ
DAILY MUMBAI RAABTA

صبح صادق	04:42
طلوع آفتاب	06:06
زوال آفتاب	12:43
غروب آفتاب	07:19

آج کی حدیث

رت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تم میں سے کسی کے ہاں سالن کی ہانڈی پکے تو اسے چاہئے کہ شوربہ زیادہ کرلے، پھر اس میں سے کچھ پڑوسی کو بھی بھیج دے"۔ (طبرانی)

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 195, Wednesday- 15 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ✿ شمارہ نمبر ۱۹۵ ✿ بدھ، ۱۵ ؍جولائی، ۲۰۲۶، ۲۹ محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ✿ قیمت ۴؍روپے، صفحات:۸

متحدہ عرب امارات کا ایران کو سخت انتباہ، سعودی پر بھی حوثیوں کا حملہ

کیاپورا خلیجی خطہ جنگ کی زد میں آنے والا ہے؟،امریکی حملے کے بعد ایران نے کئی خلیجی ممالک کو نشانہ بنایا ہے،حالانکہ اس نے سعودی عرب کے خلاف تھوڑا صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا ہے

مغربی ایشیا میں جاری کشیدگی مسلسل بڑھ رہی ہے اور اب حالات اس طرف جارہے ہیں جہاں پورے خلیجی خطے میں جنگ بڑے پیمانے پر پھیل سکتی ہے۔ دراصل ایران نے تازہ حملے میں آبنائے ہرمز میں متحدہ عرب امارات کے ٹینکروں کو نشانہ بنایا ہے، جس میں ایک ہندوستانی کی موت ہوئی ہے اور کئی دیگر زخمی ہوئے ہیں۔ ایران نے حملے کا اعتراف کرلیا ہے۔ اس کے بعد یو اے ای نے تلخ تیوروں کے ساتھ ایران کو وارننگ دے ڈالی ہے۔ متحدہ عرب امارات کی وزارت دفاع نے منگل کی صبح کہا کہ ایران نے آبنائے ہرمز میں 2 ٹینکروں پر حملہ کیا، جس میں ایک ملاح کی موت ہوگئی اور 8 دیگر زخمی ہوگئے۔ ایران نے 'مومباسا' اور 'البجیہ' نامی ٹینکروں پر 2 کروز میزائل داغے۔ حملے کے بعد دونوں ٹینکروں میں آگ لگ گئی، حالانکہ بعد میں آگ پر قابو پالیا گیا۔ وزارت دفاع نے کہا کہ "یو اے ای اس بڑھتی ہوئی کشیدگی کا جواب دینے اور اپنے علاقے، اپنے شہریوں اور یہاں رہنے والوں کی حفاظت کے لیے تمام ضروری اقدامات اٹھانے کا پورا حق محفوظ رکھتا ہے۔" اس دوران دبئی کے اوپر جنگی طیاروں کی آوازیں بھی سنی گئیں۔ امریکہ کے حملے کے بعد ایران نے کئی خلیجی ممالک کو نشانہ بنایا ہے۔ حالانکہ اس نے سعودی عرب کے خلاف تھوڑا صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا ہے، لیکن اب ایران نواز حوثیوں نے سعودی عرب پر بھی میزائل داغ دیا ہے۔ الجزیرہ کی رپورٹ کے

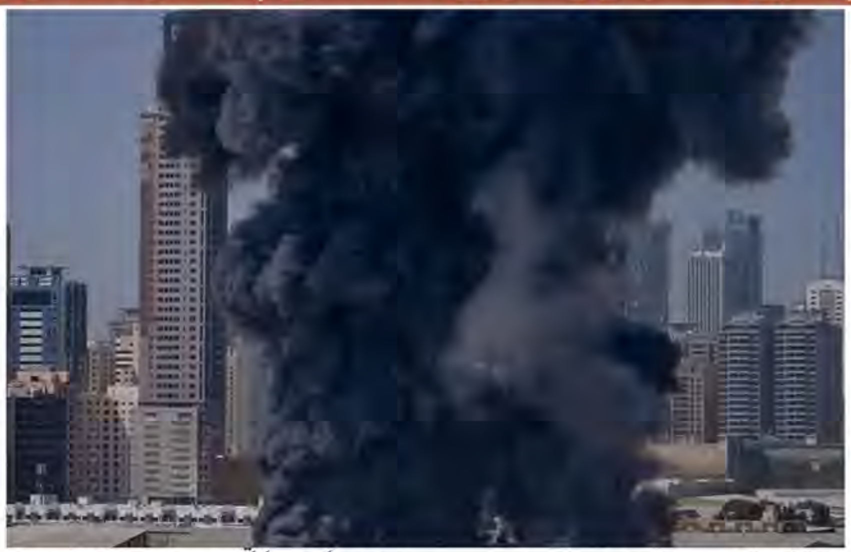

مطابق یمن کے حوثیوں نے سعودی عرب کے ابہا ایئرپورٹ پر میزائل حملہ کیا ہے۔ حوثیوں کا کہنا ہے کہ سعودی عرب کی جانب سے یمن میں صنعا انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حملہ کیا گیا تھا اور اسی کے جواب میں یہ میزائل حملہ کیا گیا ہے۔ 'ایکسیوس' کی رپورٹ کے مطابق امریکہ نے صنعا انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر حملے کے لیے سعودی عرب کی حمایت کی تھی۔ ایسے میں خدشہ ہے کہ اب سعودی عرب بھی جوابی کارروائی کرسکتا ہے۔ اردن کی فوج نے کہا ہے کہ اس نے ایران کی طرف سے داغے گئے 4 میزائلوں کو انٹرسیپٹ کردیا ہے۔ ساتھ ہی ایران نے بحرین میں موجود امریکی فوج کے پانچویں فلیٹ پر حملے کا دعویٰ کیا ہے۔ دوسری جانب عراق میں بھی میزائل حملے ہوئے ہیں۔ امریکہ آبنائے ہرمز میں جہازوں کی آزادانہ آمدورفت کا حامی رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ ہرمز میں ایران کی جانب سے ٹول وصول کرنے کی مخالفت کرتا رہا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان تنازعہ کی یہ ایک بڑی وجہ ہے۔ حالانکہ اب امریکہ کی حکمت عملی میں تبدیلی آتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ دراصل اب امریکہ نے خود ہی آبنائے ہرمز پر ٹول وصول کرنے کی بات کہی ہے۔ امریکی صدر ٹرمپ نے سوشل میڈیا پر جاری ایک پوسٹ میں لکھا کہ "اب امریکہ کو آبنائے ہرمز کا محافظ کہا جائے گا۔ دنیا کے اس انتہائی حساس بحری راستے کی حفاظت کو یقینی بنانے میں ہونے والے تمام اخراجات کو پورا کرنے کے لیے، یہاں سے گزرنے والے ہر مال بردار جہاز کے سامان پر 20 فیصد ٹیکس لیا جائے گا۔ اس نظام کو فوری طور پر نافذ کرنے کا عمل شروع کیا جائے گا۔" امریکی صدر کے مذکورہ بیان پر ایران نے بھی ردعمل کا اظہار کیا ہے۔ ایران کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ آبنائے ہرمز کی حفاظت ہمیشہ ایران نے کی ہے اور آگے بھی کرتا رہے گا۔ انہوں نے ٹرمپ کی اس بات سے اتفاق کیا کہ جو ملک محفوظ بحری راستہ فراہم کرتا ہے، اسے اس کے بدلے مناسب ادائیگی ملنی چاہیے۔ حالانکہ انہوں نے 20 فیصد ٹیکس کو بہت زیادہ بتاتے ہوئے کہا کہ "20 فیصد یقینی طور پر بہت زیادہ ہے۔ ہم منصفانہ ٹیکس لیں گے۔"

دیوگھر چارہ گھپلہ معاملہ: سپریم کورٹ نے لالو یادو کو دی راحت، ضمانت منسوخ کرنے سے کیا انکار

دیوگھر چارہ گھپلہ معاملے میں راشٹریہ جنتا دل کے سربراہ اور بہار کے سابق وزیر اعلیٰ لالو پرساد یادو کو سپریم کورٹ نے بڑی راحت دی ہے۔ سپریم کورٹ نے سی بی آئی کی اس عرضی کو قبول کرنے سے انکار کردیا، جس میں جھارکھنڈ ہائی کورٹ کے ذریعہ لالو یادو کو دی گئی ضمانت کو منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ سپریم کورٹ نے صاف کہا ہے کہ وہ ہائی کورٹ کے حکم میں مداخلت کرنا نہیں چاہتا ہے۔ خصوصاً اس لیے کہ اس معاملے میں ضمانت دیے جانے کے بعد تقریباً 7 برس گزر چکے ہیں۔ عدالت نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ سی بی آئی کی اپیل 2018 سے زیر التوا ہے اور اتنے طویل عرصے کے بعد ضمانت منسوخ کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ کی بنچ نے کہا کہ "جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے حالات کو دیکھتے ہوئے ضمانت دی تھی اور اب اتنے برسوں کے بعد اس حکم کو پلٹنا مناسب نہیں ہوگا۔" حالانکہ عدالت نے یہ بھی کہا ہے کہ معاملے کا حتمی حل جلد ہونا چاہیے۔ اسی مقصد کے لیے سپریم کورٹ نے جھارکھنڈ ہائی کورٹ کو اس معاملے کی سماعت میں تیزی لانے اور زیر التواء اپیل کو جلد نمٹانے کی ہدایت دی۔ سماعت کے دوران 'سی بی آئی' کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل (اے ایس جی) ایس وی راجو نے عدالت میں دلیل پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ "لالو پرساد یادو کی ضمانت عرضی پہلے بھی دو بار خارج کی جا چکی تھی۔ بعد میں جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے یہ تسلیم کرتے ہوئے انہیں ضمانت دے دی کہ انہوں نے اپنی مجموعی سزا کا 50 فیصد حصہ پورا کرلیا ہے۔" سی بی آئی کا جواز تھا کہ ہائی کورٹ نے اس حقیقت پر غور نہیں کیا کہ دیوگھر چارہ گھپلہ سمیت دیگر معاملوں میں دی گئی سزائیں ایک ساتھ چلنے والی نہیں ہیں۔ ایسے میں 50 فیصد سزا پوری ہونے کی بنیاد پر ضمانت دینا قانونی طور پر صحیح نہیں تھا۔ ایجنسی نے کہا کہ قانونی پہلو سے لاعلمی کی وجہ سے ضمانت کے حکم میں غلطی سرزد ہوئی۔ حالانکہ سی بی آئی نے ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کرتے ہوئے ضمانت منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا، لیکن سپریم کورٹ نے اس دلیل کو قبول نہیں کیا۔ عدالت نے تسلیم کیا کہ اتنے طویل عرصے تک ضمانت پر رہنے کے بعد صرف قانونی تشریح کی بنیاد پر ضمانت منسوخ کرنا مناسب نہیں ہوگا۔ اس فیصلے کے ساتھ ہی لالو پرساد یادو کو فی الحال بڑی راحت ملی ہے اور ان کی ضمانت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

امریکہ۔ایران جنگ میں اب تک ۱۴؍امریکی فوجی ہلاک اور ۴۱۴؍ہوئے زخمی

سینٹ کام نے دی جانکاری، امریکی افسران کے مطابق زخمی فوجیوں میں بیشتر ٹرامیٹک برین انجری یعنی سر اور دماغ میں سنگین چوٹ سے متاثر ہیں۔ ایسی چوٹیں عام طور پر میزائل حملوں اور بڑے دھماکوں کے آس پاس موجود فوجیوں کو لگتی ہے

امریکہ۔ایران جنگ میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجوں کی تعداد بڑھ کر 14 ہوگئی ہے۔ تازہ ہلاکت امریکی بحریہ کے ایک پائلٹ کی ہوئی ہے، جو جولائی کے آغاز میں بحیرۂ عرب میں ہیلی کاپٹر حادثے میں شدید زخمی ہوگیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جنگ میں زخمی ہونے والے امریکی فوجیوں کی تعداد بڑھ کر 414 ہوگئی ہے۔ امریکی سینٹرل کمانڈ (سینٹ کام) نے یہ معلومات فراہم کی ہیں۔ امریکی حکام کے مطابق زخمی فوجیوں میں بیشتر ٹرامیٹک برین انجری (ٹی بی آئی) یعنی سر اور دماغ پر شدید چوٹ کا شکار ہیں۔

اس نوعیت کی چوٹیں عموماً میزائل حملوں اور بڑے دھماکوں کے آس پاس موجود فوجیوں کو لگتی ہیں۔ بہر حال، تازہ موت مارچ میں جنگ شروع ہونے کے بعد پہلی نئی ہلاکت ہے۔ اس سے قبل 13 امریکی فوجی مختلف واقعات میں مارے جا چکے تھے۔ حالیہ دنوں میں امریکہ اور ایران کے درمیان دوبارہ حملوں کا سلسلہ شروع ہوا ہے، لیکن حکام نے یہ نہیں بتایا کہ تازہ حملوں میں کوئی نیا فوجی زخمی ہوا ہے یا نہیں۔ امریکی بحریہ نے پہلے یکم جولائی کو پیش آنے والے اس واقعہ کو ہنگامی لینڈنگ قرار دیا تھا۔ اس وقت کہا گیا تھا کہ ہیلی کاپٹر دشمن کے کسی حملے کی وجہ سے تباہ نہیں ہوا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار دیگر 3 اہلکاروں کو بحفاظت بچالیا گیا تھا۔ اب پینٹاگون نے جولائی کی اپنی رپورٹ میں اس واقعہ کو جنگ سے غیر متعلق وجوہات کے باعث ہونے والی ہلاکت کے طور پر درج کیا ہے۔ اس سے قبل ہونے والی 13 ہلاکتوں میں 6 امریکی فوجی کویت میں ایک کمانڈ سینٹر پر ایرانی ڈرون حملے میں مارے گئے تھے۔ مزید ایک فوجی سعودی عرب کے پرنس سلطان ایئربیس پر ہونے والے حملے میں زخمی ہوا تھا اور ایک ہفتے بعد اس کی موت ہوگئی۔ مزید 6 فوجی عراق میں امریکی فوج کے 'کے سی-135' ایندھن بردار طیارے کے حادثے کا شکار ہونے سے ہلاک ہوئے تھے۔ سینٹرل کمانڈ کے ذریعہ دی گئی جانکاری کے مطابق اب تک 414 امریکی فوجی زخمی ہوئے ہیں، جن میں 13 جولائی کو زخمی امریکی فضائیہ کے مزید ایک اہلکار کا نام بھی شامل کیا گیا ہے۔

فلسطین کا قابل اعتماد شراکت دار رہے گا ہندوستان، 'دو ریاستی حل' کی حمایت کا اعادہ

ہندوستان فلسطین میں صحت کی خدمات، خواتین کو بااختیار بنانے اور ادارہ جاتی صلاحیت سازی سے متعلق کئی اہم منصوبوں پر کام کر رہا ہے

برسلز میں منعقدہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شری پریا رنگناتھن نے کہا کہ 'ہندوستان فلسطین میں صحت کی خدمات، خواتین کو بااختیار بنانے اور ادارہ جاتی صلاحیت سازی سے متعلق کئی اہم منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔' برسلز میں منعقدہ 'فلسطین ڈونر گروپ' کے دوسرے وزارتی اجلاس میں ہندوستان نے فلسطین کے لیے اپنی دیرینہ حمایت کا اعادہ کیا ہے۔ ہندوستان نے 'دو ریاستی حل' اور اقوام متحدہ میں فلسطین کی رکنیت کے لیے اپنے موقف کی دوبارہ وضاحت کی۔ یورپی کمیشن اور فلسطینی اتھارٹی کے ذریعہ مشترکہ طور پر منعقد ہونے والے اس اجلاس میں ہندوستان کی نمائندگی وزارت خارجہ کی سکریٹری (سی پی وی اینڈ او آئی اے) شری پریا رنگناتھن نے کی۔ اجلاس میں یورپی یونین کے رکن ممالک، فلسطین، بین الاقوامی شراکت داروں اور مالیاتی اداروں کے نمائندوں نے حصہ لیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے شری پریا رنگناتھن نے کہا کہ ہندوستان طویل عرصے سے فلسطینی عوام کا ایک قابل اعتماد شراکت دار رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کی ترقیاتی امداد ضرورت پر مبنی ہے، اور اس کا بنیادی مرکز صحت، تعلیم، صلاحیت سازی اور پیشہ ورانہ تربیت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان فلسطین میں صحت کی خدمات، خواتین کو بااختیار بنانے اور ادارہ جاتی صلاحیت سازی سے متعلق کئی اہم منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی ہندوستان نے بحالی، صحت، تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت سے متعلق کئی نئے منصوبوں کا بھی اعلان کیا۔ برسلز دورے کے دوران، شری پریا رنگناتھن نے اقوام متحدہ کی ریلیف اینڈ ورکس ایجنسی (یو این آر ڈبلیو اے) کے مشاورتی کمیشن کے آئندہ صدر کی جانب سے بلائے گئے اجلاس میں بھی شرکت کی۔ اس دوران انہوں نے فلسطین میں ایجنسی کی انسانی ہمدردی کی سرگرمیوں کے لیے ہندوستان کی مسلسل حمایت کا اعادہ کیا۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ ہندوستان فلسطینی عوام کی انسانی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک پرعزم اور قابل اعتماد شراکت دار رہے گا اور مستقبل میں بھی ٹھوس تعاون جاری رکھے گا۔ قابل ذکر ہے کہ وزیر اعظم نریندر مودی نے 7 جولائی کو کہا تھا کہ ہندوستان اور انڈونیشیا عالمی مسائل پر تعاون بڑھائیں گے۔ انہوں نے اسرائیل۔فلسطین تنازعہ کو ختم کرنے کے لیے 'ٹو اسٹیٹ سولیوشن' (دو ریاستی حل) کی اہمیت کو بھی دہرایا۔ وزیر اعظم نے جکارتہ میں میڈیا کے سامنے یہ باتیں کہیں۔

مختصر مگر اہم خبریں

بھوج شالہ تنازعہ کی سماعت کیلئے سپریم کورٹ تیار، تحمل کی تاکید

نئی دہلی: مئی 15 کو، مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ دھر ضلع میں متنازع بھوج شالا۔کمل مولا مسجد کمپلیکس دیوی سرسوتی کے لیے وقف ایک مندر ہے۔ بھوج شالہ ایک حساس معاملہ ہونے کی وجہ سے ہندو اور مسلم دونوں فریقوں سے صبر کرنے کو کہتے ہوئے سپریم کورٹ نے منگل 14 جولائی کو کہا کہ وہ اس معاملے کی روزانہ کی بنیاد پر سماعت کرنے اور اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے تیار ہے۔ سپریم کورٹ مدھیہ پردیش ہائی کورٹ کے اس حکم کو چیلنج کرنے والی اپیلوں کے ایک بنچ کی سماعت کررہی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ دھار ضلع میں متنازع بھوج شالا کمپلیکس دیوی سرسوتی کے لیے وقف ایک مندر تھا۔ چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جویمالیہ باغچی اور وی موہنا پر مشتمل بنچ نے کہا کہ اسے استعمال ہونے والے ہر اظہار کے بارے میں بہت محتاط رہنا ہوگا۔" یہ بہت حساس معاملات ہیں، عدالت میں جو کچھ کہا جا رہا ہے وہ غیر ضروری طور پر تنازعات پیدا کرسکتا ہے یا غلط تاثر دے سکتا ہے۔ ہمیں استعمال کیے جانے والے ہر اظہار کے بارے میں بہت محتاط رہنا چاہیے۔" یہ پہلی بار ہے کہ عبوری انتظامات سے متعلق مسئلہ ہمارے سامنے آرہا ہے۔ ہائی کورٹ کے حکم اور امن وامان کو برقرار رکھنے میں ریاست کی بے بسی کا بھی نوٹس لیا جارہا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ اس وقت جو بھی انتظامات ہیں، اس معاملے کو 10 سے 15 دن کے اندر مناسب بینچ کے سامنے پیش کیا جاسکتا ہے،" سی جے آئی کے مبصر نے زبانی طور پر کہا۔ قبل ازیں پیر کو مسلم اپیل کنندگان کی طرف سے پیش ہونے والے سینئر ایڈوکیٹ حذیفہ احمدی اور ایڈوکیٹ نظام پاشا کی طرف سے بچ پر زور دیا گیا تھا کہ درخواستوں کو فوری طور پر سننے کی ضرورت ہے۔ سی جے آئی نے اپیل کنندگان کے وکیل سے درخواستوں سے نقائص کو دور کرنے کو کہا تھا اور انہیں یقین دلایا تھا کہ انہیں جلد ہی بینچ کے سامنے سماعت کے لیے درج کیا جائے گا۔ مئی 15 کو، مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ دھر ضلع میں متنازع بھوج شالا۔کمل مولا مسجد کمپلیکس دیوی سرسوتی کے لیے وقف ایک مندر ہے۔ اس نے ساتھ ہی دہائیوں پرانے اے ایس آئی کے حکم کو منسوخ کردیا جس میں مسلم کمیونٹی کو اس جگہ پر نماز جمعہ ادا کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

'3 ایڈیٹس' چتور نہیں چاہتے کہ سونم وانگ چک مرجائے

اومی ویدیا نے لوگوں سے سونم وانگچک کی بگڑتی ہوئی صحت پر توجہ دینے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی بھوک ہڑتال کے دوران معلم اور کارکن مرجائے۔ اداکار اومی ویدیا، جنہوں نے تھری ایڈیٹس میں چتور راملنگم کا یادگار کردار ادا کیا تھا، نے ماہر تعلیم اور ماحولیاتی کارکن سونم وانگچک کی حمایت کا اظہار کیا ہے، جو دہلی کے جنتر منتر پر غیر معینہ مدت کی بھوک ہڑتال پر ہیں۔ منگل، 14 جولائی کو سوشل میڈیا پر شیئر کیے گئے ایک ویڈیو میں، ویدیا نے عوام سے اپیل کی کہ وہ وانگچک کی بگڑتی ہوئی صحت اور ان مسائل پر توجہ دیں جو وہ اپنے احتجاج کے ذریعے اٹھا رہے ہیں۔ خود کو "3 ایڈیٹس سے چتور" کے طور پر متعارف کراتے ہوئے، ویدیا نے کہا، "میں نہیں چاہتا کہ پھنسکھ وانگڈو مرجائے،" فلم میں عامر خان کے کردار کا حوالہ دیتے ہوئے، جو سونم وانگچک سے بہت متاثر تھا۔ ویدیا نے وانگچک کے ساتھ ملاقات کو یاد کیا۔ ویدیا نے وانگچک سے ملاقات کو یاد کیا اور انہیں ایک شائستہ اور متاثر کن فرد قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ کارکن نے بطور انجینئر، اختراع کار اور معلم کے طور پر اہم کردار ادا کیا ہے، جو لوگوں کو اپنے کام کے بارے میں مزید جاننے کی ترغیب دیتا ہے۔ وانگچک کی صحت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے، ویدیا نے کہا کہ طویل روزے کے دوران کارکن کے خون میں شکر کی سطح گر گئی تھی اور لوگوں سے اس صورتحال کو نوٹ کرنے کی اپیل کی تھی۔ اداکار نے وانگچک کے احتجاج کے مرکز میں تعلیم، لداخ کی خودمختاری اور ماحولیاتی تحفظ سمیت مسائل کو بھی اجاگر کیا۔ انہوں نے عوام پر زور دیا کہ وہ ان خدشات کو سمجھیں، چاہے وہ وانگچک کے خیالات سے متفق ہوں۔

راجہ رگھوونشی قتل معاملہ: سونم رگھوونشی کی ضمانت کے خلاف

میگھالیہ حکومت کی عرضی پر سماعت ۲۱؍جولائی تک ملتوی

نئی دہلی: اندور کے ٹرانسپورٹ تاجر راجہ رگھوونشی کے قتل کیس میں مرکزی ملزم اور مقتول کی بی وی سونم رگھوونشی کو دی گئی ضمانت کے خلاف میگھالیہ حکومت کی عرضی پر سپریم کورٹ میں سماعت 21 جولائی تک ملتوی کردی گئی ہے۔ عدالت عظمیٰ اس معاملے میں آئندہ سماعت کے دوران ریاستی حکومت اور فریقین کے دلائل پر مزید غور کرے گی۔ اس سے قبل سپریم کورٹ نے سونم رگھوونشی کو نوٹس جاری کرتے ہوئے میگھالیہ حکومت کی درخواست پر جواب طلب کیا تھا۔ ریاست کی جانب سے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت میں مؤقف اختیار کیا تھا کہ سونم رگھوونشی کو صرف اس بنیاد پر ضمانت دے دی گئی کہ گرفتاری سے متعلق دفعہ تحریر کرتے وقت ایک ٹائپنگ کی غلطی ہوگئی تھی، جبکہ اس نوعیت کی تکنیکی خامی اتنے سنگین مقدمے میں ضمانت کا جواز نہیں بن سکتی۔ واضح رہے کہ تین جولائی کو سپریم کورٹ نے سونم رگھوونشی کی ضمانت پر فوری روک لگانے سے انکار کردیا تھا۔ عدالت نے اس وقت کہا تھا کہ ملزم پہلے ہی ضمانت پر رہا ہو چکی ہے، تاہم مقدمے کے حقائق اور حالات کو دیکھتے ہوئے ہائی کورٹ کے فیصلے پر سنجیدہ قانونی سوالات پیدا ہوتے ہیں، جن پر تفصیلی سماعت ضروری ہے۔ سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو بتایا تھا کہ سونم رگھوونشی پر نہایت سنگین الزامات ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اس سے قبل بھی اس کی ضمانت کی درخواستیں مسترد ہو چکی تھیں اور معاملہ محض گرفتاری کے دوران ہونے والی کسی تکنیکی یا قلمی غلطی تک محدود نہیں ہے۔ میگھالیہ حکومت کا یہ بھی کہنا ہے کہ اگر سونم رگھوونشی ضمانت پر آزاد رہی تو اس کے فرار ہونے کا خدشہ موجود ہے، جس سے مقدمے کی کارروائی متاثر ہوسکتی ہے۔ دوسری جانب سونم رگھوونشی کی طرف سے پیش ہونے والے وکیل نے عدالت میں مؤقف اختیار کیا تھا کہ گرفتاری کے وقت نہ تو انہیں قانونی امداد فراہم کی گئی اور نہ ہی گرفتاری کی واضح وجوہات سے آگاہ کیا گیا۔ ان کے مطابق پولیس نے صرف ایک خالی فارم حوالے کیا تھا، جس سے قانونی تقاضے پورے نہیں ہوئے۔ اس پر سپریم کورٹ نے سوال اٹھایا تھا کہ اگر یہ معاملہ اتنا اہم تھا تو اسے ابتدائی مرحلے میں کیوں نہیں اٹھایا گیا۔

آبنائے ہرمز میں ۲؍جہازوں کے درمیان شدید ٹکر، 'بلک کیریئر' کے اڑے پرخچے

ایران نے عملہ کے ۲۳؍اہلکاروں کی بچائی جان

حادثہ کی جانکاری کے بعد ایران کی ریسکیو ٹیم نے تیزی سے کارروائی کرتے ہوئے جہاز پر موجود عملہ کے سبھی 23 اہلکاروں کو بہ حفاظت باہر نکال لیا۔ اس کے بعد انھیں قشم جزیرہ پہنچا دیا۔ آبنائے ہرمز میں 14 جولائی کو ایک بڑا حادثہ پیش آیا، جس میں کافی مالی نقصان کا امکان ظاہر کیا جارہا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق ایک بلک کیریئر دوسرے جہاز سے ٹکرا گیا۔ یہ ٹکر اس قدر شدید تھی کہ جہازوں کے پرخچے اڑ گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے پانی بھرنے لگا۔ اس حادثہ کی جانکاری ملتے ہی ایرانی ٹیم جائے وقوع پر پہنچی اور اس نے جہازوں پر سوار عملہ کے 23 اہلکاروں کو ریسکیو کرلیا۔ قابل ذکر ہے کہ امریکہ-ایران جنگ کی وجہ سے آبنائے ہرمز کے ساتھ ساتھ پورے مشرق وسطیٰ میں حالات کشیدہ ہیں۔ ایسے میں دو جہازوں کی آپسی ٹکر نے خسارے کو مزید بڑھا دیا ہے۔ ایرانی نیوز ایجنسی 'فارس' کے مطابق یہ حادثہ قشم جزیرہ کے شمال میں ہوا، جہاں ایک 'بلک کیریئر' کی دوسرے سے ٹکر ہوگئی۔ ٹکر کے بعد 'بلک کیریئر' کو شدید نقصان پہنچا۔ جہاز کے نچلے حصہ میں بڑا سوراخ ہوگیا، جس سے اس میں تیزی سے پانی بھرنے لگا۔ حالات کی سنگینی کو دیکھتے ہوئے جہاز کے کپتان نے فوراً عملہ کے اراکین کو جہاز خالی کرنے کا حکم دیا۔ حادثہ کی جانکاری ملنے کے بعد ایران کی ریسکیو ٹیم نے تیزی سے کارروائی کرتے ہوئے جہاز پر موجود عملہ کے سبھی 23 غیر ملکی اراکین کو بہ حفاظت باہر نکال لیا۔ اس کے بعد انھیں حفاظت کے ساتھ قشم جزیرہ پہنچا دیا گیا۔ اس حادثہ میں کسی جانی نقصان کی خبر نہیں ہے۔ 2 جہازوں کے درمیان ہوئی اس ٹکر کی وجہ اب تک سامنے نہیں آپائی ہے۔ متعلقہ افسران اس حادثہ کی جانچ کررہے ہیں۔ ابتدائی جانکاری کے مطابق ٹکر کے بعد جہاز کو شدید نقصان پہنچا، لیکن وقت پر ریسکیو آپریشن شروع کیے جانے سے سبھی لوگوں کی جان بچ گئی۔

کرناٹک میں قائم ہوگی ہندوستان کی پہلی سرکاری اے آئی یونیورسٹی، وزیراعلیٰ ڈی کے شیوکمار کا اعلان

ڈی کے شیوکمار نے ہندوستان کی پہلی سرکاری اے آئی یونیورسٹی اور مرکز قائم کرنے کا اعلان کیا، جس کا مقصد عالمی معیار کی تحقیق، تربیت، اختراع اور عوامی خدمات میں مصنوعی ذہانت کے استعمال کو فروغ دینا ہے

بنگلورو: کرناٹک کے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے اعلان کیا ہے کہ ریاست میں ہندوستان کی پہلی سرکاری اے آئی (مصنوعی ذہانت) یونیورسٹی قائم کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس منصوبے کا مقصد عالمی معیار کے ماہرین تیار کرنا، جدید تحقیق کو فروغ دینا اور تعلیم، صنعت اور حکومت کے درمیان اشتراک کو مزید مضبوط بنانا ہے تاکہ ریاست کو ذمہ دارانہ مصنوعی ذہانت کے میدان میں عالمی سطح پر نمایاں مقام حاصل ہو۔ بنگلورو بین الاقوامی نمائش مرکز میں منعقدہ گوگل آئی او کنیکٹ انڈیا 2026 کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ مجوزہ یونیورسٹی مصنوعی ذہانت کی تعلیم، تحقیق اور اختراع کا ایک جامع مرکز ہوگی، جہاں طلبہ، محققین اور صنعت سے وابستہ ادارے مل کر نئی ٹیکنالوجی کی ترقی میں اہم کردار ادا کریں گے۔ اس موقع پر انہوں نے ایک مصنوعی ذہانت مرکز کے قیام کا بھی اعلان کیا، جو تحقیق وترقی کے لیے انکیوبیشن مرکز کے طور پر کام کرے گا۔ اس مرکز کے ذریعے نئی کمپنیوں، صنعتی اداروں، تعلیمی تنظیموں اور اختراع کاروں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم فراہم کیا جائے گا تاکہ مصنوعی ذہانت پر مبنی نئی ٹیکنالوجیز اور خدمات کی تیاری کو فروغ مل سکے۔ ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ مصنوعی ذہانت موجودہ دور کی سب سے بڑی تکنیکی تبدیلی ہے اور اس کا اثر بھاپ کے انجن، بجلی، انٹرنیٹ اور موبائل ٹیکنالوجی جیسی تاریخی ایجادات کے برابر ہوگا۔ ان کے مطابق بنگلورو پہلے ہی دنیا کے نمایاں اختراعی مراکز میں شمار ہوتا ہے اور ریاستی حکومت اسے ذمہ دارانہ مصنوعی ذہانت کا عالمی مرکز بنانے کے لیے مسلسل اقدامات کررہی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ کرناٹک ملک کی مجموعی سافٹ ویئر برآمدات میں تقریباً چالیس فیصد حصہ رکھتا ہے جبکہ صرف بنگلورو میں 17 ہزار سے زیادہ نئی کمپنیاں اور ہزاروں عالمی صلاحیتی مراکز سرگرم ہیں، جو دنیا بھر کے لیے جدید تکنیکی مصنوعات اور خدمات تیار کررہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت کا ہدف کرناٹک کو مصنوعی ذہانت پر مبنی ریاست میں تبدیل کرنا ہے، جہاں سرکاری انتظام، عوامی خدمات اور ترقیاتی منصوبوں میں اس ٹیکنالوجی کا وسیع پیمانے پر استعمال کیا جائے۔ ان کے مطابق مصنوعی ذہانت کی مدد سے اساتذہ کو بہتر تدریسی سہولیات، ڈاکٹروں کو بیماریوں کی بروقت تشخیص، کسانوں کو جدید زرعی مشورے، شہریوں کو تیز رفتار سرکاری خدمات اور چھوٹے کاروباری اداروں کو مسابقتی صلاحیت حاصل ہوگی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاست میں ڈیٹا مراکز، وسیع پیمانے کی کمپیوٹنگ سہولیات اور تحقیقی ڈھانچے کو بھی مضبوط بنایا جائے گا تاکہ مصنوعی ذہانت سے متعلق تحقیق اور اختراع کو مزید رفتار مل سکے۔ انہوں نے گوگل کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ کمپنی نے بنگلورو کو اپنے اہم عالمی انجینئرنگ، تحقیق اور اختراع کے مراکز میں شامل کیا ہے۔ انہوں نے گوگل سے اپیل کی کہ وہ تعلیم، صحت، زراعت، بہتر حکمرانی، نئی کمپنیوں کی سرپرستی اور طلبہ کی تربیت کے شعبوں میں ریاست کے ساتھ اپنی شراکت داری کو مزید وسعت دے تاکہ مصنوعی ذہانت کے فوائد معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچ سکیں۔

مودی جی ! میں ماں ہوں، مجھے انصاف چاہیے

مقتول کیتن کی ماں نے وزیر اعظم کو لکھی جذباتی چٹھی

کیتن کی ماں نے کہا کہ ہر ماں کی طرح میں نے بھی کیتن کو ایک خوبصورت زندگی بناتے، شادی کرتے اور ہمارے ساتھ بڑا ہوتے دیکھنے کا خواب دیکھا تھا۔ لیکن مجھے اپنے بچے کی آخری رسومات ادا کرنی پڑی۔ پونے کے رئیل اسٹیٹ کاروباری کیتن اگروال کے قتل کے معاملہ میں تحقیقات جاری ہے۔ اس درمیان کیتن کی والدہ راکھی اگروال نے وزیر اعظم نریندر مودی کو ایک جذباتی چٹھی لکھی ہے۔ یہ چٹھی ای میل کی شکل میں ہے، جس میں انہوں نے وزیر اعظم سے اپنے بیٹے کے لیے انصاف یقینی بنانے کی اپیل کی ہے۔ خط میں انھوں نے کیتن کی موت کے ذمہ دار افراد کو سخت سے سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ راکھی نے لکھا ہے کہ انہوں نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا کہ ایک دن انہیں اپنے بیٹے کے لیے انصاف مانگنے کی خاطر وزیر اعظم کو خط لکھنا پڑے گا۔ راکھی اگروال نے لکھا ہے کہ ''ہر ماں کی طرح میں نے بھی خواب دیکھا تھا کہ کیتن ایک خوبصورت زندگی گزارے گا، شادی کرے گا اور ہمارے ساتھ بڑا ہوگا۔ لیکن اس کے بجائے مجھے اپنے ہی بیٹے کی آخری رسومات میں شریک ہونا پڑا۔'' کیتن کے قتل کو انتہائی سفاکانہ قرار دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اس کی موت نے خاندان میں ایسا خلا پیدا کر دیا ہے جو کبھی پُر نہیں ہو سکتا۔ راکھی نے جذباتی انداز میں لکھا کہ ''جس دن کیتن کی موت ہوئی، اسی دن میری دنیا ختم ہوگئی۔ میرے گھر کا ہر گوشہ، اس کا کمرہ، اس کے کپڑے اور اس کی تصویریں مجھے ہر لمحہ اس ناقابل تلافی نقصان کی یاد دلاتی ہیں۔'' غم زدہ والدہ نے اپنے خط میں کیتن کے دادا کے انتقال کا بھی ذکر کیا، جن کا انتقال قتل کے ایک ماہ سے بھی کم عرصے بعد ہو گیا تھا۔ انھوں نے خط میں لکھا کہ ''بزرگ اپنے پوتے کیتن سے بے حد محبت کرتے تھے۔ وہ اپنے پوتے کی جدائی کا صدمہ برداشت نہ کر سکے، جس کے باعث خاندان کو چند ہی ہفتوں کے اندر 2 نسلوں کے بچھڑنے کا غم سہنا پڑا۔'' راکھی نے وزیر اعظم سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ''میں ہمدردی یا کسی خصوصی رعایت کی بھیک نہیں مانگ رہی، میں صرف انصاف چاہتی ہوں۔ وزیر اعظم اس معاملے پر مناسب توجہ دیں اور بغیر کسی تاخیر کے انصاف دلایا جائے۔'' اس خط میں کئی مقامات پر وہ جذباتی نظر آتی ہیں۔ ایک مقام پر لکھتی ہیں کہ ''براہ کرم کیتن کو محض ایک اور مقدمہ نہ بننے دیں۔ وہ کسی کا بیٹا تھا، کسی کا پوتا تھا، کسی کا بھائی تھا، لیکن میرے لیے وہ میری پوری دنیا تھا۔''

انہوں نے مزید لکھا کہ ''میں ہر روز اس کی تصویر دیکھتی ہوں اور اپنے بیٹے سے کہتی ہوں تمہاری ماں تمہارے لیے لڑ رہی ہے۔ مجھے اس دن کا انتظار ہے جب میں کہہ سکوں گی بیٹا! تمہیں انصاف مل گیا۔'' قابل ذکر ہے کہ یہ اپیل کیتن کے والد کی جانب سے چند روز قبل صدر دروپدی مرمو کو خط لکھ کر انصاف کا مطالبہ کرنے اور خاندان کے نقصان پر اپنا درد بیان کرنے کے بعد سامنے آئی ہے۔ پولیس قتل اور اس سے جڑے حالات کی تحقیقات جاری رکھے ہوئے ہے۔ اب تک کی تحقیقات میں سامنے آیا ہے کہ سیا پہلے بھی کئی مرتبہ کیتن کو لوہ گڑھ قلعہ پر لے جانے کی کوشش کر چکی تھی۔ 31 مئی کو وہ اسے وہاں لے گئی تھی اور 4 جون کو دوبارہ لے جانے کی کوشش کی گئی، لیکن اس کی والدہ نے اجازت نہیں دی۔ 14 جون کو بھی وہ مبینہ طور پر کیتن کو قلعہ پر لے گئی اور اسے دھکا دے کر گرانے کی کوشش کی، تاہم وہ بچ گیا تھا۔ پونے دیہی پولیس کے ایک افسر نے بتایا کہ سیا گویل اور چیتن نے کیتن کو لوہ گڑھ قلعہ سے نیچے دھکیلنے سے پہلے پونے کے للان نگر واقع سیکٹر-37 میں 2 مرتبہ دھکا دے کر قتل کرنے کی مشق کی تھی۔ پولیس کا ماننا ہے کہ کیتن کا قتل کئی ہفتوں پر محیط ایک منظم سازش کا حصہ تھا۔ دونوں ملزمین نے پولیس حراست میں پوچھ گچھ کے دوران اعتراف کیا کہ انہوں نے پہاڑی پر اس واردات کی پہلے سے مشق کی تھی۔

بی ایم سی کالا گھوڑا آرٹ ایونیو کے ذریعے تاریخی فن تعمیر کو محفوظ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی کالا گھوڑا آرٹ ایونیو کی خوبصورتی اور روشنی کے منصوبے کی بدولت ممبئی نے ایک نیا فنکارانہ مقام حاصل کیا ہے۔ بی ایم سی نے موجودہ تاریخی فن تعمیر سے ہم آہنگ ایک آرٹسٹک زون بنانے سے کالا گھوڑا علاقے کی خوبصورتی میں مزید اضافہ کیا ہے، وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے پروجیکٹ کی ستائش کی۔ جنوبی ممبئی کے تاریخی اور ثقافتی لحاظ سے امیر کالا گھوڑا علاقے میں آرٹ ایونیو کی خوبصورتی اور روشنی کے منصوبے کا افتتاح آج (14 جولائی 2026) وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے کیا۔ افتتاحی تقریب کالا گھوڑا پلازہ، بی بھروچا مارگ، ممبئی میں ہوا۔ اس موقع پر نائب وزیر اعلیٰ سنیترا پوار بھی موجود تھیں۔ قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر اور مقامی ایم ایل اے ایڈوکیٹ راہول نارویکر، انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ثقافتی امور کے وزیر اور ممبئی مضافاتی ضلع کے سرپرست وزیر ایڈوکیٹ آشیش شیلار ممبئی کی میئر ریتو تاوڑے، قائد ایوان گنیش کھنکر؛ قائد حزب اختلاف کشوری پیڈنیکر؛ شیوسینا گروپ لیڈر رامے گھولے؛ اسٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین شری پربھاکر شنڈے، کمیٹی چیئرپرسن سندھیا دوشی ساکرے؛ بیسٹ کمیٹی کی چیئرپرسن تروشنا وشواسراؤ اور مقامی کارپوریٹر ایڈوکیٹ مکرند نارویکر، کارپوریٹر ہرشیتا نارویکر، کارپوریٹر ڈاکٹر گوراوی شیوالکر نارویکر، کارپوریٹر کملاکر ڈالوی، میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) پراجکتا ورما لاونگارے، ڈپٹی کمشنر (زون 1) چندا جادھو، اور اسسٹنٹ کمشنر (اے-وارڈ) گجانن بیلے کے ساتھ کالا گھوڑا علاقے کے رہائشی اور کاروباری مالکان موجود تھے۔ وزیر اعلیٰ فڑنویس نے کہا کہ کالا گھوڑا علاقے کی منصوبہ بندی میں پیدل چلنے کے لیے پرکشش راستے، عوامی کھلی جگہیں اور تاریخی فن تعمیر سے ہم آہنگ ڈیزائن شامل کیے گئے ہیں۔ نتیجتاً، اب شہریوں کے لیے اعلیٰ معیار اور جمالیاتی طور پر خوشنما عوامی سہولیات دستیاب ہیں۔ مقامی کاروباری مالکان نے بھی اس اقدام میں نمایاں تعاون کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ علاقہ ممبئی آنے والے سیاحوں کے لیے ایک بڑا پرکشش مقام بننے والا ہے۔ جنوبی ممبئی کا کالا گھوڑا علاقہ جو تاریخی اور ثقافتی ورثے سے مالا مال ہے، اسے شہر کی تاریخی، ثقافتی اور فنی میراث کی علامت سمجھا جاتا ہے۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) نے شہریوں اور سیاحوں کو ملکی اور بین الاقوامی دونوں طرح کے محفوظ، زیادہ پرلطف اور عالمی معیار کے پیدل چلنے کے تجربے کے ساتھ علاقے کی مختلف سڑکوں کی خوبصورتی کا کام شروع کیا ہے، اور ساتھ ہی ہیریٹیج واک میں ایک نئی جہت کا اضافہ کیا ہے۔ جنوبی ممبئی کے تاریخی ورثے، قدیم ڈھانچے، آرٹ گیلریوں، عجائب گھروں اور ثقافتی دولت نے کالا گھوڑا کے علاقے کو ایک منفرد شناخت دی ہے۔ سالانہ کالا گھوڑا آرٹس فیسٹیول اس علاقے کے عالمی ثقافتی قد کو مزید بڑھاتا ہے، جو اسے ملک اور بیرون ملک سے آنے والے سیاحوں کے لیے توجہ کا مرکز بناتا ہے۔ ممبئی والوں اور سیاحوں کو ایک بھرپور ہیریٹیج واک کا تجربہ فراہم کرنے کے مقصد کے ساتھ، سائی بابا مارگ، روپ واک لین، ڈاکٹر وی بی ... پانچ سڑکیں بی گاندھی مارگ (فوربس اسٹریٹ)، رتھر فورڈ اسٹریٹ، اور بی بھروچا مارگ کی تعمیر کی گئی ہے۔ پہلے مرحلے میں، تقریباً 443,3 مربع میٹر پر محیط رقبے کو تبدیل کر دیا گیا ہے جس کی لمبائی تقریباً 500 میٹر ہے۔

بی جے پی رکن اسمبلی سنجے اپادھیائے کا پی اے ظاہر کر کے

طالب علم کو دھوکہ دینے والے ملزم کو لکھنؤ سے گرفتار

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں بوریولی پولیس نے ایک چالاک دھوکہ باز کو گرفتار کیا ہے جو بی جے پی ایم ایل اے سنجے اپادھیائے کا پرسنل اسسٹنٹ (پی اے) ظاہر کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتا تھا، یا کبھی کبھی خود ایم ایل اے بھی ظاہر کرتا تھا ملزم نے لکھنؤ یونیورسٹی کی ایک طالبہ کی فیس ادا کرنے اور ہوٹل بکنگ کرانے کے بہانے متاثرہ سے رقم وصول کی تھی۔ پولیس کے مطابق، ملزم بھلندر پال بلدیو سنگھ سہگل (44) جو کہ موہالی، پنجاب کا رہنے والا ہے، نے شکایت کنندہ تشار گریش مادیودیا (46) اور اس کے دوست بھرت رتی لال شاہ سے موبائل فون کے ذریعے رابطہ کیا۔ ایم ایل اے سنجے اپادھیائے کا پی اے ظاہر کرتے ہوئے ملزم نے لکھنؤ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ایک طالبہ کی فیس ادا کرنے کے لیے رقم مانگی۔ ملزم کے دعووں پر بھروسہ کرتے ہوئے، شکایت کنندہ نے 190 روپے اپنے بینک اکاؤنٹ میں منتقل کر دیے۔ اس کے بعد، ملزم نے لکھنؤ میں ہوٹل کی بکنگ کی آڑ میں شکایت کنندہ کے دوست کے ڈیجیٹل والیٹ سے 8000 روپے بھی حاصل کیے۔ مجموعی طور پر، 8,190 روپے کا فراڈ کیا گیا تھا۔ شکایت ملنے پر بوریولی پولس نے کیس درج کر کے تکنیکی تحقیقات شروع کر دی۔ تحقیقات کے دوران، پولیس ٹیم نے ملزم کو لکھنؤ سے ٹریس کیا، اسے گرفتار کیا، اور اسے ممبئی لایا۔ پولیس کو شبہ ہے کہ ملزم نے اسی طرح کئی اور لوگوں کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ معاملے کی مزید تفتیش جاری ہے۔ پولیس نے یہ کارروائی ڈپٹی کمشنر آف پولیس (ڈی سی پی) سندیپ گھوگے کی رہنمائی میں کی۔ ملزم کو یوپی میں سینئر پولیس انسپکٹر، پولس انسپکٹر، ڈیٹیکشن آفیسر پی ایس آئی راجو کوردے، ہیڈ کانسٹیبل سنتوش دیسائی، اور پولیس کانسٹیبل مہیش پاٹل کی مشترکہ کوششوں سے پکڑا گیا۔ مزید تفتیش جاری ہے۔

مہاراشٹر حکومت نے ۶۲ ؍لاکھ خواتین کو لاڈکی بہن یوجنا سے محروم کر کے دھوکہ دیا: کانگریس

اسکیم کا انتخابی فائدہ اٹھانے اور مالی بے ضابطگیوں کو چھپانے کا الزام لگاتے ہوئے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا

ممبئی: کانگریس نے مہاراشٹر حکومت کی 'لاڈکی بہن یوجنا' کو خواتین کے ساتھ دھوکہ قرار دیتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ انتخابی فائدہ حاصل کرنے کے بعد لاکھوں مستحق خواتین کو مختلف بہانوں سے اسکیم سے باہر کیا جا رہا ہے۔ آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے سینئر ترجمان اتل لونڈھے پاٹل نے کہا کہ تازہ محاسبہ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکیم میں سامنے آنے والی بے ضابطگیاں محض ابتدا ہیں اور اصل صورتحال اس سے کہیں زیادہ سنگین ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مہاراشٹر میں اسمبلی انتخابات سے قبل حکومت نے لاڈکی بہن اسکیم شروع کی، حالانکہ ریاست کی مالی حالت اس بوجھ کو برداشت کرنے کے قابل نہیں تھی۔ ان کے مطابق اس وقت کے وزیر خزانہ اجیت پوار اور محکمہ مالیات کے اعلیٰ حکام نے بھی خبردار کیا تھا کہ ریاست پر تقریباً چوالیس ہزار کروڑ روپے کا اضافی بوجھ پڑے گا، لیکن اس کے باوجود حکومت نے پہلے پندرہ سو روپے ماہانہ امداد اور بعد میں اکیس سو روپے دینے کا وعدہ کیا۔ اتل لونڈھے پاٹل نے الزام لگایا کہ انتخابی مہم کے دوران بڑی تعداد میں درخواستیں قبول کی گئیں، لیکن انتخابات ختم ہوتے ہی مستحق خواتین کو مختلف وجوہات بتا کر اسکیم سے نکالا جانے لگا۔ انہوں نے کہا کہ عمر، سرکاری ملازمت، دیگر سرکاری اسکیموں سے استفادہ اور دیگر بنیادوں پر خواتین کو نااہل قرار دیا جا رہا ہے، حالانکہ یہ تمام معلومات حکومت کے پاس پہلے سے موجود تھیں۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر آدھار کارڈ کے ذریعے عمر کی تصدیق ممکن تھی تو پھر بعد میں انہی بنیادوں پر خواتین کو کیوں خارج کیا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تقریباً 62 لاکھ خواتین کو برقی شناختی تصدیق نہ ہونے کی وجہ سے اسکیم سے باہر کر دیا گیا، جبکہ دیہی علاقوں اور مزدور خواتین کے لیے یہ عمل انتہائی دشوار ہے۔ ان کے مطابق کئی خواتین کے پاس اسمارٹ فون موجود نہیں، جبکہ محنت مزدوری کے باعث انگلیوں کے نشانات بھی درست طریقے سے درج نہیں ہو پاتے، جس سے انہیں امداد سے محروم ہونا پڑ رہا ہے۔ کانگریس رہنما نے کہا کہ حکومت نے مستحق خواتین کو سہولت فراہم کرنے کے بجائے پیچیدہ طریقہ کار نافذ کیا اور ان کے لیے کوئی مؤثر سرکاری دفتر یا شکایت ازالہ نظام بھی قائم نہیں کیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ پہلے خواتین کو ٹیکس کارروائی کا خوف دکھایا گیا اور بعد میں برقی تصدیق کے نام پر لاکھوں درخواست گزاروں کو باہر کر دیا گیا۔ انہوں نے محاسبہ رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ منصوبے کے لیے تقریباً اٹھتیس ہزار سات سو بتیس کروڑ روپے کی منظوری دی گئی تھی، لیکن اخراجات تینتیس ہزار دو سو سینتیس کروڑ روپے تک پہنچ گئے، جس سے تقریباً تین ہزار پانچ سو اکتالیس کروڑ روپے کے فرق پر سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے مطابق حکومت اس فرق کی معقول وضاحت دینے میں ناکام رہی ہے اور اس پورے معاملے کی شفاف تحقیقات ہونی چاہئیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ ریاستی حکومت نے خواتین کے جذبات اور اعتماد کو انتخابی مقاصد کے لیے استعمال کیا اور اقتدار حاصل کرنے کے بعد اپنے وعدوں سے پیچھے ہٹ گئی۔ ان کے مطابق حکومت نے اکیس سو روپے ماہانہ امداد دینے کا وعدہ بھی پورا نہیں کیا اور لاکھوں خواتین کو ان کے حق سے محروم کر دیا۔

لاڈکی بہن یوجنا: ایک کروڑ نااہل افراد اٹھا رہے فائدہ

جائیداد ضبط کر کے وصول کی جائے رقم: سنجے راؤت

ممبئی: شیوسینا (یو بی ٹی) کے سینئر رہنما سنجے راؤت نے مہاراشٹر حکومت کی لاڈکی بہن یوجنا میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کا الزام عائد کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ تقریباً ایک کروڑ ایسے افراد اس اسکیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں جو اس کے اہل نہیں ہیں۔ ان کے مطابق ان مستفیدین میں تقریباً تیس ہزار مرد اور ہزاروں سرکاری ملازمین بھی شامل ہیں، جس کے نتیجے میں سرکاری خزانے کو ہر ماہ تقریباً تین ہزار پانچ سو کروڑ روپے کا نقصان پہنچ رہا ہے۔ صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے سنجے راؤت نے کہا کہ افسوس کی بات یہ ہے کہ حکومت کو اس بے ضابطگی کا اندازہ تک نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر واقعی اس پیمانے پر مالی بدعنوانی ہوئی ہے تو اس کی ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے اور اس کا بوجھ عوام پر نہیں ڈالا جا سکتا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ اس معاملے میں جو بھی افراد ذمہ دار ہیں، ان کی ذاتی جائیدادیں ضبط کر کے سرکاری خزانے کو ہونے والے نقصان کی وصولی کی جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت میں شامل افراد کو اس معاملے پر جوابدہ بنایا جانا چاہیے اور اگر مناسب کارروائی نہ ہوئی تو ان کی جماعت حکومت کو قانونی نوٹس بھیجے گی۔ سنجے راؤت نے مزید کہا کہ اگر قانونی نوٹس کے باوجود حکومت نے کوئی مؤثر قدم نہ اٹھایا تو آنے والے دنوں میں عدالت سے رجوع کیا جائے گا تاکہ اس مالی بے ضابطگی کی مکمل تحقیقات کرائی جا سکیں اور ذمہ داروں کے خلاف کارروائی یقینی بنائی جا سکے۔ اس موقع پر انہوں نے بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے منعقد کیے جانے والے ہون پروگرام پر بھی تنقید کی۔ ان کا کہنا تھا کہ ہون کا اہتمام اس لیے کیا جا رہا ہے تاکہ بدعنوانیوں اور عوامی غصے سے توجہ ہٹائی جا سکے۔ ان کے مطابق ایسے مذہبی پروگراموں کے ذریعے اپنے گناہوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ سنجے راؤت نے ایک بار پھر رام مندر میں چڑھاوے کی چوری کے معاملے کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا کہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے کئی افراد اس معاملے میں ملوث رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ راشٹریہ سویم سیوک سنگھ نے بھی اس معاملے پر افسوس کا اظہار کیا تھا اور کہا تھا کہ ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان کی جماعت اس وقت رام رکشا آندولن چلا رہی ہے، جبکہ بھارتیہ جنتا پارٹی اسی تحریک کی مخالفت کے لیے ہون کا سہارا لے رہی ہے۔ تاہم، سنجے راؤت کے ان تمام الزامات پر خبر لکھے جانے تک مہاراشٹر حکومت یا بھارتیہ جنتا پارٹی کی جانب سے کوئی باضابطہ ردعمل سامنے نہیں آیا ہے۔

ممبئی کے تین مشہور ہوٹلوں کے فوڈ لائسنس معطل حفظان

صحت اور فوڈ سیفٹی کے اصولوں کی سنگین خلاف ورزیوں کا انکشاف

ممبئی مہاراشٹر میں ایف ڈی اے نے ہوٹلوں میں ناقص غذا اور حفظان صحت کی خلاف ورزی کے خلاف ممبئی اطراف کے ہوٹلوں پر چھاپہ مار کارروائی کی اس دوران حفظان صحت کے اصولوں کی خلاف ورزی پر شالیمار اور نورمحمدی ہوٹل سمیت تین ہوٹلوں کے لائسنس معطل کر دیئے ہیں۔ شالیمار ہاسپیٹلیٹی پرائیویٹ لمیٹڈ، بھنڈی بازار لائسنس 14 جولائی 2026 کو معطل کر دیا گیا تھا۔ 16 اپریل 2026 کو ہونے والے معائنے کے بعد 28 اپریل 2026 کو ایک بہتری نوٹس جاری کیا گیا تھا۔ تاہم 13 جولائی 2026 کو دوبارہ معائنہ کرنے سے معلوم ہوا کہ 25 سنگین خامیاں برقرار ہیں۔ پائے جانے والے مسائل میں کچن کے گیلے اور پھسلنے والے فرش، خام مال کے ریکارڈ کی کمی، پینے کے پانی کی جانچ کی عدم موجودگی، کھانا پکانے کے تیل کے معیار کے حوالے سے کوئی ریکارڈ نہیں، سبزی خور اور غیر سبزی خور کھانے کے درمیان مناسب علیحدگی کا فقدان، اور کھلی کھڑکیوں میں کیڑے سے بچاؤ کے جال کی کمی شامل ہیں۔ نورمحمدی ہوٹل، بھنڈی بازار 13 جولائی 2026 کو ایک معائنہ کے بعد 14 جولائی 2026 کو لائسنس فوری طور پر معطل کر دیا گیا تھا۔ مشاہدات میں کچن کے فرش پر سیاہ تیل کی موٹی تہیں شامل تھیں۔ کباب سیکشن کے قریب کھڑکیاں کھلی ہیں جو کھیوں، کیڑوں اور کوے کو مفت داخلے کی اجازت دیتی ہیں۔ دیواروں اور چھتوں پر پینٹ اور تیل کے ذخائر کو چھیلنا خام مال کا غیر صحت بخش ذخیرہ سپلائر کے ریکارڈ کی کمی پرانے اور ناپاک برتنوں کا استعمال پینے کے پانی کی جانچ کے ریکارڈ کی عدم موجودگی اور کیڑوں پر قابو پانے کے لیے ضروری نکاسی آب کے نظام کی کمی۔ میسرز رحمانیہ ریسٹورنٹ، عمر کھڑی 13 جولائی 2026 کو ایک معائنے کے بعد اسی دن لائسنس کو فوری طور پر معطل کر دیا گیا تھا۔ کھانے پینے کی اشیاء، کیمیکلز اور پیکیجنگ مواد کے ذخیرہ کرنے کے لیے ناکافی انتظامات وہ دروازے جو کیڑوں سے محفوظ نہیں تھے۔ زنگ لگنے یا غیر معیاری مواد سے بنا سامان دیواروں اور چھتوں پر پینٹ اور پلاسٹر چھیلنا اور کھانے کے لازمی ٹیسٹ اور پینے کے پانی کے معیار کے ٹیسٹ کے حوالے سے ریکارڈ کی کمی دیکھی گئی۔ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن نے واضح کیا ہے کہ کسی بھی کھانے کے کاروبار کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی جو صارفین کی صحت سے سمجھوتہ کرے گا یا فوڈ سیفٹی کے ضوابط کی خلاف ورزی کرے گا۔ اس کے ساتھ امراوتی میرا روڈ سمیت دیگر علاقوں میں بھی چھاپہ مار مہم کے دوران حفظان صحت اصولوں کی کھلی خلاف ورزی پائی گئی اور اس کے بعد ان ہوٹلوں کے لائسنس معطل کر دیئے گئے ہیں۔

ممبئی گوونڈی فرضی کال سینٹر بے نقاب ۱۲؍اراکین گرفتار

ہیلتھ اسکیم کے نام پر دھوکہ دہی کرنے والا گروہ دیگر ریاستوں میں بھی دھوکہ دہی کر چکا ہے ممبئی پولس کا دعوی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹ) ممبئی پولس نے ایک ایسے سائبر فراڈ دھوکہ باز گینگ کو بے نقاب کرنے کا دعوی کیا ہے جو

ہیلتھ کیئر یعنی صحت پالیسی کے نام پر لوگوں کو بے وقوف بنا کر دھوکہ دہی کیا کرتی تھی اس گینگ کے ۱۲؍اراکین کو ممبئی پولس نے گرفتار کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے شکایت کنندہ نے گوونڈی پولس اسٹیشن میں شکایت درج کروائی تھی کہ اسے ایچ ڈی ایف سی ایگو ہیلتھ پالیسی دفتر سے اسے فون کالز موصول ہوا تھا پالیسی اور بونس کلیم کے نام پر اس سے کریڈٹ کارڈ اور ڈیبٹ کارڈ کے معرفت تین لاکھ سے زائد رقم حاصل کی پولس نے اس معاملہ میں ۲۶ جون کو کیس درج کر لیا اور تفتیش شروع کی اس دوران پولس نے سائبر فراڈ کا اڈہ تین فرضی کال سینٹر کو بے نقاب کیا ہے جو گوونڈی میں جاری تھی اور ہیلتھ اسکیم کے معرفت لوگوں کو بے وقوف بنایا کرتے تھے اس کال سینٹر پر چھاپہ مار کارروائی کرتے ہوئے پولس نے ۱۲افراد کو گرفتار کیا ان کے قبضے سے ۲۱ کمپیوٹر، ۵ لیپ ٹاپ، ۱۵ موبائل، ۳ راؤٹر، ۱۵ سم کارڈ آن لائن خریدا گیا ۲۸۔ ۵. گرام سونا برآمد کیا گیا ان ملزمین نے دیگر ریاستوں میں بھی انشورنس کے نام سے دھوکہ دہی کی ہے یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی ایما پر ایڈیشنل کمشنر دھننجے کلکرنی اور زون ون کے ڈی سی پی سمیر شیخ نے انجام دی ہے۔

پمپری چنچوڑ میں اے ٹی ایس کا آپریشن پاکستانی گنگسٹر شہزاد بھٹی ۶۶؍سے باز پرس

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ریاست میں اے ٹی ایس کی کارروائی میں شدت، نوجوانوں کو ملک مخالف سازش میں ملوث کرنے کی سازش بے نقاب کر دیا ہے۔ مہاراشٹر انسداد دہشت گردی دستہ اے ٹی ایس نے آپریشن پاکستانی ڈان شہزاد بھٹی میں شدت پیدا کر دی ہے نوجوانوں کو ملک مخالف سرگرمی میں ملوث کرنے کی گینگسٹر کی سازش کو اے ٹی ایس نے ناکام کرتے ہوئے کئی اب تک تقریباً ۲۰۰ نوجوانوں سے باز پرس کی ہے یہ نوجوان شہزاد بھٹی گینگ کی لنک یا اس کے سوشل میڈیا ذرائع سے وابستہ ہو گئے تھے شہزاد بھٹی سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے وابستہ ایسے ۶۶ مشتبہ نوجوانوں کو بھی اے ٹی ایس کے زیر حراست لے کر باز پرس کی ہے جو اس کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس سے وابستہ تھے پونہ پمپری چنچوڑ پولس اسٹیشن اور اے ٹی ایس نے مشترکہ کارروائی کے دوران ۶۶ نوجوانوں سے باز پرس کی ہے ان کے سوشل میڈیا اکاؤنٹس سمیت دیگر ذرائع کو بھی اپنے قبضے میں لے لیا ہے موبائل فون بھی ضبط کر لئے گئے ہیں اے ٹی ایس ذرائع بتایا کہ نوجوانوں کو سوشل میڈیا پر گمراہ کن معلومات فراہم کر کے شہزاد بھٹی گینگ گمراہ کر رہی ہے اس کے ساتھ ہی ان نوجوانوں کو پیسوں کا لالچ سمیت دیگر پیشکش کر کے اپنی گینگ میں شامل کر رہی ہے اے ٹی ایس نے دعویٰ کیا ہے کہ شہزاد بھٹی گینگ کے رابطہ کاروں سے باز پرس جاری ہے اس کے ساتھ ہی کئی نوجوانوں کو باز پرس کے بعد رہا بھی کر دیا گیا ہے آج صبح سات بجے اے ٹی ایس نے آپریشن انجام دیا جس میں شہزاد بھٹی کے رابطہ کاروں سے باز پرس کی گئی ہے اب تک اس معاملہ میں اے ٹی ایس نے کسی کو گرفتار نہیں کیا ہے جبکہ ان پر نگرانی بھی رکھی جا رہی ہے فی الوقت پولس اور اے ٹی ایس کی ٹیمیں ان سے باز پرس کر رہی ہے۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر

روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں

22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

کمیٹی برائے یکساں سول کوڈ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کی نمائندگی کا نہیں ہونا

حکومت کی بد نیتی کو ظاہر کرتی ہے: فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس

ممبئی: مہاراشٹر حکومت کی جانب سے یکساں سول کوڈ کا مسودہ تیار کرنے کے لیے جسٹس رنجنا دیسائی کی سربراہی میں سات رکنی کمیٹی تشکیل دیے جانے کے حکومت مہاراشٹر کے اقدام کی فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس نے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ فیڈریشن کی جانب سے پریس کیلئے جاری کردہ بیان میں کہا گیا ہے کہ مسلمانوں میں اس بات پر شدید تشویش اور بے چینی ہے کہ اس سات رکنی کمیٹی میں ملک کی اہم اقلیتیں مسلمان اور عیسائی جیسی اقلیتی برادری کا کوئی نمائندہ شامل نہیں ہے۔ چونکہ یکساں سول کوڈ کا سب سے زیادہ اثر مسلم پرسنل لا اور اقلیتوں کے سماجی و مذہبی قوانین پر پڑے گا، اس لیے ان کی عدم موجودگی حکومت اور کمیٹی کی نیت پر شکوک و شبہات پیدا کرتی ہے۔ فیڈریشن کے ذمہ داروں نے اپنے بیان میں اس موقف کا اظہار کیا ہے کہ حکومت کا یہ فیصلہ خالصتاً ''سیاسی طور پر متاثر'' اقدام ہے، جس کا مقصد اقلیتی برادریوں میں خوف اور بے چینی پیدا کرنا نیز ملک کی اکثریتی آبادی میں مسلمانوں کے تئیں منافرت اور غلط فہمی کو فروغ دینا اور اصل عوامی مسائل سے توجہ ہٹانا ہے۔ فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس کی قیادت کا احساس ہے کہ بھارتی آئین ہر شہری کو اپنے مذہب پر عمل کرنے اور اس کی تشہیر کرنے کی آزادی دیتا ہے۔ پرسنل لا (جیسے شادی، طلاق، اور وراثت) مذہبی عقائد سے جڑے ہوئے ہیں، اور کسی ایک قانون کو زبردستی مسلط کرنا آئین کی روح کے خلاف ہے۔ فیڈریشن نے لاء کمیشن آف انڈیا کی 2018 کی اس رپورٹ کا بھی حوالہ دیا جس میں کہا گیا تھا کہ موجودہ مرحلے پر ملک میں یکساں سول کوڈ کا نفاذ ''نہ تو ضروری ہے اور نہ ہی مطلوب''۔ ان حقائق کی روشنی میں فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس کا مطالبہ ہے کہ حکومت کو ایسے حساس معاملے پر کوئی بھی قدم اٹھانے سے پہلے تمام متعلقہ طبقات، بالخصوص اقلیتوں کو اعتماد میں لینا چاہیے تھا، نہ کہ یکطرفہ طور پر کمیٹی بنا کر قانون سازی کی طرف بڑھنا چاہیے۔ آخر میں فیڈریشن کے ذمہ داروں نے آرٹیکل چوالیس اور معمار دستور ڈاکٹر امبیڈکر کے خیالات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا، اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کے شدید تحفظات پر انہوں نے تجویز دی کہ پارلیمنٹ جب بھی یکساں سول کوڈ کا قانون بنائے، تو شروع میں اسے اختیاری رکھے۔ یعنی یہ قانون صرف ان لوگوں پر لاگو ہو جو خود رضاکارانہ طور پر اس کا حصہ بننا چاہیں۔ اسی سوچ کی وجہ سے یکساں سول کوڈ کو فوری طور پر لازمی قانون بنانے کے بجائے بھارتی آئین کے آرٹیکل چوالیس کے تحت ''ریاست کی پالیسی کے رہنمایانہ اصولوں'' میں شامل کیا گیا، تاکہ مستقبل کی حکومتیں سازگار ماحول دیکھ کر اسے نافذ کر سکیں۔ لیکن آزاد بھارت کی عوامی حکومتیں شہریوں پر جبریہ وہ قوانین نافذ کرنا چاہتی ہیں جسے وہ پسند نہیں کرتے۔ فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس کے جوائنٹ پریس ریلیز کے ذریعہ یہ بیان دیا گیا ہے۔ پریس ریلیز دینے والوں میں مولانا عمرین محفوظ رحمانی، سکریٹری مسلم پرسنل لا بورڈ محمود احمد دریا آبادی جنرل سکریٹری علماء کونسل، مولانا حافظ الیاس خان فلاحی امیر حلقہ جماعت اسلامی ہند، مولانا حافظ سید اطہر، عالم دین اہل سنت والجماعت صدر علماء ایسوسی ایشن ممبئی، مہاراشٹر، مولانا حلیم اللہ قاسمی، صدر جمعیۃ علمائے ہند مہاراشٹر، فرید شیخ صدر امن کمیٹی ممبئی، عبدالحفیظ پتر کار جالنہ، مولانا ظہیر عباس رضوی نائب صدر شیعہ پرسنل لاء بورڈ، ڈاکٹر سعید احمد فیضی، ناظم عمومی جمعیت اہل حدیث مہاراشٹر، مولانا نظام الدین فخر الدین، ممبر مسلم پرسنل لا بورڈ پونہ، ہمایوں شیخ ناظم ممبئی جماعت اسلامی ہند، شیخ عبدالمجیب کوآرڈینیٹر فیڈریشن آف مہاراشٹر مسلمس۔

نوجوان کی خودسوزی کے بعد بالین شاہ حکومت کے خلاف مظاہرے، استعفیٰ کا مطالبہ

نیپال کے وزیرِاعظم بالین شاہ کی حکومت کو اقتدار سنبھالنے کے چند ماہ بعد ہی شدید عوامی احتجاج کا سامنا ہے۔ ۲۵ رسالہ نوجوان کی خودسوزی کے بعد بھڑکنے والے مظاہروں نے حکومت کی کارکردگی

جنریشن زیڈ (Gen Z) کی قیادت میں ہونے والے احتجاج اور نوجوانوں کی بھرپور سیاسی سرگرمیوں کے سہارے اقتدار میں آنے والے نیپال کے وزیرِاعظم بالین شاہ کو اب شدید عوامی ناراضی کا سامنا ہے۔ ۲۵ رسالہ نوجوان گنیش نیپالی کی خودسوزی کی کوشش کے بعد ہلاکت نے ملک بھر میں حکومت مخالف مظاہروں کو جنم دیا ہے۔ یہ احتجاج بالین شاہ کیلئے اب تک کا سب سے بڑا سیاسی امتحان تصور کیا جا رہا ہے۔ ۵ رمارچ کے انتخابات میں نوجوان ووٹروں نے روایتی سیاسی جماعتوں کے متبادل کے طور پر ان کی بھرپور حمایت کی تھی لیکن اب مظاہرین حکومت پر کمزور اور بے گھر طبقات کے تحفظ میں ناکامی اور انتخابی وعدوں سے انحراف کا الزام لگا رہے ہیں۔ احتجاج کی فوری وجہ ۲۵ رسالہ گنیش نیپالی کی موت بنی، جو سینچر کو خود کو آگ لگانے کے بعد جھلسنے والے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے۔ پیر کو ان کی آخری رسومات کھٹمنڈو کے آریا گھاٹ شمشان گھاٹ پر دریائے بگمتی کے کنارے ادا کی گئیں۔ اس واقعے کے بعد شاہ حکومت، جو صرف ۱۰۳ ردن قبل اقتدار میں آئی ہے، شدید تنقید کی زد میں آ گئی ہے۔ مظاہرین کا کہنا ہے کہ حکومت کی انتظامی ناکامیوں اور حالیہ انہدامی مہم کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے افراد کے ساتھ غیر حساس رویے نے حالات کو مزید خراب کر دیا ہے۔ مظاہروں میں گرفتار ہونے والوں میں ۲۶ رسالہ قانون کے طالب علم مجید انصاری بھی شامل ہیں، جو اسی جین زی تحریک کے نمایاں لیڈر تھے جس نے بالین شاہ کو اقتدار تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ انصاری اس وقت تریبھون یونیورسٹی ٹیچنگ اسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ پولیس نے انہیں تشدد کا نشانہ بنایا اور بغیر کسی وجہ بتائے حراست میں لے لیا۔ مجید انصاری کے مطابق وہ کیرتی پور میں قائم عارضی رہائشی مرکز گئے تھے، جہاں ۲۶ راپریل کو ہونے والی انہدامی کارروائی سے بے گھر ہونے والے خاندان مقیم تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت نے ان خاندانوں کو مستقل متبادل رہائش فراہم کئے بغیر عارضی پناہ گاہ بھی خالی کرنے کا حکم دے دیا۔ انصاری نے انسانی حقوق کی تنظیموں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان کی مبینہ غیر قانونی گرفتاری اور تشدد کے معاملے میں حکومت سے جواب طلب کریں۔ احتجاج کے دوران کانتی پور اور ہمالیہ ٹی وی کے دفاتر کی سرگرمیاں بھی کچھ دیر کیلئے متاثر ہوئیں، کیونکہ مظاہرین نے میڈیا اداروں تک رسائی بند کر دی تھی۔ وزیرِاعظم کے دفتر پر مشتمل سرکاری کمپلیکس سنگھادربار کے باہر جمع ہونے والے مظاہرین نے بالن شاہ کے خلاف نعرے بازی کی اور معاشی طور پر کمزور طبقوں کے ساتھ ہمدردانہ رویہ اختیار کرنے کا مطالبہ کیا۔ گنیش نیپالی کے حامیوں نے انہدامی مہم سے متاثرہ خاندانوں کے ساتھ احتجاج میں شرکت کی، تاہم شدید بارش کے باعث بڑے احتجاجی مارچ کا منصوبہ مکمل نہ ہو سکا۔ یہ احتجاج جزوی طور پر حکومت کی اس انہدامی مہم کے خلاف بھی ہے، جس میں کھٹمنڈو میں مبینہ غیر قانونی تجاوزات کے خلاف کارروائی کی گئی۔ اس مہم کے نتیجے میں تقریباً ایک ہزار خاندان بے گھر ہوئے، جن کا کہنا ہے کہ حکومت نے انہیں مستقل بحالی فراہم کرنے کا وعدہ پورا نہیں کیا۔ کشیدگی اس وقت مزید بڑھ گئی جب حکام نے متبادل انتظامات کیے بغیر عارضی پناہ گاہیں بھی خالی کرنے کی ہدایت کر دی۔ گنیش نیپالی کی خودسوزی کے واقعے کے بعد ایسے مزید واقعات بھی سامنے آئے ہیں۔ گزشتہ دو روز کے دوران اشون راؤت (بدھانگر، کھٹمنڈو) اور وویک منڈل (ضلع سرلاہی) نے بھی مبینہ طور پر خود کو آگ لگانے کی کوشش کی۔ دور افتادہ ضلع موگو سے تعلق رکھنے والے گنیش نیپالی کی آخری رسومات ان کے اہلِ خانہ کی موجودگی میں ادا کی گئیں۔ حکومت نے ان کے اہلِ خانہ کے مطالبات مانتے ہوئے ان کی موت کی وجوہات کی تحقیقات، مالی معاوضہ، ان کی اہلیہ کو سرکاری ملازمت اور بچوں کی تعلیم کے اخراجات برداشت کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ سرکاری حکام کے مطابق گنیش نیپالی پاسپورٹ کے حصول کیلئے دفتر آئے تھے تاکہ بیرونِ ملک روزگار حاصل کر سکیں۔ تاہم کھٹمنڈو میٹروپولیٹن سٹی کے اہلکاروں نے مبینہ پارکنگ خلاف ورزی پر ان کی موٹر سائیکل پر وہیل لاک لگا دیا، جس کے بعد انہوں نے احتجاجاً خود کو آگ لگالی۔

چین نے امریکی سیسمولوجسٹ کو حراست میں لیا

واشنگٹن: ایک چینی نژاد امریکی سیسمولوجسٹ جس نے شمالی کوریا کے جوہری تجربات کا پتہ لگانے کے لیے امریکی مالی اعانت سے کام شائع کیا ہے، اسے چین میں تقریباً دو سال سے حراست میں رکھا گیا ہے اور اس کی اہلیہ، امریکی قانون سازوں اور دو یرغمالیوں کی وکالت کرنے والے گروپوں کے مطابق، اسے جاسوسی کے الزام میں مقدمے کا سامنا ہے۔ یولن چن کا معاملہ، جو یہاں پہلی بار رپورٹ کیا گیا ہے، جوہری ہتھیاروں سے لیس حریفوں کے درمیان کشیدہ تعلقات میں خلل ڈالتا ہے اور اس وقت سامنے آیا ہے جب صدر ڈونلڈ ٹرمپ گزشتہ سال کی تجارتی جنگ کے بعد تعلقات کو مستحکم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سکریٹری آف اسٹیٹ مارکو روبیو نے 19 مارچ کو چن، 54 کو"غلط طریقے سے حراست میں لیا گیا" کے طور پر نامزد کیا، جس کی وجہ سے ان کی رہائی امریکہ کی اولین ترجیح ہے۔ ان کی اہلیہ یوفانگ رونگ کے مطابق، ٹرمپ انتظامیہ نے اعلیٰ سطح کی سفارت کاری کے لیے جگہ کی اجازت دینے کے عوامی اعلان کو روک دیا ہے جس کا مقصد ان کی آزادی کو محفوظ بنانا ہے۔ چن کے معاملے سے واقف ایک امریکی ذریعہ نے کہا کہ انتظامیہ"اس کی بلا جواز حراست سے رہائی حاصل کرنے پر مرکوز تھی۔" ذرائع نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر حساس سفارتی مذاکرات پر بات کی۔ چن، جو 2011 میں امریکی شہری بن گیا تھا اور بوسٹن، میساچوسٹس میں رہتا ہے، اس وقت چین میں قید واحد امریکی ہے جسے غلط طریقے سے حراست میں لیا گیا ہے۔ رونگ نے کہا کہ انہیں وائٹ ہاؤس اور اسٹیٹ ڈپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ مئی میں بیجنگ کے سرکاری دورے کے دوران، ٹرمپ نے چینی رہنما شی جن پنگ کے ساتھ اپنے شوہر کی نظر بندی کا معاملہ اٹھایا، جس نے اس پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ انہوں نے کہا، تاہم، ژی کی حکومت نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ امریکی ذرائع نے براہ راست اس بات کی تصدیق نہیں کی کہ ٹرمپ نے شی سے چن کے بارے میں بات کی۔ لیکن ذریعہ نے کہا کہ جوڑی کے درمیان" بہت اچھے ذاتی تعلقات ہیں۔ یہ امریکہ اور چین کے تعلقات کے بہت سے پہلوؤں میں سے ایک ہے۔ کوئی بھی مسئلہ وضاحت نہیں کر رہا ہے۔ روئٹرز کے ایک انٹرویو میں، رونگ نے اس بات پر تشویش کا اظہار کیا کہ بیجنگ نے چن کو جاسوسی کا مجرم قرار دینے کے لیے مقدمے کی سماعت کرنے سے پہلے ہی فیصلہ کیا ہے، یہ ایک ایسا جرم ہے جس میں چین میں ممکنہ طور پر عمر قید کی سزا ہو سکتی ہے یا خاص طور پر سنگین سمجھے جانے والے مقدمات کے لیے موت کی سزا بھی۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس کو مجرم ٹھہرائیں گے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے اور مقدمہ بند دروازوں کے پیچھے ہوگا،" رونگ نے کہا، جو ایک ماہر زلزلہ بھی ہے لیکن اپنے شوہر کے کام میں تعاون نہیں کرتی ہے۔ یرغمالیوں کی وکالت کرنے والی تنظیم، فولے فاؤنڈیشن، جو کہ چن کے کیس کا سراغ لگا رہی ہے۔

پاکستان میں خواتین کے خلاف پوشیدہ جنسی تشدد میں تشویشناک اضافہ

اسلام آباد: ایک حالیہ رپورٹ میں انکشاف کیا گیا ہے کہ پاکستان میں خواتین اور بچیوں کے خلاف جنسی اور گھریلو تشدد کے ایسے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے جو اکثر رپورٹ ہی نہیں ہوتے یا انہیں خودکشی، حادثہ یا طبعی موت قرار دے کر چھپا دیا جاتا ہے، جس کے باعث متاثرین کو انصاف ملنا مزید مشکل ہو گیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق حالیہ ہفتوں میں ملک کے مختلف حصوں سے خواتین کے خلاف سنگین جرائم کے کئی واقعات سامنے آئے، جن میں کراچی میں ایک شخص کی جانب سے بیوی کو جنسی تعلق سے انکار پر قتل کرنے کا اعتراف، کوئٹہ میں ایک خاتون ڈاکٹر پر تیزاب حملہ، پنجاب میں ایک کم عمر لڑکی کے مبینہ اجتماعی زیادتی کے بعد ہلاک ہونے کا واقعہ اور لاہور میں گھریلو ملازمہ کے ساتھ مسلسل جنسی زیادتی کے الزامات شامل ہیں۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ خواتین کے خلاف تشدد کے متعدد واقعات میں خاندان پوسٹ مارٹم کرانے سے گریز کرتے ہیں یا موت کی وجہ کو زہر خورانی، حادثہ یا خودکشی قرار دے دیتے ہیں، جس سے اصل جرائم منظر عام پر نہیں آ پاتے۔ ماہرین کے مطابق ازدواجی زیادتی سمیت کئی جرائم سماجی دباؤ، بدنامی کے خوف اور قانونی نظام پر عدم اعتماد کے باعث رپورٹ ہی نہیں کیے جاتے۔ رپورٹ کے مطابق کراچی میں خواتین کے خلاف تشدد کی دستاویز بندی کرنے والی ماہرین کا کہنا ہے کہ معاشرے میں خواتین پر تشدد کو معمول سمجھنے کا رجحان بڑھ رہا ہے، جبکہ ریاستی ادارے متاثرین کو مؤثر تحفظ اور انصاف فراہم کرنے میں ناکام دکھائی دیتے ہیں۔ رپورٹ میں اس بات پر بھی زور دیا گیا ہے کہ خواتین کے خلاف تشدد صرف کسی ایک طبقے یا علاقے تک محدود نہیں بلکہ معاشرے کے مختلف طبقات میں موجود ہے۔ ماہرین کے مطابق اس مسئلے سے نمٹنے کے لیے قانونی اصلاحات کے ساتھ ساتھ سماجی رویوں میں تبدیلی، متاثرین پر یقین کرنے اور انہیں فوری مدد فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔

برطانیہ راچڈیل گرومنگ گینگ کے سرغنہ شبیر احمد کو ملک بدر کرنے کیلئے قانون میں تبدیلی کرے گا

اس نے ملک کے جلد رہائی کے پروگرام کے تحت اس ماہ کے شروع میں لائسنس پر جیل چھوڑ دیا تھا

لندن: برطانیہ کی وزیر داخلہ شبانہ محمود نے پیر کے روز برطانوی قانون کو تبدیل کرنے کے منصوبوں کا اعلان کیا تاکہ سزا یافتہ پیڈوفائل، جس نے ایک نام نہاد گرومنگ گینگ کی قیادت کی، جیل سے رہائی کے بعد ملک بدر کیا جائے۔ شبیر احمد کو 2012 میں ریپ سمیت متعدد بچوں کے جنسی جرائم میں 22 سال کے لیے جیل بھیج دیا گیا تھا جب وہ شمالی انگلینڈ کے روچڈیل میں لڑکیوں کو نشانہ بنانے والے اسی طرح کے شکاری مردوں کے گروہ کا سرغنہ تھا۔ اس نے ملک کے جلد رہائی کے پروگرام کے تحت اس ماہ کے شروع میں لائسنس پر جیل چھوڑ دیا تھا۔ شبیر احمد کی ملک بدری کے لیے کالز شروع ہو گئے ہیں، جو دوہری برطانوی۔ پاکستانی شہریت رکھتے تھے، 2012 میں بچوں کے جنسی جرائم کی متعدد گنتی کے لیے سزا سنائے جانے کے بعد ان سے سابق شہریت چھین لی گئی تھی۔ لیکن 1971 کے امیگریشن قانون نے ان کی ملک بدری کو روک دیا ہے، کیونکہ یہ دولت مشترکہ کے شہریوں کو نکالنے پر پابندی لگاتا ہے، جو احمد کی طرح 1973 سے پہلے برطانیہ پہنچے تھے۔ امیگریشن اینڈ اسائلم بل میں ترمیم کے ذریعے قانون کو تبدیل کرنے کا اعلان کرتے ہوئے، محمود نے اراکین پارلیمان کو بتایا کہ یہ یقینی بنائے گا کہ" بدترین غیر ملکی مجرموں کو ملک بدر کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا،" بدتمیز گینگ کے سرغنہ شبیر احمد کے بڑے پیمانے پر رپورٹ ہونے والے کیس کے جواب میں، ہماری ترمیم ہوم سیکرٹری کو امیگریشن ایکٹ 1971 کے سیکشن 7 کو سنگین مجرموں کے لیے نافذ کرنے کا ایک نیا اختیار فراہم کرے گی۔ یہ برطانیہ کے طویل مدتی رہائشیوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے لیکن واضح طور پر، شبیر احمد جیسے معاملات میں ہٹانے کے خلاف رکاوٹ کے طور پر کام نہیں کرنا چاہیے۔ تاہم، محمود نے نوٹ کیا کہ یہ ان کی برطرفی کی ضمانت نہیں دیتا، پاکستان کو اسے واپس قبول کرنے پر رضامندی کی ضرورت ہے۔ اس وقت ایسا لگتا ہے کہ اسلام آباد احمد کو قبول کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا، جو دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے اپنی پاکستانی شہریت ترک کر دی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ وزراء ملک بدری کے لیے تمام راستے تلاش کرنے کے لیے جاری رکھے ہوئے ہیں۔ حزب اختلاف کی جماعتوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ پاکستان پر اس کی تعمیل کے لیے دباؤ ڈالے، یہ دلیل دیتے ہوئے کہ اگر وہ انکار کرتا ہے تو اسے بیرون ملک امداد میں کٹوتی اور دیگر جرمانے عائد کرنے کی دھمکی دینی چاہیے۔ بی بی سی کے مطابق، یہ معلوم نہیں ہے کہ اس قانون کو تبدیل کرنے میں کتنا وقت لگے گا لیکن ایک حکومتی ذریعے نے پہلے تجویز کیا تھا کہ یہ ممکنہ طور پر ایک سال تک کا ہو سکتا ہے۔

بنگلہ دیش کے حقوق کی تنظیموں نے بھگوان رام کے مجوزہ مجسمے پر ہندو شخص کی گرفتاری کی مذمت کی

ڈھاکہ: انسانی حقوق کی کئی سرکردہ تنظیموں نے ہری داس چندر ترانی داس کی گرفتاری کی شدید مذمت کی ہے، جنہوں نے بنگلہ دیش کے گائبندو ون فورٹ ضلع کے پلاش باڑی میں سری سری رادھا گووندا اور کالی مندر کے احاطے میں بھگوان رام کی 81 فٹ اونچی مورتی کی تعمیر کی تجویز دی تھی۔ داس کو 12 جولائی کو پالش باڑی مندر کے علاقے سے اس رات ڈھاکہ کے اتراویسٹ پولیس اسٹیشن میں منی لانڈرنگ کیس کے سلسلے میں حراست میں لیا گیا تھا۔ مقامی میڈیا رپورٹس کے مطابق، سی آئی ڈی کے اسپیشل سپرنٹنڈنٹ آف پولیس (میڈیا) جاسم الدین خان نے پیر کو گرفتاری کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ مزید تفصیلات وقت پر ظاہر کی جائیں گی۔ ایک پریس بیان میں، بنگلہ دیش ہندو بدھسٹ کرسچن یونٹی کونسل، جو کہ مذہبی امتیاز کے خلاف کام کرنے والی انسانی حقوق کی تنظیم ہے، نے الزام لگایا کہ انتہا پسند فرقہ پرست گروہوں نے مجوزہ مجسمے کی کافی عرصے سے مخالفت کی ہے، ہندو برادری کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی ہے، اور ملک بھر میں بلا جواز مذہبی دشمنی کو ہوا دی ہے۔

شی جن پنگ کا "نسلی اتحاد" منصوبہ، چین کی نئی پالیسی پر عالمی خدشات بڑھ گئے

بیجنگ: ایک حالیہ تجزیے کے مطابق چین میں یکم جولائی سے نافذ ہونے والا "نسلی اتحاد اور ترقی کے فروغ کا قانون" صدر شی جن پنگ کی اس وسیع حکمت عملی کا حصہ ہے جس کا مقصد ملک کے مختلف نسلی گروہوں کو ایک مشترکہ چینی قومی شناخت کے تحت متحد کرنا ہے۔ تاہم ناقدین کا کہنا ہے کہ یہ قانون نسلی تنوع کے بجائے ثقافتی انضمام اور اقلیتی شناختوں کو محدود کرنے کی کوشش ہے۔ رپورٹ کے مطابق اس قانون میں ریاستی اداروں، تعلیمی نظام، مذہبی تنظیموں، نجی اداروں اور مقامی حکومتوں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ تمام نسلی گروہوں میں "چینی قوم کی مشترکہ شناخت" کو فروغ دیں اور قومی یکجہتی کو مضبوط بنائیں۔ تجزیے میں کہا گیا ہے کہ شی جن پنگ کی نسلی پالیسی پہلے رائج علاقائی خودمختاری کے تصور سے ہٹ کر اب قومی شناخت، مینڈرن زبان، مشترکہ ثقافتی اقدار اور ریاستی وفاداری کو مرکزی حیثیت دیتی ہے۔ ناقدین کے مطابق اس سے تبتی، ایغور، منگول اور دیگر نسلی برادریوں کی الگ ثقافتی اور لسانی شناخت مزید کمزور ہو سکتی ہے۔ رپورٹ میں اس قانون کی ایک متنازع شق کا بھی ذکر کیا گیا ہے، جس کے تحت چین سے باہر موجود افراد یا تنظیموں کے خلاف بھی کارروائی کی جا سکتی ہے اگر انہیں "نسلی اتحاد کو نقصان پہنچانے" یا "علیحدگی پسندی کو فروغ دینے" کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔ اس شق پر متعدد ممالک اور انسانی حقوق کی تنظیموں نے خدشات کا اظہار کیا ہے۔ تجزیے کے مطابق بیجنگ اس قانون کو قومی استحکام، سماجی ہم آہنگی اور طویل المدتی قومی یکجہتی کے لیے ضروری قرار دیتا ہے، جبکہ ناقدین کا مؤقف ہے کہ اس کے ذریعے ریاست نسلی اقلیتوں کی جداگانہ شناخت کو ایک مرکزی قومی بیانیے میں ضم کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔

جاپان مغربی اتحادیوں کے تعاون سے مضبوط نئی انٹیلی جنس ایجنسی قائم کرے گا

ٹوکیو: کیا آپ جانتے ہیں کہ جاپان دنیا کے ان چند ممالک میں سے ایک تھا جس کا کوئی انٹیلی جنس نیٹ ورک نہیں ہے؟ اب یہ سب کچھ بدلنے کے لیے تیار ہے، کیوں کہ سانے تاکاچی کی حکومت ایک نئی انٹیلی جنس ایجنسی کے آغاز کے ابتدائی مراحل میں ہے، جس میں متعدد مغربی ممالک امداد فراہم کر رہے ہیں۔ اطلاعات کے مطابق، جاپانی حکومت، جس کی قیادت سنائے تاکاچی کر رہے ہیں، باضابطہ طور پر ایک طاقتور، نئی انٹیلی جنس ایجنسی کے قیام کا منصوبہ بنا رہی ہے۔ فی الحال، یہ عمل ابھی ابتدائی مراحل میں ہے کیونکہ ٹوکیو متعدد مغربی اتحادیوں سے مشاورت کر رہا ہے۔ سالوں کے دوران، ایشیائی دیو نے ٹکڑی ہوئی انٹیلی جنس کے نقطہ نظر کی پیروی کی ہے جس میں اس طرح کی معلومات کو متعدد الگ الگ محکموں میں پھیلایا جاتا ہے (جسے بیوروکریٹک سائلو کہا جاتا ہے)۔ لیکن اب، جاپان ایک مرکزی نقطہ نظر کی پیروی کرے گا، جسے زیادہ تر ممالک روایتی طور پر انٹیلی جنس کے شعبے میں استعمال کرتے ہیں۔ اب یہ عوامی علم میں ہے کہ جاپان متعدد مغربی ممالک سے مشاورت کر رہا ہے تاکہ نئی انٹیلی جنس ایجنسیوں کے قیام کو یقینی بنایا جا سکے۔ تو کون سے ممالک ملوث ہیں؟ رپورٹس بتاتی ہیں کہ امریکہ، جرمنی اور آسٹریلیا سبھی نے اس عمل میں حصہ لیا۔ امریکی حکام نے جاپان کو سائبر دفاعی نظام، صنعتی جاسوسی کا مقابلہ کرنے اور تمام غیر ملکی سرمایہ کاری کی جانچ پڑتال کو سخت کرنے کا مشورہ دیا۔ جبکہ جرمنی کی اہم غیر ملکی انٹیلی جنس سروس کے سربراہ نے ٹوکیو کا دورہ کیا تاکہ اس بات پر تبادلہ خیال کیا جا سکے کہ دونوں ممالک کے درمیان انٹیلی جنس کا تبادلہ کس طرح آسانی سے ہو سکتا ہے۔

امریکی نیشنل سائنس فاؤنڈیشن

چینی اداروں کے منصوبوں پر پابندی عائد کرے گی

واشنگٹن ڈی سی: ریاستہائے متحدہ کی نیشنل سائنس فاؤنڈیشن ایک نئی پالیسی کے تحت چینی تحقیقی اداروں کے ساتھ تعاون پر پابندی عائد کرنے کے لیے تیار ہے جو کہ محدود اداروں کے طور پر نامزد کیے گئے ہیں، اور ساتھ ہی ساتھ ان کے ملازمین پر، ایک نئی پالیسی کے تحت جو بین الاقوامی تعاون کے ثمرات کے ساتھ سلامتی کے خطرات کو متوازن کرنے کی کوشش سے دور ہو جاتی ہے۔ یہ پالیسی ہاؤس ریپبلکنز کی طرف سے چین اور امریکہ کے درمیان تعلیمی شراکت کو روکنے کے لیے کانگریس کے وسیع تر دباؤ کی عکاسی کرتی ہے، قانون سازوں کے ان خدشات کے درمیان کہ اس طرح کے تعلقات بیجنگ کی فوجی اور تکنیکی ترقی میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔ پچھلے ہفتے این ایس ایف کی ویب سائٹ پر شائع ہونے والے عوامی نوٹس نے امریکی تحقیقی برادری کو مطلع کیا کہ ایجنسی کے فنڈز کا استعمال اب چینی یونیورسٹیوں اور تحقیقی اداروں سمیت امریکی محدود پارٹی کی فہرست میں شامل اداروں کے ساتھ تعاون کے لیے نہیں کیا جائے گا۔ چینی کمیونسٹ پارٹی کی ہاؤس سلیکٹ کمیٹی کے چیئرمین جان مولینار نے اعلان کے بعد ایک بیان میں پالیسی کو قابل تحسین اور کامن سینس" قرار دیا، اور مزید کہا کہ یہ "ٹیکس دہندگان کی مالی اعانت سے چلنے والی تحقیق اور اختراع کا تحفظ کرے گی۔ وفاقی فنڈنگ کو چینی اداروں کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے استعمال کرنے سے روکنا جو قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہیں یا انسانی حقوق کی خلاف ورزی کرنے والے ہیں اور تمام وفاقی ایجنسیوں کو پینٹاگون اور این ایس ایف کی قیادت کی پیروی کرنی چاہیے این ایس ایف، ایک وفاقی ایجنسی جو کانگریس نے 1950 میں قائم کی تھی جو سائنسی تحقیق کو گرانٹس کے ذریعے فنڈ دیتی ہے، نے کہا کہ امریکی حکومت نے عزم کیا ہے کہ یہ ادارے قومی سلامتی اور دیگر خارجہ پالیسی کی بنیادوں پر پابندیوں کی ضمانت دیتے ہیں۔ واشنگٹن میں چینی سفارت خانے کے ترجمان لیو چانگ نے کہا کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں امریکہ اور چین کا تعاون فطری طور پر باہمی طور پر فائدہ مند ہے جو دونوں ممالک کے مشترکہ مفادات میں معاون ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ہمیں امید ہے کہ متعلقہ امریکی ادارے دونوں ممالک کے درمیان سائنسی اور تکنیکی تبادلوں اور تعاون کو فروغ دینے کے لیے مزید کام کریں گے، نہ کہ اس کے برعکس۔

پاکستان میں کرپشن کا سب سے زیادہ شکار غریب اور اقلیتیں ہیں

پاکستان کے فوجداری انصاف کے نظام میں پھیلی ہوئی بدعنوانی غیر متناسب طور پر غریب اور پسماندہ کمیونٹیز کو متاثر کرتی ہے

پشاور: ایک نئی رپورٹ کے مطابق، پاکستان کے فوجداری انصاف کے نظام میں پھیلی ہوئی بدعنوانی غیر متناسب طور پر غریب اور پسماندہ کمیونٹیز کو متاثر کرتی ہے، خاص طور پر ملک کے متنازعہ توہین رسالت کے قوانین کے تحت مقدمہ چلانے والے عیسائیوں کو۔ انٹرنیشنل فیڈریشن فار ہیومن رائٹس (ایف آئی ڈی ایچ) اور اس کی رکن تنظیم، ہیومن رائٹس کمیشن آف پاکستان (ایچ آر سی پی) کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ غربت، امتیازی سلوک اور بدعنوانی کی وجہ سے توہین مذہب کے الزام میں متعدد مسیحی مؤثر قانونی نمائندگی حاصل کرنے یا غلط مقدمات کو چیلنج کرنے سے قاصر ہیں۔ مثلاً مسیحیوں کو نشانہ بنانے والے مقدمات میں بہت سے متاثرین، صفائی کے کارکنان یا یومیہ مزدور ہیں، مطلب یہ ہے کہ ضروری سماجی اور سیاسی رابطوں کے ساتھ قانونی نمائندگی کرنے یا رشوت دینے کے لیے ان کے وسائل بہت محدود ہیں، اگر غیر حاضر نہ ہوں، تو انصاف تک رسائی میں فرق کو وسیع کر رہے ہیں۔ 32 صفحات پر مشتمل یہ مطالعہ، بیچ کے تحت: پاکستان کے نظام انصاف میں بدعنوانی کے خطرات کی نقشہ سازی بدھ (8 جولائی) کو جاری کیا گیا اور یہ فروری اور مارچ میں پاکستانی وکلاء، ججوں، صحافیوں، سول سوسائٹی کے کارکنوں اور ماہرین تعلیم کے ساتھ کیے گئے 30 انٹرویوز پر مبنی ہے۔ رپورٹ کے لیے انٹرویو کرنے والوں نے فوجداری انصاف کے پورے عمل میں وسیع پیمانے پر بدعنوانی کو بیان کیا، ایک یہ کہتا ہے کہ ملزمان کے اہل خانہ نے اپنے مقدمات کو آگے بڑھانے کی کوشش میں پولیس افسران یا عدالتی اہلکاروں کو ادا کرنے کے لیے اکثر رقم ادھار لی۔ رپورٹ میں قومی کمیشن برائے انسانی حقوق کے اعداد و شمار کا حوالہ دیا گیا ہے، جس میں توہین مذہب کے مقدمات میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا ہے۔ 25 جولائی 2024 تک توہین مذہب کے الزام میں 787 افراد کو قید کیا گیا، جبکہ 2023 میں یہ تعداد 213، 2022 میں 64، 2021 میں نو اور 2020 میں 11 تھی۔ اس میں پنجاب پولیس کی اسپیشل برانچ کی جنوری 2024 کی رپورٹ کا بھی حوالہ دیا گیا ہے، جس نے ایک ایسے نیٹ ورک کا پردہ فاش کیا جس نے مبینہ طور پر سوشل میڈیا اور میسجنگ پلیٹ فارمز کو نوجوانوں کو پھنسانے کے لیے وفاقی تحقیقاتی ایجنسی (ایف آئی اے) کے ذریعے توہین رسالت کی شکایات شروع کرنے سے پہلے استعمال کیا۔ اسی طرح کے نتائج کو این سی ایچ آر نے دستاویز کیا اور بعد میں 2025 کی ہیومن رائٹس واچ کی رپورٹ میں بھی اس کی بازگشت سنائی دی۔

افغان۔پاک تنازعات کا حل دباؤ اور

محاذ آرائی میں نہیں بلکہ بات چیت اور سفارت کاری میں ہے: اچکزئی

کوئٹہ: چونکہ کابل اور اسلام آباد کے درمیان تعلقات سیکورٹی کے الزامات اور سیاسی تناؤ کی وجہ سے چھائے ہوئے ہیں، پاکستانی اپوزیشن لیڈر محمود خان اچکزئی نے زور دے کر کہا ہے کہ تنازعات کا حل دباؤ اور محاذ آرائی میں نہیں بلکہ بات چیت اور سفارت کاری میں ہے۔ کوئٹہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے، اچکزئی نے تجویز پیش کی کہ اقوام متحدہ ایک علاقائی کانفرنس بلانے کے لیے پہل کرے جس میں افغانستان، پاکستان، چین، ایران، تاجکستان اور ازبکستان شامل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اجلاس کو تمام فریقین کو اپنے سیکورٹی خدشات پر براہ راست بات کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہئے اور دونوں پڑوسی ممالک کے درمیان عدم اعتماد کو ختم کرنے میں مدد کرنی چاہئے۔ اچکزئی نے کہا کہ ازبکستان، تاجکستان، چین، ایران، پاکستان، اور افغانستان کی شرکت کے ساتھ ایک کانفرنس منعقد کی جانی چاہیے۔ اگر کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے کہ افغانستان دہشت گردی کی حمایت کرتا ہے تو اسے ثبوت فراہم کرنے چاہئیں۔ بصورت دیگر، ہم ایسے الزامات کی حمایت نہیں کرتے۔" دریں اثنا، متعدد سیاسی تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ کابل اور اسلام آباد کے درمیان الزامات کا مسلسل تبادلہ نہ صرف تناؤ کو کم کرنے میں ناکام ہے بلکہ دونوں ممالک کے درمیان سیاسی تعلقات، اقتصادی تعاون اور باہمی اعتماد پر بھی منفی اثر ڈالتا ہے۔ وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مذاکرات، سفارت کاری اور مشترکہ میکانزم کا قیام تنازعات کو حل کرنے اور سلامتی کے خدشات کو دور کرنے کے سب سے مؤثر طریقے ہیں۔ سیاسی تجزیہ کار فیض صافی نے کہا کہا اقوام متحدہ کا چارٹر ممالک پر زور دیتا ہے کہ وہ اپنے تنازعات کو پرامن طریقوں سے حل کریں۔ دونوں فریقین کو حقائق کو دیانتداری سے پیش کرنا چاہیے اور ایک دوسرے کے حقوق اور ذمہ داریوں کو تسلیم کرنا چاہیے۔" دیگر تجزیہ کاروں کا یہ بھی کہنا ہے کہ فرضی ڈیورنڈ لائن کے ساتھ سیکیورٹی کو یقینی بنانے اور مسلح گروپوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لیے کابل اور اسلام آباد کے درمیان قریبی تعاون اور ہم آہنگی کی ضرورت ہے۔ عسکری تجزیہ کار صادق شنواری نے کہا کہا گر یہ کشیدگی جاری رہی تو پورے خطے میں عدم تحفظ پھیل سکتا ہے۔ دہشت گرد گروپوں سے نمٹنے کے لیے افغانستان اور پاکستان کے درمیان تعاون علاقائی استحکام کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔" سیاسی تجزیہ کار عبدالرحمن شمل نے کہا دونوں فریقوں افغان حکومت اور پاکستان کے فوجی حکام کو اس معاملے کی حساسیت کو تسلیم کرنا چاہیے اور فرضی ڈیورنڈ لائن کے دونوں اطراف سیکیورٹی کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری اقدامات کرنا چاہیے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ کسی بھی دہشت گرد گروپ کو خطے میں کام کرنے کی اجازت نہ دی جائے۔ یہ ریمارکس پاکستان کی جمعیت علمائے اسلام (جے یو آئی) کے رہنما کی جانب سے بھی افغانستان کے حوالے سے اسلام آباد کی پالیسی پر تنقید کے ایک دن بعد سامنے آئے ہیں، اور اس بات پر اصرار کیا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان اختلافات طاقت کے استعمال سے حل نہیں کیے جا سکتے بلکہ انہیں بات چیت اور سفارت کاری کے ذریعے حل کیا جانا چاہیے۔

بی ایل اے نے شفیق کے کمپاؤنڈ پر حملہ سرانجام دینے والے مجید بریگیڈ کے پانچ فدائین کی تفصیلات جاری کی

خضدار: بلوچ لبریشن آرمی کے ترجمان جیئند بلوچ نے میڈیا کو بھیجے گئے بیان میں کہا ہے کہ بی ایل اے خضدار شہر میں 8 جولائی کو ریاستی آلہ کار اور قومی غدار شفیق (لغور) مینگل کے مرکزی کمپاؤنڈ پر ہونے والے فدائی آپریشن کے تسلسل میں، اس معرکے کو کامیابی سے ہمکنار کرنے والے اپنے فدائی یونٹ 'مجید بریگیڈ' کے پانچ جانباز فدائین کی تفصیلات جاری کرتی ہے۔ ترجمان نے کہا ہے یہ آپریشن جو 'آپریشن مرگِ غداران' کے پہلے مرحلے کا آغاز تھا نوآبادیاتی نظام اور اس کے تحت پلنے والے مجرمانہ نیٹ ورکس کے خلاف بی ایل اے کی بڑھتی ہوئی آپریشنل اور انٹیلی جنس سکت کا مظہر ہے۔ انہوں نے کہا بی ایل اے واضح کرتی ہے کہ اس پیچیدہ معرکے میں شامل پانچ فدائی سنگت دشمن کا محاصرہ توڑ کر بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے، جبکہ دیگر پانچ سرفروشوں نے اس منظم کارروائی کے مختلف مراحل میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے اس اہم آپریشن کو مکمل کیا۔ جیئند بلوچ نے کہا یہ قربانیاں بلوچ قومی تحریک کی نظریاتی پختگی اور مٹی سے وفاداری کا وہ مستحکم ثبوت ہیں جو آنے والی نسلوں کے لیئے مشعلِ راہ رہے گا۔ انکا کہنا تھا قومی تحریکِ آزادی میں فدائی جنگ محض ایک عسکری حربہ نہیں بلکہ یہ دھرتی کے دفاع، قومی شعور اور غاصب قوتوں کے خلاف غیر سمجھوتہ کار متبادل کا نام ہے، جسے مجید بریگیڈ کے فدائین نے اپنے لہو سے سینچا ہے۔ خضدار آپریشن کی کامیابی ان فدائی سنگتوں کی طویل عسکری تربیت، مختلف محاذوں پر حاصل کردہ جنگی تجربے اور 'آپریشن ہیروف دو' جیسی وسیع تر کارروائیوں میں ان کی عملی اور کلیدی شمولیت کا منطقی نتیجہ تھی۔ ان شہداء نے یہ ثابت کیا کہ بلوچ مٹی کے غداروں اور نوآبادیاتی مقتدرہ کے گٹھ جوڑ کو توڑنے کے لیئے مجید بریگیڈ کا نیٹ ورک دشمن کے حساس ترین مراکز کے اندر تک رسائی حاصل کرنے کی مکمل سکت رکھتا ہے۔ بی ایل اے ترجمان نے کہا اس آپریشن کا آغاز شفیق لغور کے گھر کے بیرونی حفاظتی حصار کو توڑنے سے ہوا، جس کی ذمہ داری مجید بریگیڈ کے ایک باصلاحیت فدائی ببرگ عرف پھلیہ اسامہ نے سنبھالی، 22 سالہ فدائی ببرگ کا تعلق مستونگ کے علاقے تندیلان سے تھا اور وہ بلوچوں کے بنگلزئی قبیلے سے تعلق رکھتے تھے، جنہوں نے سال 2025 میں بی ایل اے اور مجید بریگیڈ میں باقاعدہ شمولیت اختیار کی۔

رسول اللہ ﷺ کے زندگی کے کچھ اہم پہلو

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔

ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685-705) کے دور تک اسلامی معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ ماٰخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہوگا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گبیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گبیتھا' سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔

نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبیوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبیوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبیوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دورحکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔

پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

فارس اور بازنطین، دونوں ریاستوں کے بادشاہ بن گئے۔ ان کے زمانے میں انصاف کا دور دورہ تھا، اور ان کے زیر انتظام علاقوں میں بہت امن تھا۔ انہوں نے ہر ایک کو اپنی مرضی کے مطابق رہنے دیا۔ کیونکہ جیسا کہ میں نے اوپر ذکر کیا، ان کے پاس، عیسائیوں اور ان کی خانقاہوں کے بارے میں ایک ایسے شخص کی طرف سے احکامات تھے جو ان کا رہنما تھا۔ نیز اس آدمی کی رہنمائی کے نتیجے میں وہ قدیم قانون کے رواج کے مطابق ایک خدا کی عبادت پر قائم رہے۔ ابتدا میں انہوں نے محمد ﷺ کی روایات کو برقرار رکھا۔ (جاری)

آپ ﷺ جسم وجان اور روح غرض ہر اعتبار سے خدا کی عظیم نشانی تھے، قرآن آپ کے اخلاق کی گواہی دیتا ہے

ڈیجیٹل مردم شماری میں کیا سبھی کی درست گنتی ہو پائے گی؟

بہار اور جھارکھنڈ جیسی ریاستوں میں بار بار بجلی چلے جانے اور نیٹ ورک نہ ہونے کی وجہ سے زمینی سطح پر ڈیٹا سنک کرنے میں رکاوٹ پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ڈاٹا جمع کرنے والے کے ذاتی فون پر ایپ اچانک کریش ہو جائے یا کنیکٹیویٹی ختم ہو جائے، تو قوی امکان ہے کہ خانہ بدوش قبائل، دستاویزات سے محروم مزدور اور نچلی ذات کے دیہی خاندانوں جیسے حاشیے پر رہنے والے گروہ اندراج سے محروم رہ جائیں گے۔ ایسی صورت میں اگر مردم شماری میں کروڑوں شہری شمار ہی نہ ہو سکیں، تو اسے ڈیجیٹل اختراع کے لیے نہیں بلکہ قومی ریکارڈ سے بڑے پیمانے پر لوگوں کے نام غائب ہونے کی وجہ سے یاد رکھا جائے گا۔ کنیکٹیویٹی سے متعلق خدشات کے علاوہ، ڈیجیٹل ٹولز کے ڈیزائن میں ایک مسئلہ پیدا کرنے والی سختی بھی موجود ہے۔

دلیپ گھوش

ڈیجیٹل مردم شماری ایسے دور میں شروع ہوئی ہے جب ایس آئی آر جیسی ڈیجیٹل ناکامی کی کہانیاں تر و تازہ ہیں۔ ہندوستان ڈیجیٹل بورڈ کی سہولت کے لیے انسانی ریکارڈ کے بھروسہ کا سودا نہیں کر سکتا۔ 2027 کی مردم شماری 6 سال کی تاخیر سے شروع ہوئی ہے اور اسے لے کر لوگوں میں خاصی بے چینی ہے۔ یہ ہندوستان کی پہلی ڈیجیٹل مردم شماری ہے، جسے حکومت جدید کاری کی سمت میں ایک بڑا قدم قرار دے رہی ہے۔ تاہم تقریباً 33 لاکھ سرکاری اسکولوں کے اساتذہ اور فرنٹ لائن کارکن بھی اس میں مصروف ہیں، جو شدید گرمی میں ہاتھ میں اسمارٹ فون لیے ملک بھر میں گھر گھر جا کر 33 سوالوں پر مشتمل سوال نامہ بھرتے ہوئے دیکھے جا سکتے ہیں۔ یہ اس عمل کا محض پہلا حصہ ہے۔ ڈیجیٹل مردم شماری کے وعدے جانے پہچانے ہیں: ریئل ٹائم ڈاٹا اپلوڈ، چند ہی دنوں میں ابتدائی نتائج، اور برسوں کے بجائے مہینوں میں حتمی اعداد و شمار جاری ہو جانا۔ اس میں پہلے سے موجود (ان بلٹ) ویلیڈیشن چیک اور جیو ٹیگنگ کا مقصد ڈاٹا درج کرنے میں ہونے والی غلطیوں اور گنتی میں ہونے والی کوتاہیوں کو کم کرنا ہے، جبکہ ڈیجیٹل ڈیش بورڈ سے امید ظاہر کی گئی ہے کہ وہ منتظمین کو فیلڈ اسٹاف پر بہتر نگرانی رکھنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ پھر بھی سوال بجا ہے۔ کیا یہ ڈیجیٹل مردم شماری تمام ہندوستانیوں کی درست درست گنتی کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب ڈاٹا پر مبنی طریقوں سے لوگوں کو خارج کیے جانے کی خوفناک کہانیاں ہمارے سامنے موجود ہوں؟ ڈیجیٹل مردم شماری کی یہ سرکاری کوششیں ایسے دور میں شروع ہوئی ہیں، جب دیگر کئی ڈیجیٹل اقدامات کی ناکامیاں ابھی زیادہ پرانی نہیں ہوئی ہیں۔ ان میں سب سے تازہ اور اہم ووٹر فہرستوں کا 'اسپیشل انٹینسیو ریویژن' (ایس آئی آر) ہے، جس کے تحت پہلے 2 مرحلوں میں بارہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 5.2 کروڑ سے زیادہ نام حذف کر دیے گئے۔ مردم شماری کے کام میں نہ صرف ایس آئی آر کے عمل میں شامل اساتذہ اور اسی کمزور ڈیجیٹل ڈھانچے کا استعمال ہو رہا ہے، بلکہ یہ اس بے اعتمادی کے ماحول میں بھی ہو رہا ہے کہ گنتی کے اس عمل میں بھی شہریوں کو اہلیت کے امتحان سے گزرنا پڑ سکتا ہے، اور جس کی 'بنیاد' پر انہیں فہرست سے خارج کیا جا سکتا ہے۔

یہ بے اعتمادی بے بنیاد نہیں ہے۔ مغربی بنگال میں ایس آئی آر کے خودکار ڈاٹا میچنگ پروٹوکول نے شک کی ایک بالکل نئی قسم سامنے لا دی، جسے ہندوستان کے الیکشن کمیشن نے 'منطقی بے ضابطگی' کا نام دیا، اور اس کے تحت 46.91 لاکھ ووٹروں کو نشان زد کیا گیا۔ یہ نظام تو نئے ریکارڈ کو 2002 کے ڈیجیٹلائزڈ ڈاٹا بیس سے ملا کر خاندانی سلسلہ معلوم کرنے کے لیے بنایا گیا تھا، لیکن ہوا یہ کہ بہت سے پرانے ریکارڈ بنگالی زبان میں ہونے کے باعث خودکار ترجمہ اکثر علاقائی ہجوں اور تلفظ کو غلط پڑھ یا سمجھ لیتا تھا۔ یہی نہیں، والدین اور بچوں کی عمر میں پندرہ سال سے کم فرق ہونے جیسی وجوہات کی بنا پر بھی متعدد خاندان 'نشان زد' ہو گئے، اور نتیجتاً بڑے پیمانے پر خودکار الرٹس جاری ہو گئے۔ اگرچہ کلکتہ ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ، دونوں نے ہی مقامی تصدیق کے بجائے مرکزی الگورتھم پر انحصار کرنے پر سوال اٹھائے اور یہ تسلیم کیا کہ کوئی بھی الگورتھم دستاویزات پر مبنی حقیقت سے بالاتر نہیں ہو سکتا، اور الگورتھم سے حاصل ہونے والے اشارے کو حتمی فیصلے کے بجائے صرف ایک انتظامی اشارے کے طور پر ہی دیکھا جانا چاہیے، اس کے باوجود سپریم کورٹ نے ایس آئی آر کے عمل کو منظوری دے دی، جبکہ ناموں کو حذف کیے جانے کے خلاف زیر التوا اپیلوں پر سماعت اور فیصلہ ہونا اب بھی باقی ہے۔ یہ ٹیکنالوجی پر انحصار ہی کا معاملہ ہے کہ 2027 کی مردم شماری میں بھی اسی طرح کی مشکلات اور بڑے پیمانے پر غلطیوں کا خطرہ موجود ہے، جس کی گنجائش پہلے کے کاغذی طریقۂ کار میں نہیں تھی۔ گھر گھر جا کر مردم شماری میں یہ تو ممکن ہے کہ کہیں کوئی اندراج واضح نہ ہو یا کوئی گھر رہ جائے، لیکن ڈیجیٹل مردم شماری میں خرابی نہایت خاموشی سے اور بڑے پیمانے پر ہو سکتی ہے۔ الگورِدم میں خرابی، یا سرور کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی صورت میں، جب تک غلطی کا پتہ چلے گا، لاکھوں ریکارڈ خراب یا حذف ہو چکے ہوں گے۔

جمع کیے جا رہے ڈاٹا کی حفاظت ایک اور بڑی تشویش ہے۔ ہندوستان میں مرکزی سرکاری سروروں میں نقب زنی یا ڈاٹا لیک ہونے کی ایک تاریخ رہی ہے، اور 2027 کی اس منصوبہ بندی کو بھی اس خدشے سے مستثنیٰ قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جون 2023 میں کووِن پورٹل سے ڈاٹا لیک ہونے کے بعد ایک ٹیلی گرام بوٹ کے ذریعہ آدھار اور فون نمبر جیسے حساس ریکارڈ تک غیر مجاز رسائی حاصل ہو گئی تھی۔ یہ بات اپنے آپ میں سمجھنے کے لیے کافی ہے کہ مرکزی ڈاٹا بیس سے ڈاٹا چوری کرنا کس قدر آسان ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی واحد واقعہ نہیں تھا۔ 2018 کے بعد سے آدھار نظام میں ڈاٹا لیک ہونے کے واقعات بار بار سامنے آتے رہے ہیں، اور 2022 میں دہلی کے ایمس پر ہونے والے سائبر حملے نے اسپتال کے سروروں کو کئی ہفتوں تک مفلوج کر دیا تھا۔ نیٹ اور سی یو ای ٹی جیسے مرکزی امتحان کے نظاموں میں بھی سنگین خامیاں سامنے آئی ہیں۔ ان تمام واقعات میں ایک کمزوری مشترک ہے: حساس معلومات کے مرکزی ذخیرے ایک ہی جگہ پر سیکورٹی میں نقب لگنے کا سبب بن سکتے ہیں، جس کی وجہ اکثر کمزور کوڈنگ، اندرونی ملی بھگت یا ناکافی نگرانی سامنے آتی ہے۔ ایک ارب سے زیادہ شہریوں کی ڈیجیٹل مردم شماری کے معاملے میں اس طرح کی نقب زنی تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے، جس سے مردم شماری کی قانونی حیثیت، اس کی ساکھ اور نظام حکمرانی پر عوام کا اعتماد، دونوں ہی خطرے میں پڑ جائیں گے۔ شاید 'ڈیجیٹل-فرسٹ' سوچ کا سب سے بڑا خطرہ اعداد و شمار میں شامل نہ ہو پانے کا خدشہ ہے۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ تقریباً 9.57 کروڑ آف لائن شہری الگورِدم یا ڈیجیٹل نظام سے باہر رہ جانے کے خطرے سے دوچار ہیں۔ یہ نظام 'سینسس مینجمنٹ اینڈ مانیٹرنگ سسٹم' پر منحصر ہے، جو ریئل ٹائم سنکنگ کے لیے یکساں کنیکٹیویٹی کو فرض کرتا ہے، حالانکہ ہندوستان

کے بیشتر حصوں میں یہ مفروضہ درست ثابت نہیں ہوتا۔

بہار اور جھارکھنڈ جیسی ریاستوں میں بار بار بجلی چلے جانے اور نیٹ ورک نہ ہونے کی وجہ سے زمینی سطح پر ڈیٹا سنک کرنے میں رکاوٹ پیدا ہونے کا خدشہ ہے۔ مثال کے طور پر، اگر ڈاٹا جمع کرنے والے کے ذاتی فون پر ایپ اچانک کریش ہو جائے یا کنیکٹیویٹی ختم ہو جائے، تو قوی امکان ہے کہ خانہ بدوش قبائل، دستاویزات سے محروم مزدور اور نچلی ذات کے دیہی خاندانوں جیسے حاشیے پر رہنے والے گروہ اندراج سے محروم رہ جائیں گے۔ ایسی صورت میں اگر مردم شماری میں کروڑوں شہری شمار ہی نہ ہو سکیں، تو اسے ڈیجیٹل اختراع کیلئے نہیں بلکہ قومی ریکارڈ سے بڑے پیمانے پر لوگوں کے نام غائب ہونے کی وجہ سے یاد رکھا جائے گا۔ کنیکٹیویٹی سے متعلق خدشات کے علاوہ، ڈیجیٹل ٹولز کے ڈیزائن میں ایک مسئلہ پیدا کرنے والی سختی بھی موجود ہے۔ خود معلومات درج کرنے والے پورٹل اور ڈاٹا جمع کرنے والی ایپ میں اصلاح کی گنجائش بہت کم یا بالکل نہیں ہے۔ مثال کے طور پر، ایک بار 'گھر کے سربراہ' کا تعین کر لینے کے بعد اس اختیار کو تبدیل کرنا ممکن نہیں ہے۔ اسی طرح، ایک بار زبان منتخب کر لینے کے بعد اسے تبدیل کرنے کا اختیار بھی ختم ہو جاتا ہے۔ جہاں گھروں کی ساخت بدلتی رہتی ہے اور مردم شماری کے متعدد سوالات کے لیے وضاحت اور باریک بینی سے سمجھ کر فیصلہ لینے کی ضرورت ہوتی ہے، وہاں ڈیجیٹل نظام کی ایسی سختی کے عملی نتائج نہایت سنگین ہو سکتے ہیں۔ ڈراپ ڈاؤن مینیو میں غلط اندراج یا ناقص انداز میں تیار کیا گیا ورک فلو کسی پورے علاقے کے ڈیٹا سیٹ کو برباد کر سکتا ہے۔

ڈاٹا کی قابل اعتماد ہونے کا سوال ڈاٹا جمع کرنے والوں پر یہ الزامات عائد کیے گئے ہیں کہ سپروائزروں کی جانب سے ان پر ایسا دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ فیلڈ سے حاصل ہونے والی معلومات میں رد و بدل کریں، تاکہ سرکاری فلاحی منصوبوں کی 'بہتر' تصویر پیش کی جا سکے۔ ایسے معاملات سامنے آئے ہیں جن میں لکڑی یا گوبر کے اُپلے استعمال کرنے والے خاندانوں کو ایل پی جی استعمال کرنے والا بتایا گیا، یا غیر صاف شدہ نل کے پانی کو صاف پینے کے پانی کے طور پر ظاہر کیا گیا، تاکہ سرکاری دعووں سے مطابقت پیدا کی جا سکے۔ درست مردم شماری کی اہمیت محض اعداد و شمار تک محدود نہیں ہے۔ مردم شماری کے اعداد و شمار براہ راست حلقہ بندی سے جڑے ہوتے ہیں۔ انہی کی بنیاد پر یہ بھی طے ہوتا ہے کہ کون سی نشستیں درج فہرست ذاتوں، درج فہرست قبائل اور خواتین کے لیے محفوظ ہوں گی۔ اس نے، خاص طور پر جنوبی ریاستوں میں، گہری تشویش پیدا کر دی ہے کہ پارلیمانی نشستوں کی نئی تقسیم کا ان کی سیاسی نمائندگی پر کیا اثر پڑے گا۔ نیا قانونی ڈھانچہ ان خدشات کو مزید بڑھا دیتا ہے۔ جہاں 1948 کے مردم شماری قانون میں معلومات کو مکمل طور پر خفیہ رکھنے کا اصول تھا، وہیں 2023 کے ڈیجیٹل پرسنل ڈاٹا پروٹیکشن قانون کی بعض دفعات تشویش کا باعث ہیں۔ ڈی پی ڈی پی قانون کی دفعہ 17 'سرکاری اداروں' کو وسیع چھوٹ فراہم کرتی ہے، جس کے تحت حکومت 'سرکاری کام کاج' کے لیے عام رضامندی حاصل کرنے کی لازمی شرائط کو نظر انداز کر سکتی ہے۔ اس کے علاوہ دفعہ 39 کے تحت ڈیٹا لیک اور قواعد کی خلاف ورزی سے متعلق تمام شکایات 'ڈاٹا پروٹیکشن بورڈ آف انڈیا' کے پاس جاتی ہیں۔ اس کے باعث لوگ براہ راست دیوانی عدالت (سول کورٹ) سے رجوع نہیں کر سکتے، اور نہ ہی عدالتیں اس قانون کے تحت کی گئی کارروائی کے خلاف حکم امتناعی جاری کر سکتی ہیں، جس سے ڈی پی ڈی پی عدالتی مداخلت سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

دانشمندانہ بیک اپ کا متبادل: ان بے شمار خطرات کے پیش نظر روایتی کاغذی مردم شماری، اگرچہ سست محسوس ہوتی ہے، زیادہ دانشمندانہ متبادل ثابت ہوتی۔ کاغذ ان چیزوں کو محفوظ رکھتا ہے جنہیں ڈیجیٹل نظام ختم کر دیتا ہے۔ مثلاً: انسانی فہم، موقع پر اصلاح کی گنجائش، اور سرور یا آسانی سے تبدیل کیے جا سکنے والے ڈاٹا سیٹ سے الگ ایک آزاد آڈٹ کا سلسلہ۔ یہ ٹیکنالوجی کے خلاف کوئی دلیل نہیں ہے، بلکہ ایسے تکنیکی حل زبردستی نافذ کرنے کے خلاف ہے، جو کمزور بنیادی ڈھانچے پر مبنی ہوں یا جن پر لوگوں کو اعتماد نہ ہو۔ مردم شماری 2027 کو ایک قابل اعتماد ڈاٹا بیس بنانے کے لیے، جو حکومت کی دانشمندانہ پالیسیوں کی تشکیل اور ان کے لیے معلومات فراہم کرنے میں معاون ہو، کئی حفاظتی اقدامات ضروری ہیں، جن پر کوئی سمجھوتہ نہیں ہونا چاہیے: یہ یقینی بنانے کے لیے کہ کنیکٹیویٹی کی کسی بھی صورتِ حال میں کوئی بھی شہری مردم شماری سے محروم نہ رہ جائے، لازمی آف لائن بیک اپ۔ سی ایم ایم ایس اور اس سے لوگوں کو خارج کرنے والے الگورِدمز کا آزادانہ آڈٹ۔ ڈاٹا میں رد و بدل روکنے کے لیے ڈاٹا جمع کرنے والوں کو وسل بلوور تحفظ۔ رازداری کے تحفظ کے لیے ڈی پی ڈی پی ایکٹ کے تحت ریاست اور اس کی ایجنسیوں کو حاصل استثنا سے الگ ایک قانونی حفاظتی حصار۔ دیوانی عدالتوں کے دائرۂ اختیار کی بحالی۔ ہندوستان ڈیجیٹل ڈیش بورڈ کی سہولت کے لیے انسانی ریکارڈ کی قابل اعتماد حیثیت کا سودا نہیں کر سکتا۔

ممبئی رابطہ MUMBAIRAABTA

۱۵/جولائی ۲۰۲۶

مدھیہ پردیش میں اسکامس کا سلسلہ

ریاست مدھیہ پردیش میں بی جے پی کے طویل اقتدار کے دوران کئی اسکامس پیش آ رہے ہیں۔ ریاست میں پہلے بھی کئی بڑے اسکامس منظر عام پر آئے تھے تاہم ریاست اور مرکز میں بی جے پی کی ہی حکومت ہونے کے نتیجہ میں ان اسکامس کی پردہ پوشی کر دی گئی تھی۔ ویاپم اسکام نے سارے ملک کی توجہ حاصل کر لی تھی اور اس کے نتیجہ میں کئی اموات بھی ہوئی ہیں۔ کئی افراد نے خودکشی کی ہے تو کچھ افراد کو ہلاک کئے جانے کے بھی الزامات سامنے آئے تھے تاہم حکومت کی جانب سے ان معاملات میں کسی طرح کی کارروائی نہیں کی گئی اور صرف سیاسی تنقیدوں کے جوابات دینے پر اکتفاء کیا گیا تھا۔ اب ریاست میں ایک اور اسکام سامنے آیا ہے اور یہ چاول اسکام ہے۔ اس اسکام میں ریاست میں خانگی مل مالکین' ایتھینال مافیا اور حکومت کے کچھ اہلکار ملوث ہونے کے الزامات عائد کئے جا رہے ہیں۔ اسکام یہ ہے کہ جو جو چاول غریب عوام کیلئے' تغذیہ کی کمی کا شکار بچوں کیلئے اور حاملہ خواتین کیلئے سربراہ کئے جانے تھے انہیں ایتھینال مافیا کے ذریعہ دوبارہ ملوں کو بھیج دیا گیا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس اسکام میں کئی بڑے کارندے بھی شامل ہو سکتے ہیں اور ان کی تحقیقات کے مطالبات کئے جا رہے ہیں۔ حسب روایت حکومت کا جہاں تک سوال ہے تو اس معاملے میں بھی خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے حالانکہ کئی حقائق دھیرے دھیرے منظر عام پر آ رہے ہیں۔ کچھ چاول سے لدے ٹرک کا پتہ بھی چلا ہے اور کچھ کی ضبطی بھی عمل میں آئی ہے۔ اس کے باوجود حکومت سے کوئی ردعمل ظاہر نہیں کیا جا رہا ہے اور اپوزیشن کا الزام ہے کہ ملزمین کو بچانے اور چھپانے کیلئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ مدھیہ پردیش میں طویل عرصہ سے بی جے پی کی حکمرانی ہے اور اس کے راج میں جہاں کرپشن کا عروج ہو رہا ہے وہیں وزیر اعظم نریندر مودی اس پر مسلسل خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں اور کسی طرح کی کارروائی کرنے سے مسلسل گریز کیا جا رہا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں کو نشانہ بنانے والی بی جے پی کی مرکزی قیادت بھی اس پر لب کشائی کیلئے تیار نہیں ہے۔ مرکز اور ریاست دونوں ہی جگہ بی جے پی کے اقتدار کا فائدہ اٹھاتے ہوئے مسلسل اس طرح کے اسکامس اور الزامات کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ان کی تحقیقات کو آگے بڑھانے سے گریز کیا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں اسکامس کرنے والوں کے حوصلے بلند ہونے لگے ہیں۔ وہ کھلے عام اپنی من مانی جاری رکھے ہوئے ہیں اور قوانین اور عوامی مفادات کی پرواہ کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ بدعنوانیاں اور کرپشن عام ہو گئے ہیں۔ جس طرح حکومت مسلسل ان اسکامس کو نظر انداز کر رہی ہے اسی طرح میڈیا بھی ان معاملات میں خاموش تماشائی بنا ہوا ہے کیونکہ وہ بی جے پی کو نشانہ بنانے کی ہمت نہیں رکھتا۔ حکومت اور اقتدار کے تلوے چاٹنے والا میڈیا جہاں اپوزیشن کا مسئلہ ہوتا ہے تو محض ہواؤں میں عائد کئے جانے والے الزامات پر بھی ہوا کھڑا کر دیتا ہے تاہم مدھیہ پردیش میں مسلسل کئی اسکامس سامنے آنے اور کچھ ضبطیاں اور گرفتاریاں ہونے کے باوجود اس تعلق سے لب کشائی کرنے یا عوام کو اس کی اطلاع فراہم کرنے میں مجرمانہ غفلت برت رہا ہے اور اپنے پیشہ سے ناانصافی کی جا رہی ہے۔ کہا جا رہا ہے کہ ریاست میں ہر شعبہ میں مافیا بن گئے ہیں جو عوامی رقومات کو لوٹ رہے ہیں اور من مانی انداز میں کام کیا جا رہا ہے۔ انہیں نہ قانون کا ڈر رہ گیا ہے اور نہ ہی وہ حکومت سے کسی کارروائی کا خوف رکھتے ہیں۔ وہ بے لگام ہو کر اپنی غیر قانونی اور خلاف قانون سرگرمیوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مرکزی حکومت اور مدھیہ پردیش حکومت دونوں ہی کو اس معاملے کا نوٹ لینے کی ضرورت ہے اور اقتدار کے زعم میں قوانین کی خلاف ورزی کرنے سے گریز کرنا چاہئے۔ عوامی رقومات کا خرد برد اور بدعنوانیوں کے خاتمہ کیلئے موثر اقدامات کرنے چاہئیں اور جو لوگ اس طرح کی خلاف قانون حرکتوں میں ملوث ہیں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جانی چاہئے۔ حکومت کی خاموشی عوامی برہمی کا سبب بن سکتی ہے اور عوام میں بے چینی و برہمی پیدا ہو جائے تو پھر حکومت کیلئے حالات بگڑ سکتے ہیں۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات و اعلانات

اقتدار کے نشے میں چور اختر آباد
۸۰ فٹی روڈ عوام کی چیخ و پکار پر بھی خاموشی

مالیگاؤں شہر کی مشہور اختر آباد 80 فٹی روڈ آج عوام کے لیے زحمت بن چکی ہے قوم کا درد اور وکاس کے بڑے بڑے نعرے لگانے والے نمائندے اقتدار کے نشے میں مست ہیں مگر عوام بارش کے گھڑوں اور کیچڑ میں ڈوب رہی ہے بارش ہوتے ہی پوری سڑک تالاب بن جاتی ہے جگہ جگہ بڑے بڑے گھڑے ہیں ٹو وہیلر، رکشا، گاڑی والے روز گر کر زخمی ہو رہے ہیں کیچڑ اور پھسلن کی وجہ سے روزانہ چھوٹے بڑے حادثات ہو رہے ہیں اسکول جانے والے بچے، بوڑھے اور خواتین سب سے زیادہ پریشان ہیں کارپوریشن پر اقتدار ہونے کے باوجود ایک مہینے سے اختر آباد کی عوام اخبارات اور سوشل میڈیا پر گزارش کر رہی ہے مگر کوئی سننے والا نہیں کم از کم عارضی طور پر گھڑوں میں مٹی یا مورم ہی ڈلوا دیں تاکہ لوگوں کو راحت ملے مگر وکاس کا نعرہ لگانے والوں نے اس طرف پلٹ کر بھی نہیں دیکھا جن کو عوام نے خدمت کے لیے چُنا تھا وہ آج فوٹو سیشن اور جلسوں میں مصروف ہیں زمینی حقائق سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں، ہم ہر سال پراپرٹی ٹیکس، پانی کا بل دیتے ہیں بدلے میں ہمیں ٹوٹی پھوٹی سڑک اور کیچڑ ملتا ہے؟ جب ووٹ مانگنے آئیں گے تو بڑے بڑے وعدے ہوں گے آج جب ضرورت ہے تو نمائندے غائب ہیں کیا کارپوریشن کے افسران اور منتخب نمائندوں کو اس روڈ پر چلنے والے عوام کی تکلیف نظر نہیں آ رہی؟ اختر آباد کی عوام کا کارپوریشن اور کارپوریٹر اور لیڈران سے مطالبہ ہے کہ انتظامیہ سے فوری طور پر روڈ کے گھڑوں کو مورم وغیرہ سے بھرا جائے روڈ کی جلد سے جلد تعمیر کی جائے جائے۔

رائے گڑھ: اردو اسکولوں کے اوقاتِ کار کا تنازع حل،
جمعہ کی سہولت بحال رکھنے کی پیش رفت

مہاراشٹر راجیہ اردو شکشک سنگھٹنا اور رکنِ ضلع پریشد منصور تاج کی بروقت مداخلت رنگ لائی؛ اساتذہ، طلبہ اور سرپرستوں میں اطمینان کی لہر رائے گڑھ ضلع پریشد کے زیرِ انتظام چلنے والے اردو اسکولوں میں نئے تعلیمی سال کے آغاز پر اوقاتِ کار (اسکول ٹائمنگ) کے ایک نئے سرکلر نے اردو اساتذہ، طلبہ اور والدین میں شدید تشویش پیدا کر دی تھی۔ نئے ضابطے کے تحت پیر سے ہفتہ تک تمام اسکولوں کا وقت صبح 00:10 بجے سے شام 00:5 بجے تک طے کیا گیا تھا، جس کی وجہ سے جمعہ کے دن اساتذہ اور طلبہ کے لیے نمازِ جمعہ کی ادائیگی ایک بڑا مسئلہ بننے والی تھی۔ واضح رہے کہ رائے گڑھ کے اردو اسکولوں میں گزشتہ کئی سالوں سے جمعہ کے دن خصوصی اوقاتِ کار نافذ تھے، جس کے تحت اسکول صبح 7:30 سے 11:30 بجے تک چلتے تھے۔ اس متبادل نظام کی خاص بات یہ تھی کہ اس سے حکومت کی جانب سے لازمی قرار دیے گئے 48 تدریسی پیریڈز (Teaching Periods) بھی متاثر نہیں ہوتے تھے اور نمازِ جمعہ کے لیے بھی کافی وقت مل جاتا تھا۔ مسئلے کی حساسیت کو دیکھتے ہوئے مہاراشٹر راجیہ اردو شکشک سنگھٹنا (ضلع رائے گڑھ) کے وفد نے فوری طور پر متحرک ہو کر رائے گڑھ ضلع پریشد کے رکن جناب منصور تاج (مہاڑ) سے ملاقات کی اور انہیں ایک تفصیلی میمورنڈم سونپا۔ جناب منصور تاج نے معاملے کی سنگینی کو بھانپتے ہوئے فوراً ضلع پریشد کے تعلیمی شعبے کے ذمہ داران، بالخصوص سبھاپتی جناب چندرکانت کلمبے سے رابطہ کیا اور اردو اسکولوں کے لیے پرانی سہولت برقرار رکھنے کا پرزور مطالبہ کیا۔ اس مشترکہ کوششوں کے مثبت نتائج سامنے آئے ہیں۔ اب جمعہ کے اوقات میں جزوی ترمیم کرتے ہوئے صبح 7:30 بجے سے دوپہر 12:00 بجے تک کا وقت مقرر کرنے کی سفارش حکومت کو بھیج دی گئی ہے، جس پر محکمانہ کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ اس فیصلے کے بعد اردو داں طبقے اور والدین نے راحت کی سانس لی ہے اور منصور تاج کی بروقت اور مؤثر مداخلت کی ستائش کی جا رہی ہے۔ سنگھٹنا کے ذمہ داران کے مطابق، جمعہ کے دن کا یہ خصوصی شیڈول فی الحال بنیادی طور پر کوکن کے اردو اسکولوں میں ہی رائج ہے، جبکہ ریاست کے دیگر اضلاع میں ایسی سہولت نہیں ہے۔ سال 2006 سے قبل جمعہ کو بھی عام دنوں کی طرح پورے وقت اسکول چلتے تھے، لیکن اردو تنظیموں کی طویل اور منظم جدوجہد کے بعد ہی یہ خصوصی رعایت حاصل کی جا سکی تھی جسے برقرار رکھنا تعلیمی اور مذہبی دونوں لحاظ سے ضروری ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صرف گھر کے افراد ہی کے جذبات کی حفاظت نہیں فرمائی بلکہ پڑوسیوں کے احساسات کو بھی ایمان کا حصہ قرار دیا۔آپؐ جانتے تھے کہ ایک اچھا پڑوسی نعمت ہے اور برا پڑوسی زندگی کا عذاب۔اس لیے آپ نے فرمایا:''اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! کون؟ آپؐ نے فرمایا:"وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی ایذارسانی سے محفوظ نہ ہو۔"(بخاری)۔یہ ایذارسانی زبان سے بھی ہوسکتی ہے، ہاتھ سے بھی، اس کی دھوپ روک کر بھی ہوسکتی ہے اور اس کی طرف پانی گرا کر بھی۔اسلام اس بات سے بھی روکتا ہے کہ پھلوں کے چھلکے باہر نہ پھینکے جائیں مبادا پڑوسی کے بچوں کو وہ پھل میسر نہ ہوں، بچے ضد کریں اور پڑوسی کی مالی حیثیت اس کی متحمل نہ ہو۔

اسلام میں عزتِ نفس، جذبات اور احساسات کا احترام

عبدالغفار صدیقی

رسول اکرمؐ صرف شریعت کے معلم نہیں تھے بلکہ دلوں کے طبیب تھے۔آپ نے ٹوٹے ہوئے دل جوڑے، محروم لوگوں کو حوصلہ دیا، غلاموں کو عزت دی، عورتوں کو وقار بخشا، بچوں کو محبت دی، بوڑھوں کو احترام دیا، یتیموں کو شفقت دی اور دشمنوں تک کو معاف کر کے انسانیت کو یہ سبق دیا کہ طاقت کا اصل حسن انتقام میں نہیں بلکہ دل جیتنے میں ہے۔اسلام میں اس بات کا بھرپور اہتمام کیا گیا ہے کہ کسی کے دل کو تکلیف نہ پہنچے، کسی کی تذلیل نہ ہو اور کوئی احساسِ کمتری کا شکار نہ ہونے پائے۔اسی لیے اسلام نے زبان کی حفاظت پر غیر معمولی زور دیا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"جو شخص مجھے اپنی زبان اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔"(بخاری) ایک اور موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا:"جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو، وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔"(متفق علیہ) واقعہ یہ ہے کہ زبان کے زخم اکثر جسم کے زخموں سے زیادہ گہرے ہوتے ہیں۔سخت، تحقیر آمیز اور دل آزار الفاظ برسوں تک انسان کے دل پر نقش رہتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی پوری زندگی دل جوڑنے کی داستان ہے۔آپ نے پتھروں سے زیادہ دلوں کو اہمیت دی، عمارتوں سے زیادہ انسانوں کو سنوارا اور قانون سے پہلے محبت کے ذریعے انسانوں کو جیتا۔شاید اسی لیے آپ کی مجلس سے کوئی شخص یہ احساس لے کر نہیں اٹھتا تھا کہ اسے حقیر سمجھا گیا ہے۔دل توڑنا صرف گالی دینے یا مارنے سے نہیں ہوتا۔کبھی ایک طنزیہ جملہ، ایک حقارت بھری نگاہ، ایک وعدہ خلافی، ایک بے رخی، ایک احسان جتانا، کسی کی بات کو نظر انداز کر دینا، یا کسی کی خوشی میں شریک نہ ہونا بھی دل کو زخمی کر دیتا ہے۔اسلام ان تمام باریک پہلوؤں پر نگاہ رکھتا ہے۔رسولؐ نے فرمایا:"اچھی بات کہنا بھی صدقہ ہے۔"(متفق علیہ) دوسری روایت میں فرمایا: لوگوں سے مسکرا کر ملنا بھی صدقہ ہے۔(سنن ترمذی) حضرت انس بن مالکؓ دس سال تک رسول اکرمؐ کی خدمت میں رہے۔بچپن ہی میں ان کی والدہ حضرت ام سلیمؓ انہیں آپؐ کی خدمت میں لے آئی تھیں۔دس سال کا طویل عرصہ کسی بھی انسان کی خدمت میں گزارنا آسان نہیں، خصوصاً ایک بچے کے لیے۔اس دوران اس سے غلطیاں بھی ہوتی ہوں گی، بھول چوک بھی ہوتی ہوگی، لیکن حضرت انسؓ فرماتے ہیں: میں نے دس سال رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی۔نہ کبھی آپ نے مجھے اف کہا، نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا، اور نہ یہ فرمایا کہ یہ کام کیوں نہیں کیا۔"(متفق علیہ) یہ ایک واقعہ ہمیں بتاتا ہے کہ اسلام انسان کی اصلاح ضرور چاہتا ہے، لیکن اس کی عزتِ نفس کو مجروح کیے بغیر۔وہ تربیت چاہتا ہے، تذلیل نہیں، نصیحت چاہتا ہے، تحقیر نہیں؛ محبت چاہتا ہے، نفرت نہیں۔

اسلام انسان کی عزتِ نفس کی حفاظت کرتا ہے۔دنیا میں اکثر لوگوں کی قدر ان کے مال، عہدے، خاندان یا شہرت سے کی جاتی ہے، لیکن اسلام نے انسان کی عزت کو اس کی انسانیت سے وابستہ کیا۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ (الاسراء:70) "اور یقیناً ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔" یہاں کسی خاص قوم، نسل یا طبقے کا ذکر نہیں، بلکہ "بنی آدم" کہا گیا ہے۔گویا ہر انسان، خواہ وہ غریب ہو یا امیر، کمزور ہو یا طاقتور، مسلم ہو یا کافر انسان ہونے کی بنیاد پر عزت کا مستحق ہے۔

عزتِ نفس کا تقاضا ہے کہ بچے کا اچھا نام رکھا جائے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اچھے نام پسند فرماتے تھے اور برے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے۔(ترمذی) انسان کو اچھے نام سے پکارا جائے، کسی نام کو نہ بگاڑا جائے۔ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ (الحجرات: 11) کسی کو گالی نہ دی جائے 'نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔''(متفق علیہ) کسی متعلق بدگمانی سے اجتناب کیا جائے، کسی کا تجسس نہ کیا جائے اور کسی میں عیب تلاش نہ کیے جائیں۔اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچو، یقیناً بعض گمان گناہ ہوتے ہیں، اور تجسس نہ کرو۔(الحجرات: 12)" کسی کی غیر حاضری میں اس کا ذکر اس طرح نہ کیا جائے کہ اگر وہ سنتا تو اسے برا لگتا۔جسے غیبت کہا جاتا ہے۔اس کی شناعت کے اظہار کے اسلام نے غیبت کرنے کو مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے کے مشابہ قرار دیا۔"اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے۔کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرے گا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ یقیناً تم اسے ناپسند کرو گے۔"(الحجرات: 12) اس ضمن میں یہ حکم بھی دیا گیا:"کوئی کسی کا مذاق نہ اڑائے ممکن ہے وہ اس سے بہتر ہو"(الحجرات: 11) اس لیے کہ مذاق اڑانے سے بھیدل آزاری ہوتی ہے اور انسان احساس کمتری کا شکار ہوجاتا ہے۔

حضرت بلالؓ حبشہ کے ایک غلام تھے۔رنگ سیاہ تھا، نسب عربوں جیسا نہ تھا، لیکن اسلام نے ان کی شخصیت کو اس مقام تک بلند کر دیا کہ رسول اکرمؐ نے انہیں مسجد نبوی کا مؤذن مقرر فرمایا۔ایک موقع پر حضرت ابوذر غفاریؓ سے غصے میں یہ لفظ نکل گیا:"اے کالی عورت کے بیٹے!" یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہوگیا۔آپ نے فرمایا:"ابوذر! کیا تم نے اسے اس کی ماں کی وجہ سے عار دلائی؟ تم میں ابھی جاہلیت کی ایک خصلت باقی ہے۔"(متفق علیہ)

عام طور پر تحائف کے لین دین میں جذبات کو ٹھیس پہنچنے کا اندیشہ رہتا ہے۔کبھی تحفہ ہمارے معیار کا نہیں ہوتا، کبھی ہمارے کام کا نہیں ہوتا۔اس سلسلہ میں اسلام پہلی ہدایت یہ دیتا ہے کہ تحفہ کا لین دین کیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے، رشتہ مضبوط ہوتے ہیں۔تَهَادَوْا تَحَابُّوا (الادب المفرد للبخاری) دوسری ہدایت یہ دی کہ کسی بھی تحفہ کو حقیر نہ سمجھو۔نبیؐ نے ایک مرتبہ خواتین کو مخاطب کر کے فرمایا:''اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کے لیے کسی تحفے کو حقیر نہ سمجھے، اگرچہ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو۔"(متفق علیہ)

انسان کے جذبات کو ٹھیس اس وقت بھی لگتی ہے جب کوئی اس سے اونچی آواز اور ترش لہجہ میں بات کرتا ہے۔اسی لیے اسلام نے نرم لہجہ اختیار کرنے، اچھی بات بولنے اور مخاطب کے ساتھ حکمت سے کام لینے کی تلقین کی۔فرمایا: آواز میں اعتدال میں رکھو، اس لیے کہ سب سے کریہہ آواز گدھے کی ہے ۔وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ (سورۃ لقمان: 19)، یہاں تک کہ اگر اللہ کی طرف بھی بلانا ہو اور تمہارا پیغام سراسر حق بھی ہو، سامنے والا کھلی گمراہی اور کفر میں مبتلا ہو تب بھی حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی طرف بلایا جائے اور بھلے طریقے سے بات کی جائے۔(سورۃ النحل: 125) حضرت موسیٰ و ہارونؑ کو فرعون تک سے نرمی کے ساتھ بات کرنے کا حکم دیا گیا:"اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا، شاید وہ نصیحت قبول کر لے یا اللہ سے ڈر جائے۔(طٰہٰ: 44) غم کے ماروں کو تسلی دینا، رونے والوں کے آنسو پونچھنا، دکھیاروں کے جذبات کا احساس کرنا بھی اسلام کی تعلیم ہے۔مریض کی عیادت کا حکم، جنازے میں شرکت کی تاکید، پسماندگان سے اظہارِ تعزیت، میت کے اہل خانہ کے لیے تین دن تک کھانے کا نظم کرنے کی ترغیب اسی تعلیم کا حصہ ہے۔نبی اکرمؐ ایسا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔آپ کا خادم جو یہودی لڑکا تھا، بیمار ہوا تو آپ اسے دیکھنے گئے، مشہور واقعہ ہے کہ آپ کے جسم اطہر پر کوڑا ڈالنے والی عورت جب بیمار ہوئی تو آپ نے اس کی عیادت کی۔آپ بچوں اور عورتوں کا بھی خاص خیال رکھتے تھے۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ میرے ایک چھوٹے بھائی تھے جن کی ایک چڑیا تھی۔وہ مرگئی تو بچہ غمگین ہو گیا۔رسول اللہ ﷺ جب تشریف لاتے تو اس کے پاس بیٹھتے، اس سے پیار کرتے اور مسکرا کر فرماتے:"یا أبا عمیر، ما فعل النغیر؟""اے ابو عُمیر! تمہاری چڑیا کا کیا ہوا؟"(متفق علیہ) حضرت صفیہؓ ایک سفر میں اونٹ سے اترتے ہوئے کسی بات پر رونے لگیں۔آپؐ فوراً ان کے پاس تشریف لائے، اپنے دستِ مبارک سے ان کے آنسو پونچھے اور انہیں تسلی دی۔اسلام نے صرف عزیزوں ہی نہیں بلکہ اجنبی انسانوں کے احساسات کا بھی خیال رکھا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''مسکرا کر اپنے بھائی سے ملنا بھی صدقہ ہے۔''(سنن ترمذی) کیونکہ ایک خندہ پیشانی کبھی کبھی کسی ٹوٹے ہوئے دل کے لیے دوا بن جاتی ہے۔آپؐ کا معمول تھا کہ بچوں کو خود سلام کرتے، انھیں گود میں اٹھاتے، یہاں تک کہ حضرت حسن و حضرت حسین تو نماز کے دوران حالت سجدہ میں آپؐ کی پیٹھ پر سوار ہوجاتے اور ان کی خاطر سجدہ طویل کر دیتے، اسی طرح کسی بچے کی رونے آواز سن کر آپ دوران امامت نماز مختصر کر دیتے تاکہ بچے اور اس کی ماں کے جذبات کو ٹھیس نہ پہنچے۔

اسلام انسان کے جذبات کا اس حد تک خیال رکھتا ہے کہ بغیر اجازت کسی گھر میں جانے سے منع کرتا ہے، معلوم نہیں کہ صاحب خانہ کس حال میں ہو، یہاں تک کہ اگر صاحب خانہ اندر آنے کی اجازت نہ دے اور واپس جانے کو کہہ دے تو واپس چلا جائے۔اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور ان کے رہنے والوں کو سلام نہ کر لو۔یہی تمہارے لیے بہتر ہے، تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔پھر اگر وہاں کوئی نہ ملے تو بھی اس وقت تک اندر داخل نہ ہو جب تک تمہیں اجازت نہ دے دی جائے۔اور اگر تم سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلے جایا کرو، یہی تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے، اور اللہ تمہارے اعمال کو خوب جاننے والا ہے۔"(النور: 27-28)

اس نے نابالغ بچوں اور غلاموں تک کو تین اوقات میں بغیر اجازت خواب گاہوں میں داخل ہونے کی ممانعت فرمائی۔ان اوقات میں عام طور پر انسان اپنی ازواج کے ساتھ کپڑے اتار کر سوتا اور آرام کرتا ہے۔"اے ایمان والو! تمہارے غلام اور تمہارے وہ بچے جو ابھی بالغ نہیں ہوئے، وہ تین اوقات میں تم سے اجازت لے کر آیا کریں: فجر کی نماز سے پہلے، دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اتار دیتے ہو، اور عشاء کی نماز کے بعد۔یہ تمہارے لیے پردے کے تین اوقات ہیں۔"(النور: 58) اسی طرح آپ کی کسی کے گھر دعوت ہو، تو اسلام کی تعلیم ہے کہ آپ وہاں اپنے ساتھ کسی ایسے شخص کو نہ لے جائیں جس کی دعوت نہ ہو، اگر لے جانا بھی ہو تو پہلے میزبان سے اس کا نام لے کر اجازت لے لیں، کیا معلوم میزبان کے گھر کھانے کا نظم کم ہو اور مہمان کے اضافہ سے اس کی عزت نفس داؤں پر لگ جائے۔ایک مرتبہ نبی ﷺ کی اپنے بعض اصحاب کے ساتھ ایک جگہ دعوت تھی، آپ وہاں جا رہے تھے کہ راستے میں ایک صحابی اور مل گئے، وہ بھی آپؐ کے ساتھ ہو لیے، آپ جب میزبان کے گھر پہنچے تو آپؐ نے فرمایا:"یہ شخص ہمارے ساتھ آ گیا ہے، اگر آپ چاہیں تو اسے اجازت دے دیں، اور اگر چاہیں تو یہ واپس چلا جائے۔" میزبان نے عرض کیا:''یا رسول اللہ! میں نے اسے اجازت دے دی۔"(متفق علیہ)

اسلام نے صرف مسلمانوں ہی نہیں بلکہ غیر مسلموں کے جذبات کے احترام کی بھی تعلیم دی ہے۔اسی لیے قرآن مجید نے ان کے معبودوں کو برا بھلا کہنے سے بھی منع فرمایا، تاکہ ردِعمل میں وہ جہالت اور عداوت کی بنا پر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی نہ کریں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں انہیں برا نہ کہو، ورنہ وہ بھی جہالت میں حد سے بڑھ کر اللہ کو برا کہیں گے۔"(الانعام: 108) یہی وجہ ہے کہ برصغیر، خصوصاً بھارت کی متعدد ریاستوں میں مسلمانوں نے اپنے غیر مسلم ہم وطنوں کے مذہبی جذبات کے احترام میں گائے کے ذبیحہ سے اجتناب کیا اور اسے اپنے اوپر ممنوع قرار دے لیا، حالانکہ شریعت نے اس کا گوشت حرام قرار نہیں دیا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام جہاں اپنے عقائد پر ثابت قدم رہنے کی تعلیم دیتا ہے، وہیں دوسروں کے جذبات کے احترام اور معاشرتی ہم آہنگی کو بھی بڑی اہمیت دیتا ہے۔

سماج میں ایک طبقہ جس کو لوگ حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، وہ یتیموں کا طبقہ ہے۔آج بھی ہمارے معاشرے میں یتیموں کے ساتھ وہ حسن سلوک نہیں ہوتا جس کی تعلیم ہمیں دی گئی ہے۔حکم دیا گیا کہ یتیموں پر ظلم نہ کیا جائے: فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ (الضحیٰ: 9) یتیم کا مال نہ ہڑپا جائے۔اللہ تعالیٰ کی طرف سے متنبہ کیا گیا:"اور یتیموں کے مال اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ، بے شک یہ بہت بڑا گناہ ہے۔"(سورۃ النساء: 2) بلکہ بزبان رحمت للعالمین اعلان ہوا کہ یتیم کی کفالت کرو تم میرے ساتھ جنت میں ایسے رہو گے (پھر آپ نے شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا۔)(بخاری) ایک شخص نے حضورؐ سے دل کی سختی کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا دل نرم ہوجائے تو یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو۔''(مسند احمد)۔

اسلام میں صدقہ دینے کے بعد تکلیف پہنچانے کی ممانعت ہے۔اس لیے کہ غریب کا پیٹ بھر گیا، لیکن اس کا دل ٹوٹ گیا تو کیا ہوگا۔اللہ فرماتا ہے کہ تمہارا صدقہ ضائع ہوگیا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی نگاہ میں روٹی سے زیادہ قیمت انسان کی عزت کی ہے۔اے ایمان والو! احسان جتا کر اور دل آزاری کر کے اپنے صدقات کو ضائع نہ کرو۔(البقرۃ: 264)

رسول اللہ ﷺ نے صرف گھر کے افراد ہی کے جذبات کی حفاظت نہیں فرمائی بلکہ پڑوسیوں کے احساسات کو بھی ایمان کا حصہ قرار دیا۔آپؐ جانتے تھے کہ ایک اچھا پڑوسی نعمت ہے اور برا پڑوسی زندگی کا عذاب۔اس لیے آپ نے فرمایا:''اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں، اللہ کی قسم! وہ مومن نہیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کون؟ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی ایذارسانی سے محفوظ نہ ہو۔(بخاری)۔یہ ایذارسانی زبان سے بھی ہوسکتی ہے، ہاتھ سے بھی، اس کی دھوپ روک کر بھی ہوسکتی ہے اور اس کی طرف پانی گرا کر بھی۔اسلام اس بات سے بھی روکتا ہے کہ پھلوں کے چھلکے باہر نہ پھینکے جائیں مبادا پڑوسی کے بچوں کو وہ پھل میسر نہ ہوں، بچے ضد کریں اور پڑوسی کی مالی حیثیت اس کی متحمل نہ ہو۔نبی ﷺ نے فرمایا:''جب تم پھل خریدو تو اپنے پڑوسی کو بھی اس میں سے ہدیہ دو۔اگر ایسا نہ کرسکو تو اسے چھپا کر گھر میں لے جاؤ، اور تمہارا بچہ اسے لے کر باہر نہ نکلے کہ اس سے پڑوسی کے بچے کو رنج پہنچے۔(المعجم الکبیر للطبرانی)

اسلام نے مجلس میں بھی ایک دوسرے کے جذبات کے احترام کی تعلیم دی ہے۔حکم دیا گیا:۔اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو، اللہ تمہارے لیے کشادگی پیدا فرمائے گا۔(سورۃ المجادلہ: 11) مجلس میں سرگوشیاں نہ کرو کیونکہ اس سے دوسروں کے دل میں بدگمانی یا رنج پیدا ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں، کیونکہ اس سے وہ غمگین ہوتا ہے۔(بخاری) ایک دوسرے کے کاندھے پر سے نہ گذرو۔ایک شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''بیٹھ جاؤ، تم نے لوگوں کو تکلیف دی ہے اور دیر بھی کر دی ہے۔(نسائی، ابوداؤد)

رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں احساسات کی حفاظت کا ایک نہایت دلکش واقعہ حضرت زاہر بن حرامؓ کا ہے۔وہ دیہات میں رہتے تھے، شکل وصورت کے اعتبار سے زیادہ پرکشش نہ تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ انہیں بے حد چاہتے تھے۔ایک دن وہ بازار میں کوئی چیز بیچ رہے تھے۔رسول اللہ ﷺ خاموشی سے ان کے پیچھے تشریف لائے، محبت سے انہیں اپنی بانہوں میں لے لیا اور مزاح کے انداز میں فرمایا: کون ہے جو اس غلام کو خریدے گا؟ حضرت زاہرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر تو آپ مجھے بہت سستا پائیں گے۔آپؐ نے فوراً فرمایا:''نہیں، بلکہ اللہ کے نزدیک تم بہت قیمتی ہو۔(مسند احمد)

ایک جملہ انسان کو عمر بھر کے لیے بدل دیتا ہے۔اگر رسول اللہ ﷺ صرف مزاح پر اکتفا فرماتے تو شاید حضرت زاہرؓ کے دل میں اپنی ظاہری شکل کے حوالے سے کوئی خلش پیدا ہوجاتی، لیکن آپ نے فوراً اس احساس کی تلافی فرمائی اور انہیں بتایا کہ انسان کی اصل قیمت چہرے سے نہیں بلکہ اللہ کے نزدیک اس کے مقام سے ہوتی ہے۔آج ہماری زبانیں کتنی آسانی سے لوگوں کو بدصورت، ناکام، نالائق یا بیکار کہہ دیتی ہیں، مگر ہمیں اندازہ نہیں ہوتا کہ یہ الفاظ کسی دل میں کتنی گہری چوٹ لگا سکتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے صرف لوگوں کو ہنسانا نہیں سکھایا، بلکہ یہ بھی سکھایا کہ تمہارا مذاق بھی کسی کی عزتِ نفس پر بوجھ نہ بنے۔اسلام میں انسان کی عزتِ نفس، جذبات اور احساسات کو غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے۔اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے، اس لیے کسی بھی شخص کی تذلیل کرنا یا اس کے دل کو دکھانا سنگین گناہ ہے۔اسلام رنگ، نسل یا مذہب کی تفریق کے بغیر ہر انسان کی عزت کا حکم دیتا ہے۔قرآنی فرمان: اللہ تعالیٰ نے قرآن میں واضح فرمایا کہ ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔ہر انسان کی جان، مال اور عزت کا تحفظ اسلامی ریاست اور معاشرے کی ذمہ داری ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے حج کا دن اور مکہ کا شہر محترم ہے۔اسلام صرف ظاہری حقوق کی ادائیگی کا نام نہیں، بلکہ یہ دوسروں کے پوشیدہ جذبات کا خیال رکھنا بھی سکھاتا ہے۔قرآن پاک میں حکم ہے کہ لوگوں سے اچھی اور نرم زبان میں بات کرو۔کسی کا مذاق اڑانا، طعنہ دینا، یا برے القاب سے پکارنا شدید ممنوع ہے۔اگر کسی سائل کو دینے کے لیے کچھ نہ ہو، تو اسے جھڑکنے کے بجائے نرمی سے معذرت کرنے کا حکم ہے۔صدقہ دے کر احسان جتانے یا تکلیف پہنچانے سے نیکیاں ضائع ہوجاتی ہیں۔نبی کریم ﷺ نے روزمرہ کے معاملات میں لوگوں کے احساسات کا اس حد تک خیال رکھا کہ اس کی مثال دنیا کے کسی قانون میں نہیں ملتی۔اگر تین لوگ موجود ہوں، تو دو کو آپس میں تیسرے کو چھوڑ کر کانا پھوسی کرنے سے منع کیا گیا ہے، تاکہ تیسرے شخص کو اجنبیت یا برائی کا احساس نہ ہو۔مہمان کے سامنے سے کھانا اس وقت تک نہ اٹھایا جائے جب تک وہ پیٹ نہ بھر لے۔نماز کو لمبا کرنے والے اماموں کو حکم دیا گیا کہ وہ پیچھے موجود بوڑھوں، بیماروں اور بچوں کا خیال رکھ کر نماز مختصر کریں۔

والدین سے بچوں کا رشتہ سب سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔بچے والدین کے جسم کا حصہ ہوتے ہیں۔عام طور پر والدین تو اپنے بچوں کے جذبات و احساسات کا خیال رکھتے ہیں، ان کی ضروریات ہی نہیں خواہشات کی تکمیل کے لیے جی جان لگا دیتے ہیں لیکن بچے جوان ہوجاتے ہیں اور والدین بوڑھے، تو اکثر بچے اپنے والدین کے جذبات کا خیال نہیں رکھتے۔اسلام نے تعلیم دی کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا (الاسراء: 23) ان کا شکریہ ادا کیا جائے، وَأَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ (لقمان: 14)، انھیں اف تک نہ کہا جائے، انھیں جھڑکا نہ جائے، فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا (الاسراء: 23) ان سے نرم بات کی جائے۔وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا (الاسراء: 23) ان کے لیے دعا کی جائے۔وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا (الاسراء: 24)'': اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما، جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھے پالا پوسا۔'' اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دلوں کو محبت، رحم، عفو، درگزر اور حسنِ اخلاق سے آراستہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے، تاکہ ہم نہ صرف اچھے مسلمان بن سکیں بلکہ ایسے انسان بھی بن سکیں جن سے دوسروں کو سکون، اعتماد اور محبت کا احساس ملے۔آمین۔

خیال خاطر احباب چاہیے ہردم
انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو

اسلام نے مجلس میں بھی ایک دوسرے کے جذبات کے احترام کی تعلیم دی ہے۔حکم دیا گیا:۔اے ایمان والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کر دیا کرو، اللہ تمہارے لیے کشادگی پیدا فرمائے گا۔(سورۃ المجادلہ: 11) مجلس میں سرگوشیاں نہ کرو کیونکہ اس سے دوسروں کے دل میں بدگمانی یا رنج پیدا ہوتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم تین آدمی ہو تو دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی نہ کریں، کیونکہ اس سے وہ غمگین ہوتا ہے۔(بخاری) ایک دوسرے کے کاندھے پر سے نہ گذرو۔ایک شخص جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''بیٹھ جاؤ، تم نے لوگوں کو تکلیف دی ہے اور دیر بھی کر دی ہے۔(نسائی، ابوداؤد) رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں احساسات کی حفاظت کا ایک نہایت دلکش واقعہ حضرت زاہر بن حرامؓ کا ہے۔وہ دیہات میں رہتے تھے، شکل وصورت کے اعتبار سے زیادہ پرکشش نہ تھے، لیکن رسول اللہ ﷺ انہیں بے حد چاہتے تھے۔ایک دن وہ بازار میں کوئی چیز بیچ رہے تھے۔رسول اللہ ﷺ خاموشی سے ان کے پیچھے تشریف لائے، محبت سے انہیں اپنی بانہوں میں لے لیا اور مزاح کے انداز میں فرمایا: کون ہے جو اس غلام کو خریدے گا؟ حضرت زاہرؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! پھر تو آپ مجھے بہت سستا پائیں گے۔آپؐ نے فوراً فرمایا: نہیں، بلکہ اللہ کے نزدیک تم بہت قیمتی ہو۔(مسند احمد)

غزل

ہر قدم پر نت نئے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں لوگ دیکھتے
ہی دیکھتے کتنے بدل جاتے ہیں لوگ کس لیے کیجے کسی گم

گشتہ جنت کی تلاش جب کہ مٹی کے کھلونوں سے بہل جاتے
ہیں لوگ کتنے سادہ دل ہیں اب بھی سن کے آواز جرس پیش و

پس سے بے خبر گھر سے نکل جاتے ہیں لوگ اپنے سائے
سائے سر نہوڑائے آہستہ خرامی جانے کس منزل کی جانب

آج کل جاتے ہیں لوگ شمع کے مانند اہل انجمن سے بے
نیاز اکثر اپنی آگ میں چپ چاپ جل جاتے ہیں

لوگ شاعر ان کی دوستی کا اب بھی دم بھرتے ہیں آپ ٹھوکریں
کھا کر تو سنتے ہیں سنبھل جاتے ہیں لوگ

حمایت علی شاعر

رشیدہ منصوری نئے عہد کی معروف نقاد!

یہ بحث ایک مدت سے چل رہی ہے کہ تخلیق پہلے ہے یا تنقید اور یہ سوال بھی اسی بحث کا حصہ ہے کہ کیا تنقید تخلیقی سطح پر لکھی جاسکتی ہے؟ مذکورہ بحث اور اس سے متعلقہ سوال میرے خیال میں محض وقت کا ضیاع ہے اور کچھ نہیں کیوں کہ سچی بات تو یہ ہے کہ تنقید کی اصل روح کو ہمارے یہاں بہت کم تنقید لکھنے والوں نے سمجھا ہے۔پاکستان میں چند ایک نام چھوڑ کر جن میں ڈاکٹر وزیر آغا، جناب سلیم احمد اور جناب سہیل احمد خاں کا نام زیادہ نمایاں ہے۔جناب احمد ندیم قاسمی نے بھی جس قدر تنقید لکھی ہے انہوں نے بھی تنقیدی قواعد وضوابط اگر کوئی ہیں تو انہیں بعضاً مدِنظر رکھا ہے۔یہ تمام حضرات نہ صرف تنقید کو سمجھے بل کہ تنقید کے بنیادی اصولوں کو بھی وضع کرتے چلے گئے۔اسی طرح ہندوستان میں جناب شمس الرحمن فاروقی، جناب گوپی چند نارنگ، جناب شمیم حنفی اور جناب فراق گورکھپوری زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آئے اور ان لوگوں نے بہت حد تک اپنے ذاتی نظریات اور تعصبات سے ہٹ کر تخلیقات کو اہمیت دی اور انہیں ڈی کوڈ کیا۔تنقید کے معاملے میں نئے اور نوجوان تنقید نگاروں میں اس وقت محترمہ رشیدہ منصوری (بھارت) کا نام زیادہ نمایاں ہوکر سامنے آ رہا ہے اور ان کا تنقیدی رویہ نہ صرف متوازن ہے بل کہ محترمہ رشیدہ منصوری کا انداز۔نگارش یا بات کرنے کا انداز نہایت مہذب اور سلیقہ مند ہونے کے ساتھ ساتھ غیر جانب دار بھی ہے۔تنقید کا سب سے بڑا اور اہم اصول بھی یہی ہے کہ تنقید لکھنے والا کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر اور اپنے نظریات کو ایک طرف رکھ کر صرف تخلیق کے نشیب و فراز اور تخلیق کار کے رویے کا جائزہ لے، اگرچہ یہ کام مشکل اور محنت طلب ہے لیکن محترمہ رشیدہ منصوری کے ہاں یہ رویہ فروغ پاتا نظر آتا ہے۔ہمارے ہاں تنقید کے سلسلے میں گروہ بندیوں کا رواج بھی اہم ہے اور پھر تنقید لکھنے والے اپنے اپنے پسندیدہ تخلیق کار (وہ شاعر ہو، ادیب ہو یا پھر افسانہ نگار) کے لئے اپنے بازو کشادہ اور قلم کو متحرک رکھتے ہیں۔یہ روایت بڑے عرصے سے چلی آ رہی ہے اور اس رویے کو تنقید نگاری نہیں محض تحسین نگاری کے زمرے میں رکھ کر دیکھا جاسکتا ہے۔انہی روایات کے آئینے میں جو چہرہ روشن خدوخال کے ساتھ دکھائی پڑتا ہے اور اپنے کام۔سے کام رکھ کر کسی بھی متوازن تجزیہ پیش کرنے میں کامیاب نظر آتا ہے بلاشبہ وہ چہرہ محترمہ رشیدہ منصوری کا ہے۔رشیدہ منصوری کا ایک امتیاز یہ بھی ہے کہ انہوں نے تنقید کی کلاسیکی روایت کو نہ صرف آگے بڑھایا ہے بل کہ اس عہد میں لکھی جانے والی شاعری، افسانے یا دوسری نثری تخلیقات کو اس کے سیاق وسباق میں رکھ کر دیکھنے کی کوشش کی ہے۔میں نے جناب اشرف جاوید کے نئے شعری مجموعہ" پیمان سے خالی شام" کے دیباچے پر بات کرتے ہوئے اپنے کالم میں لکھا تھا کہ کیا ہم اس نئے عہد کے ادب یا شاعری کو پہلے سے طے شدہ فریم ورک میں رکھ کر دیکھ سکتے ہیں؟ تو اس کا جواب بھی میں نے خود ہی فراہم کر دیا تھا کہ بعضاً نہیں۔میں کوئی با قاعدہ نقاد تو نہیں ہوں بس قدرت نے مجھے اتنی سمجھ بوجھ ضرور دے رکھی ہے کہ میں تخلیقات کو ان کے اصل تناظر میں دیکھنے کی بھرپور کوشش کرتا ہوں۔میری اس رائے سے دوستوں کو اختلاف بھی ہوسکتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کی سچائی سے انکار اگر ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ہر عہد کا تخلیق کار اپنے زمانے کے حساب سے سوچتا اور لکھتا ہے اور پھر اس کی جانچ پڑتال کے لئے بھی ہمارے نقاد کو اسی زاویہ نگاہ سے ادب کا جائزہ لینا ہوتا ہے۔اس رویے میں اگر جھول نظر آئے تو نہ ہم تخلیق کو سمجھ پائیں گے اور نہ اس پر کیا گیا تبصرہ یا اس تخلیق کا تجزیہ ہمیں سمجھ آئے گا۔یہ ایک ایسی بات ہے جو فی زمانہ تنقید نگاروں میں بہت کم دکھائی پڑتی ہے لیکن محترمہ رشیدہ منصوری اس بات سے مبرا دکھائی دیتی ہیں، شائد اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ نئے زمانے کی نقاد ہے تخلیقات کو ان کے پس منظر اور پیش منظر میں دیکھنے کی عادی ہے پھر جدید علوم سے بھی اسے واقفیت ہے، وہ استعارہ اور تشبیح کو بھی بہ خوبی جانتی ہیں اور ان دونوں میں جو باریک سا فرق ہے اس کا احساس بھی اسے بعضاً ہے۔رہا سوال یہ کہ تنقید تخلیقی سطح پر لکھی جاسکتی ہے تو میرا جواب اس سلسلے میں دو طرح سے ہے۔پہلی بات تو یہ ہے کہ تخلیق اول ہے اور تنقید اس کے بعد وجود میں آتی ہے یعنی آدم کا وجود ہوگا تو اس کی بابت سوالات اٹھائے جائیں گے ورنہ خاموشی تو ایک عرصے سے پوری فضا پر محیط تھی، یہی حال تخلیق کار اور نقاد کا ہے۔تخلیق کچھ کچھ الہامی صورت اختیار کر لیتی ہے جب کہ تنقید محض بیانیہ بن کر رہ جاتی ہے اور یہی بیانیہ ہی تنقید کی اصل روح ہے۔دوسری بات یہ ہے کہ نقاد اپنے بیانیے کو اگر شعری وسائل کے ساتھ بیان کر پائے اور اپنی دلیل کو مہذب اور وقار کے ساتھ قاری تک لے جائے اور اس کا یہ بیانیہ زبان کی اعلیٰ ترین سطح پر ہو تو اس کی تحریر کو تخلیقی سطح پر بھی قبول کیا جاسکتا ہے لیکن ایسا ہوتا کم ہے۔اس کی مثال ہمیں صرف جناب محمد حسین آزاد کے ہاں نظر آتی ہے۔تنقید چوں کہ بذات۔خود ایک رویہ ہے اور کسی بھی شعری یا نثری تخلیق کے بارے میں پروان چڑھتا ہے اس لئے اسے محض تخلیقی سطح سے منسوب کر دینا مناسب نہیں ہے کیوں کہ تخلیق اختراع ہے اور تنقید اس کے خدوخال کا جائزہ۔تنقید کے مروجہ رویوں اور روایات کو باہم ملا کر دیکھا جائے تو ایک بات سامنے آتی ہے کہ کسی بھی اچھے نقاد کے لئے کسی بھی تخلیق کو سمجھنا اس کی غایت کو جاننا اشد ضروری ہے کیوں کہ اس کے بغیر قلم اس کی خوبی اور خامی تحریر کرنے سے قاصر نظر آتا ہے۔اس بحث کے تناظر میں محترمہ رشیدہ منصوری کا کام اور اس کا تنقیدی رویہ ہمیں موجودہ عہد میں لکھے جانے والے ادب اور شعر کی تفہیم کے لئے در کھولتا دکھائی دیتا ہے اور کسی بھی تنقید نگار کی کامیابی کی یہی صورت ہے کہ وہ نئے عہد میں تخلیق پانے والے ادب کو نئے فریم ورک میں دیکھنے کی کوشش کرے اور اگر کوئی نیا فریم ورک نہیں ہے تو اسے نئے سرے سے ترتیب دینے کی کوشش کرے۔محترمہ رشیدہ منصوری ایک ہونہار تنقید نگار ہے اور وہ تنقید کے لئے نئے فریم ورک کی ضرورت کو بھی بہ خوبی سمجھتی ہیں۔اپنا راستہ بھی نئے زمانے، نئے ادب اور نئے علوم کی روشنی میں طے کرتی نظر آتی ہے۔دل کی گہرائیوں سے میری تمام دعائیں اس کے ساتھ ہیں۔اللہ کرے کہ اس کا سفر رائیگاں نہ جائے۔رشیدہ منصوری جدید اردو ادب کے ابھرتے ہوئے ادبی منظر نامے میں ایک ابھرتی ہوئی معتبر نقاد اور سب ایڈیٹر کے طور پر جانی جاتی ہیں۔ان کا تعلق بھارت کی ریاست مغربی بنگال کے تاریخی شہر ہوڑہ سے ہے۔وہ نئے عہد کے ادبی مباحث اور تنقیدی شعور میں اپنی گہری اور سنجیدہ قرأت کی وجہ سے ادبی حلقوں میں تیزی سے اپنی پہچان بنا رہی ہیں۔شاعری کا گہرا مطالعہ: رشیدہ منصوری اردو غزل کی روایت اور جدید نظموں کے پوشیدہ پہلوؤں پر تفصیلی گفتگو کرتی ہیں۔وہ اشعار میں موجود اختصار، سکوت اور غیر بیانیہ گہرائی کو عام قارئین کے لیے واضح کرتی ہیں۔ان کی تنقید صرف تکنیکی خامیوں تک محدود نہیں ہوتی، بلکہ وہ تخلیق کار کے داخلی جذبے اور جمالیاتی رویوں کا احاطہ کرتی ہے۔حال ہی میں ادبی دنیا میں ان کی بطور سب ایڈیٹر تقرری کو اردو ادب کے فروغ کے لیے ایک بہترین اور نیک فال قدم قرار دیا گیا ہے۔وہ نئے عہد کے لکھنے والوں کی تحریروں پر معروضی نظر ڈال کر ان کی تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ان کا اندازِ تحریر روایتی، بوجھل اور پیچیدہ اصطلاحات سے پاک ہوتا ہے تاکہ نئی نسل ادب سے جڑ سکے۔متوازن رویہ: وہ ادبی فن پاروں کو پرکھتے وقت کسی تعصب کا شکار نہیں ہوتیں، بلکہ متن کی بنیاد پر اس کا جائزہ لیتی ہیں۔

آٹو میں بٹھا کر لوٹنے والے گروہ کا پردہ فاش، دو ملزمان گرفتار

نوئیڈا پولیس نے آٹو میں سواریاں بٹھا کر سنسان مقام پر لوٹنے والے گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے ۲ ملزمان کو گرفتار اور ایک نابالغ کو تحویل میں لے لیا

نوئیڈا: نوئیڈا کے سیکٹر 63 تھانے کی پولیس نے آٹو میں سواریاں بٹھا کر انہیں سنسان مقامات پر لے جا کر لوٹنے والے ایک گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے دو ملزمان کو گرفتار کر لیا، جبکہ ایک نابالغ کو تحویل میں لے لیا گیا ہے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے لوٹا گیا موبائل فون، 2250 روپے نقد، واردات میں استعمال ہونے والا آٹو اور ایک غیر قانونی چاقو بھی برآمد کر لیا ہے۔ پولیس نے ملزمان کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت قانونی کارروائی شروع کر دی ہے اور گروہ کے دیگر ممکنہ ارکان کی تلاش بھی جاری ہے۔ پولیس کے مطابق یہ واردات 24 اور 25 جون کی درمیانی شب پیش آئی تھی۔ متاثرہ شخص نے سیکٹر 63 تھانے میں شکایت درج کرائی کہ تین نامعلوم نوجوانوں نے اسے بروالا جانے کا بہانہ بنا کر آٹو میں بٹھایا۔ اس کے بعد ملزمان اسے پرتھلا پل سے سیکٹر 80 کی جانب سروس روڈ پر واقع ایک سنسان مقام پر لے گئے، جہاں اس کے ساتھ مار پیٹ کی گئی اور اس سے موبائل فون اور ایک ہزار روپے نقد لوٹ لیے گئے۔ شکایت کے مطابق ملزمان نے صرف نقدی اور موبائل پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ متاثرہ کے موبائل فون کا استعمال کرتے ہوئے اس کے بینک کھاتے سے آن لائن رقم بھی منتقل کر لی۔ شکایت درج ہونے کے بعد پولیس نے مقدمہ قائم کر کے تفتیش شروع کی اور مقامی خفیہ معلومات کی بنیاد پر کارروائی کرتے ہوئے منگل کے روز بی ون چوراہے کے قریب بند پٹرول پمپ کی طرف جانے والی سروس روڈ سے دو ملزمان کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ملزمان کی شناخت دانش ملک، عمر انیس برس، اور چندن شرما، عمر ستائیس برس، کے طور پر ہوئی ہے، جبکہ ان کے ساتھ شامل ایک نابالغ کو بھی تحویل میں لے لیا گیا۔ پولیس کی پوچھ گچھ کے دوران ملزمان نے اعتراف کیا کہ چندن شرما پہلے چائے کی دکان چلاتا تھا جبکہ دانش ملک رات کے وقت آٹو چلاتا تھا۔ دونوں نے منصوبہ بندی کے تحت ایسے مسافروں کو نشانہ بنانا شروع کیا جو رات کے وقت تنہا سفر کر رہے ہوتے تھے۔ ملزمان پہلے مسافروں کو منزل تک پہنچانے کا یقین دلاتے، پھر انہیں سنسان علاقے میں لے جا کر موبائل فون، نقد رقم اور دیگر قیمتی سامان لوٹ لیتے تھے۔ اس کے بعد متاثرہ کو وہیں چھوڑ کر فرار ہو جاتے اور لوٹی گئی رقم آپس میں تقسیم کر لیتے تھے۔ پولیس نے ملزمان کے قبضے سے لوٹا گیا موبائل فون، دو ہزار دو سو پچاس روپے نقد، ایک غیر قانونی چاقو اور واردات میں استعمال ہونے والا آٹو برآمد کر لیا ہے۔ پولیس نے آٹو کو موٹر وہیکل ایکٹ کی متعلقہ دفعات کے تحت ضبط کر لیا ہے۔ تفتیش کے دوران یہ بھی معلوم ہوا کہ دونوں گرفتار ملزمان کا مجرمانہ ریکارڈ پہلے سے موجود ہے۔ چندن شرما کے خلاف غازی آباد اور گوتم بدھ نگر کے مختلف تھانوں میں چوری، لوٹ، اسلحہ ایکٹ اور گینگسٹر ایکٹ کے تحت متعدد مقدمات درج ہیں، جبکہ دانش ملک کے خلاف بھی سیکٹر 63 تھانے میں لوٹ اور چوری کے کئی مقدمات پہلے سے درج ہیں۔ سیکٹر 63 پولیس کا کہنا ہے کہ اس گروہ کے دیگر ارکان اور اسی نوعیت کی مزید وارداتوں میں ان کے ملوث ہونے کے پہلوؤں کی بھی باریک بینی سے جانچ کی جا رہی ہے۔ نوئیڈا کے سیکٹر 63 تھانے کی پولیس نے آٹو میں سواریاں بٹھا کر لوٹنے والے ایک شاطر گروہ کا پردہ فاش کرتے ہوئے دو ملزمان کو گرفتار کیا ہے، جبکہ ان کے ایک نابالغ ساتھی کو تحویل میں لیا ہے۔ یہ کارروائی خفیہ معلومات اور لوکل انٹیلی جنس کی بنیاد پر بی-1 چوراہے کے پاس سروس روڈ سے کی گئی۔

جیتو پٹواری نے اندور سے بھوپال تک ’سائیکل یاترا‘ کا کیا آغاز

راہل گاندھی کی مہم ’چھاتروں کی گونج‘ کے تحت منعقدہ اس پروگرام کی قیادت جیتو پٹواری خود کر رہے ہیں

مدھیہ پردیش کانگریس کے ذریعہ اندور سے بھوپال تک ایک خصوصی ’سائیکل یاترا‘ کا آج سے آغاز کیا گیا ہے۔ یہ یاترا نیٹ۔ یو جی امتحان میں بے ضابطگی، سی بی ایس ای امتحان میں بے ضابطگی، پیپر لیک اور بڑھتی بے روزگاری جیسے سنگین مسئلوں کے خلاف نکالی جا رہی ہے۔ راہل گاندھی کی مہم ’چھاتروں کی گونج‘ کے تحت منعقدہ اس پروگرام کی قیادت مدھیہ پردیش کانگریس کے ریاستی صدر جیتو پٹواری خود کر رہے ہیں۔ وہ بذات خود سائیکل چلاتے ہوئے 2 دنوں میں اندور سے بھوپال تک کا سفر طے کریں گے۔ اس سائیکل یاترا کا مقصد نوجوانوں کو بیدار کرنا اور ان کے والدین سے رابطہ قائم کرنا ہے۔ یہ سائیکل یاترا آج 14 جولائی کو صبح تقریباً 8 بجے اندور میں دیوی اہلیا یونیورسٹی (ڈی اے وی وی) کے قریب واقع آر این ٹی (رابندر ناتھ ٹیگور) مارگ سے شروع ہوئی۔ قابل ذکر ہے کہ اندور کا یہ علاقہ تعلیمی اداروں کا سب سے بڑا مرکز مانا جاتا ہے۔ کانگریس نے اس مقام کا انتخاب خصوصی طور پر کیا، تاکہ یہاں سے طلباء کی پریشانیوں اور حکومت کی بے ضابطگیوں کی وجہ سے مسلسل ہو رہے پیپر لیک کے معاملے کو لے کر ایک بڑا اور موثر پیغام دیا جا سکے۔ اندور سے بھوپال کے راستے میں آنے والے ہر ضلع سے تقریباً 500 ’سائیکل یاتری‘ اس یاترا میں شامل ہوتے جائیں گے۔ اس طرح سے اندور، دیواس، سیہور اور بھوپال ضلع کو ملا کر مجموعی طور پر 2000 سے زیادہ سائیکل یاتریوں کا ایک بڑا قافلہ تیار ہوگا۔ جیتو پٹواری ان سبھی ساتھی یاتریوں کے ساتھ سائیکل چلاتے ہوئے بھوپال پہنچیں گے۔ اس 2 روزہ یاترا کے لیے اندور سے بھوپال تک ساتھ چلنے والے سائیکل مسافروں کی باضابطہ فہرست تیار کی جائے گی۔ اس پوری مہم میں سیاسی کارکنان کے ساتھ ساتھ اندور کے مشہور سائیکل ریسر گروپ اور مختلف فٹنیس کلبوں کے اراکین بھی حصہ لے رہے ہیں، اور یہ سبھی جیتو پٹواری کے ساتھ بھوپال تک کا سفر طے کریں گے۔ اندور سے شروع ہونے کے بعد آج پہلے دن یاترا ضلع سیہور کے قصبہ اشٹا میں اختتام پذیر ہوگی۔ سبھی یاتری آج رات اشٹا کے گوکل دھام میرج گارڈن میں آرام کریں گے۔ اس کے بعد اگلے دن یعنی 15 جولائی کو کوٹھری قصبے سے اس سائیکل یاترا کے دوسرے مرحلے کی شروعات کی جائے گی۔

بھارت نے آبنائے ہرمز کے ذریعے محفوظ جہاز رانی کی اپیل کا اعادہ کیا

دفاعی نظام آئرن ڈوم ناکام، اسرائیل کے اسٹریٹجک شہروں دیمونا اور عراد پر ایران نے درجنوں بیلسٹک میزائل داغے، بڑے پیمانے پر جانی و مالی نقصان

نئی دہلی: بھارت نے منگل کو آبنائے ہرمز کے ذریعے محفوظ اور بلا روک ٹوک نیویگیشن کے اپنے مطالبے کو دہراتے ہوئے کہا کہ تزویراتی آبی گزرگاہ کے ذریعے تجارت کا آزادانہ بہاؤ دنیا بھر کے ممالک کی اقتصادی اور توانائی کی سلامتی کے لیے ضروری ہے۔ ہفتہ وار میڈیا بریفنگ سے خطاب کرتے ہوئے، وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے کہا کہ نئی دہلی خطے میں امن و استحکام کو یقینی بنانے کیلئے کشیدگی میں کمی اور مذاکرات اور سفارت کاری کی طرف واپسی کی وکالت کرتے ہوئے، مغربی ایشیا میں ہونے والی پیش رفت پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔ ”ہم مغربی ایشیا میں ہونے والی پیشرفت کو قریب سے دیکھ رہے ہیں۔ ہم آبنائے ہرمز کے ذریعے محفوظ اور بلا رکاوٹ نیویگیشن اور تجارت کے بہاؤ پر زور دیتے رہتے ہیں۔ یہ دنیا بھر کے لوگوں کی اقتصادی اور توانائی کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ ہم نے ایران کے ڈپٹی چیف آف مشن کو طلب کرنے کے بعد ایک بیان جاری کیا۔ ہم نے انہیں اپنے گہرے خدشات سے آگاہ کیا، اور ہم نے بھارتی جانوں کے ضیاع کی شدید مذمت کی۔ شہری زخمی ہوئے ہیں، ان میں سے ایک جوڑے شدید زخمی ہیں۔ منگل کو آبنائے ہرمز میں متحدہ عرب امارات کے تجارتی جہازوں پر ایران کے حملے میں ایک ہندوستانی ملاح ہلاک اور کئی دیگر زخمی ہو گئے۔ اس کے بعد، وزارت خارجہ امور نے ایرانی سفارت کاروں کو طلب کیا تھا، بشمول ڈپٹی چیف آف مشن محمد جواد حسینی کو سخت احتجاج درج کرنے کے لیے۔ جیسوال نے کہا، ہم نے اس معاملے پر ایرانی فریق کو اپنا شدید احتجاج پہنچایا، اور کہا کہ یہ حملے جلد سے جلد بند ہونے چاہئیں۔ ساتھ ہی ساتھ کشیدگی میں کمی ہونی چاہیے، اور دونوں فریقین کو مذاکرات کی میز پر آنا چاہیے اور مذاکرات اور سفارت کاری کا راستہ اختیار کرنا چاہیے تاکہ مغربی ایشیا میں امن و استحکام کو یقینی بنایا جا سکے۔ متحدہ عرب امارات کے ٹینکرز مباسا اور الجیہ کو آبنائے ہرمز کے جنوبی راستے سے گزرتے ہوئے دو ایرانی کروز میزائلوں کا نشانہ بنایا گیا۔ پریس بریفنگ میں بات کرتے ہوئے جیسوال نے مزید کہا کہ راتوں رات حملہ کرنے والے دو تجارتی جہازوں میں 30 ہندوستانی بحری جہازوں کا مشترکہ عملہ تھا۔ انہوں نے تصدیق کی کہ ایک حملے میں ایک ہندوستانی اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، جبکہ دوسرے میں نو افراد شدید زخمی ہوئے۔

ویشالی ڈبل قتل معاملہ: رکن پارلیمنٹ پپو یادو نے متاثرہ فوجی کے اہل خانہ سے ملاقات کی

۲۵ ہزار روپے کی مالی امداد؛ کہا معاوضہ اور سرکاری ملازمت کا مطالبہ پارلیمنٹ میں اٹھائیں گے

حاجی پور / بدو پور: ضلع کے بدو پور تھانہ علاقے کے رضا حسن عرف رجاسن گاؤں میں پیش آئے دوہرے قتل کے سنسنی خیز واقعے کے بعد سیاسی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ پورنیہ سے رکنِ پارلیمنٹ پپو یادو متاثرہ فوجی کے گھر پہنچے، جہاں انہوں نے سوگوار اہلِ خانہ سے ملاقات کر کے تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر انہوں نے متاثرہ خاندان کو 25 ہزار روپے کی مالی امداد بھی فراہم کی۔ متاثرہ خاندان سے ملاقات کے بعد رکنِ پارلیمنٹ پپو یادو نے کہا کہ ملک کی حفاظت کرنے والے ایک فوجی کے خاندان کے ساتھ پیش آنے والا یہ واقعہ نہایت افسوسناک اور شرمناک ہے۔ انہوں نے یقین دلایا کہ جیسے ہی پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوگا، وہ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ سے ملاقات کر کے متاثرہ خاندان کے لیے مناسب معاوضہ اور خاندان کے ایک فرد کو سرکاری ملازمت فراہم کرنے کا مطالبہ کریں گے۔ جناب پپو یادو نے اس معاملے پر بہار حکومت کی امن و قانون کی صورتحال پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ ریاست میں مجرموں کے حوصلے مسلسل بلند ہو رہے ہیں اور عام شہری خود کو غیر محفوظ محسوس کر رہے ہیں۔ انہوں نے مرکزی ملزم کے پولیس مقابلے میں زخمی ہونے کے واقعے پر بھی تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ”ہاف انکاؤنٹر جیسی صورتِ حال کیوں پیدا ہو رہی ہے، اس کا جواب حکومت کو دینا چاہیے۔“ واضح رہے کہ بدو پور تھانہ کے تحت رجاسن گاؤں میں راستے سے کیلے کا درخت ہٹانے کے تنازع پر فائرنگ کے دوران فوجی کے والد اور بھائی کو گولی مار کر قتل کر دیا گیا تھا۔ اس معاملے کے مرکزی ملزم جگدیش رائے کو پولیس نے گرفتار کر لیا تھا۔ پولیس کے مطابق، تھانے لاتے وقت ملزم پولیس گاڑی سے کود کر فرار ہونے کی کوشش کرنے لگا اور ایک پولیس اہلکار کا ہتھیار چھین کر فائرنگ کر دی، جس کے بعد پولیس کی جوابی کارروائی میں اس کے دونوں پیروں میں گولیاں لگیں۔ اس بہیمانہ دوہرے قتل کے واقعے پر پورے ضلع میں شدید غم و غصے کی لہر پائی جا رہی ہے۔ اس دوران رکن پارلیمنٹ جناب پپو یادو نے متاثرہ خاندان کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا کہ انصاف دلانے کے لیے وہ اس معاملے کو پارلیمنٹ میں بھی بھرپور طریقے سے اٹھائیں گے۔ رکنِ پارلیمنٹ پپو یادو نے ویشالی ڈبل قتل معاملے کے متاثرہ خاندان سے ملاقات کی ہے اور انہیں ہر ممکن انصاف دلانے کا یقین دلایا ہے۔ بہار کے ضلع ویشالی کے بیدو پور علاقے میں راستے اور زمین کے تنازعہ پر چھٹی پر آئے ایک فوجی جوان جتیندر کمار یادو اور ان کے والد منا ریکا رائے کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ ملاقات: پورنیہ کے رکنِ پارلیمنٹ راجیش رنجن عرف پپو یادو نے ویشالی کے راجاسن گاؤں پہنچ کر سوگوار خاندان سے تعزیت کی۔ انہوں نے شہید فوجی کی بیوی کو سرکاری نوکری دلانے اور ان کی بہن کی تعلیم کے اخراجات میں مدد کا وعدہ کیا۔

پی او کے میں مظاہروں، خواتین اور بچوں کے خلاف بربریت پر بھارت نے پاکستان پر تنقید کی

نئی دہلی: ہندوستان نے منگل کو پاکستان کے زیر قبضہ جموں و کشمیر (پی او جے کے) میں جاری مظاہروں پر پاکستان پر سخت تنقید کرتے ہوئے کہا کہ بدامنی اسلام آباد کے ”غیر قانونی اور زبردستی قبضے“ کے تحت خطے میں دہائیوں سے جاری نظامی استحصال، بنیادی حقوق سے انکار اور انتظامی جبر کا نتیجہ ہے۔ ایک پر شعلہ بیان میں، وزارت خارجہ نے کہا، پاکستان کے زیر قبضہ جموں اور کشمیر میں جاری احتجاج پاکستان کے کئی دہائیوں سے جاری نظامی استحصال، بنیادی حقوق سے انکار، اور اس کے غیر قانونی اور جبری قبضے کے تحت علاقوں میں انتظامی جبر کا براہ راست نتیجہ ہے۔ وزارت خارجہ نے کہا کہ مقامی آبادی کی جائز شکایات کو دور کرنے کے بجائے، پاکستانی ریاست نے پولیس کی حد سے زیادہ بربریت کا جواب دیا، جس میں غیر مسلح خواتین اور بچوں کے خلاف، خوراک اور ادویات سمیت ضروری سامان کو روکنا، انٹرنیٹ بلیک آؤٹ نافذ کرنا، اور غیر مسلح شہریوں کے خلاف مہلک فورس تعینات کرنا شامل ہے۔ اس نے مزید کہا کہ کریک ڈاؤن کے نتیجے میں المناک ہلاکتیں ہوئیں۔ وزارت خارجہ نے مزید کہا، ”ہم توقع کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ عالمی برادری پاکستان کو ان سنگین بدسلوکیوں اور بدسلوکی کے لیے پوری طرح جوابدہ ٹھہرائے گی۔

بھارت کا سماجی تحفظ 64.3 فیصد آبادی کا احاطہ کرتا ہے: منڈاویہ

حیدرآباد: ہندوستان کی سماجی تحفظ کی کوریج 2025 میں ہندوستان کی آبادی کے اندازے کے مطابق 64.3 فیصد تک پہنچ گئی، جس کی حمایت 80 ملین سے زیادہ فعال ای پی ایف او اراکین اور 150 ملین افراد ای ایس آئی سی کے تحت بیمہ شدہ ہیں۔ مرکزی محنت اور روزگار کے وزیر منسکھ منڈاویہ نے کہا کہ مصنوعی ذہانت سے پیداواری صلاحیت، اختراعات اور اقتصادی ترقی کو فروغ دینے کی امید ہے۔ منگل کو حیدرآباد میں برکس ٹریڈ یونین فورم سمٹ-2026 سے خطاب کرتے ہوئے منڈاویہ نے اس بات پر روشنی ڈالی کہ مزدوروں کے حقوق کے تحفظ، صنعتی ہم آہنگی کو مضبوط بنانے اور سماجی انصاف کے ساتھ اقتصادی ترقی کو یقینی بنانے میں ٹریڈ یونینوں نے اہم رول ادا کیا ہے۔ انہوں نے کہا، ”ہماری لیبر کورٹ آفاقی کم از کم اجرت، سماجی تحفظ، روزگار کے خطوط، بہتر پیشہ ورانہ حفاظت اور صحت، اور ڈیجیٹل گورننس کے ذریعے تعاون یافتہ ایک جدید تعمیل نظام کی ضمانت دیتی ہیں۔“ منڈاویہ نے کہا کہ لیبر کورٹس نے پہلی بار گیگ اور پلیٹ فارم ورکرز کو باضابطہ طور پر تسلیم کیا ہے اور ڈیجیٹل اصلاحات کے ذریعے لیبر سیکٹر کو تبدیل کیا ہے۔ ہم نے ملک میں سماجی بہبود فراہم کرنے اور روزگار پیدا کرنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے ایک ڈیجیٹل عوامی بنیادی ڈھانچہ قائم کیا ہے۔ ہمارا ای-شرام پورٹل 317 ملین سے زیادہ غیر منظم کارکنوں کے ساتھ ایک قسم کے قومی ڈیجیٹل ڈیٹا بیس میں سے ایک ہے، انہیں سماجی بہبود کی مختلف اسکیموں سے جوڑتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی روشنی ڈالی کہ ای ایس آئی سی اور ای پی ایف او نے سماجی تحفظ کی کوریج کو وسعت دینے، عمل کو آسان بنانے اور فائدہ اٹھانے والوں اور آجروں دونوں کے لیے خدمات کی فراہمی کو بڑھانے کے مقصد سے اہم اصلاحات کی ہیں۔

مدارس کامرشیل تعلیم کا نظم کر طلبہ کا مستقبل بنا سکتے ہیں روشن: علیم خان

پرتاپ گڑھ (نامہ نگار): مدارس دین کے قلع ہیں، جہاں سے فراغت حاصل کرنے والے طلبہ دین کی خدمات کا انجام دے رہے ہیں، مگر آج بڑھتی ضرورت کے بموجب ملک و بیرونی ملکوں میں روزگار کے نئے نئے مواقع دستیاب ہو رہے ہیں، وہیں ملک کے خصوصی دھارے میں شامل ہونے کے لئے اب دین کے ساتھ عصری و کامرشیل تعلیم کی وقت کی اہم ضرورت ہے، مدارس کامرشیل تعلیم کا نظم کر طلبہ کے روزگار کی راہ ہموار کر سکتے ہیں۔ سیف پروفائر سروس کے بانی و ڈائریکٹر و سماجی خدمتگار علیم خان نے روزگار پر مبنی تعلیم کے متعلق میں بات چیت کرتے ہوئے مذکورہ خیالات کا اظہار کیا۔ سماجی خدمت گار علیم خان نے کہا کہ آج دنیا میں آ رہی نئی نئی تبدیلی کے ساتھ ترقی پر مزید زور دیا جا رہا ہے۔ ایسے میں مدارس کی بھی طلبہ کے مستقبل کی فکر کے ساتھ مختلف شعبہ میں روزگار حاصل کرنے کے لئے طلبہ کو دین کے ساتھ ایسی روزگار پر مبنی تعلیم کی ضرورت ہے، جس سے طلبہ کو تعلیم کی فراغت کے بعد بھٹکنا نہ پڑے۔ انہوں نے کہا کہ کامرسیل تعلیم کی ضمن میں آئی ٹی آئی و دیگر ٹیکنکل تعلیم کا نظم کر مدارس روزگار کے شعبہ میں ایک انقلاب پیدا کر سکتے ہیں۔ مدارس کے طلبہ بہت ذہین ہوتے ہیں، جو طلبہ قرآن حفظ کر سکتا ہے، تو آئی اے ایس، پی سی ایس، انجینئرنگ و طب کے شعبہ میں کامیابی حاصل کرنا اس کے لئے کوئی مشکل نہیں ہے۔ مدارس کے طلبہ اب دین کے ساتھ عصری تعلیم کی جانب راغب ہو رہے ہیں، جس سے مدارس کے طلبہ آئی اے ایس و پی سی ایس و انجینئر طب کے شعبہ میں کامیاب حاصل کر رہے ہیں، مگر یہ تعداد انتہائی قلیل ہے، جس طرح مدارس میں بچے زیر تعلیم ہیں، اس تناسب سے وہ دیگر شعبہ میں آگے نہیں آ رہے ہیں۔ ملک میں پرائیویٹ سیکٹر میں روزگار کے تمام مواقع دستیاب ہیں۔ ملک میں واقع بڑے کچھ مدارس میں تو کامرشیل تعلیم کا نظم ہے، مگر زیادہ تر مدارس میں یہ سہولت دستیاب نہیں ہے، اس لئے ایسے مدارس جو صرف دینی تعلیم تک محدود ہیں، انہیں اپنے یہاں دینی تعلیم کے ساتھ معیاری عصری و کامرشیل تعلیم کا نظم قائم کرنے کی وقت کی ضرورت ہے۔

شمال مشرق خطہ نے وزیر اعظم مودی کی قیادت میں سائنس اور

ٹیکنالوجی کے بنیادی ڈھانچے کی بے مثال توسیع کا مشاہدہ کیا: ڈاکٹر جتیندر سنگھ

نئی دہلی: سائنس اور ٹیکنالوجی، ارتھ سائنسز کے مرکزی وزیر مملکت (آزادانہ چارج) ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے آج کہا کہ شمال مشرق خطہ نے نریندر مودی کی آخری قیادت میں وزیر اعظم کی درشگی کے دوران سائنسی بنیادی ڈھانچے کی بے مثال توسیع کا مشاہدہ کیا ہے۔ سائنسی صلاحیتوں میں قابل ذکر تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ 2014 سے پہلے پورے شمال مشرق میں صرف دو موسمی ریڈار تھے، جن میں صرف ایک میگھالیہ شامل تھا، حالانکہ چیراپنجی میں دنیا کی سب سے زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی تھی۔ آج، خطے میں 13 موسمی ریڈار ہیں۔ اسی طرح، 2014 سے پہلے زلزلہ پیما رصد گاہوں کی تعداد 84 سے بڑھ کر اس وقت 171 ہو گئی ہے، جب کہ خصوصی بجلی کا پتہ لگانے والے اسٹیشن، جو اس خطے میں پہلے موجود نہیں تھے، اب میگھالیہ اور تریپورہ میں قائم کیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ مداخلتیں پورے شمال مشرق میں سائنسی تیاریوں، آفات سے نمٹنے اور ٹیکنالوجی پر مبنی ترقی کو مضبوط بنانے کے لیے حکومت کے مستقل عزم کی عکاسی کرتی ہیں۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے یہ ریمارکس نارتھ ایسٹ سینٹر فار ٹکنالوجی ایپلیکیشن اینڈ ریچ (NECTAR)، شیلانگ میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبہ کے تحت سائنس اور ٹیکنالوجی کے اداروں کی ایک جامع جائزہ میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے کہے۔ میٹنگ کے دوران، ڈی ایس ٹی کے مختلف اداروں کے سربراہان نے شمال مشرقی خطے میں سائنسی تحقیق، اختراع، ٹیکنالوجی کے پھیلاؤ اور صلاحیت کی تعمیر سے متعلق اپنے جاری پروگراموں، اہم کامیابیوں اور مستقبل کے اقدامات کے بارے میں اپ ڈیٹس پیش کیں۔ وزیر نے نیکٹر کی جدید ترین جیو انفارمیٹکس لیبارٹری کا بھی افتتاح کیا اور سائنس دانوں، محققین، طلباء، فائدہ اٹھانے والے کسانوں اور عہدیداروں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے کئی فلیگ شپ ٹیکنالوجی سہولیات کا دورہ کیا۔ ڈاکٹر جتیندر سنگھ نے کہا کہ سائنس اور ٹکنالوجی کو براہ راست عام شہریوں کی زندگیوں میں بہتری لانی چاہیے اور شمال مشرق میں کسانوں، نوجوانوں، کاروباری افراد اور دیہی برادریوں کو فائدہ پہنچانے والی تجربہ گاہوں کی اختراعات کو عملی ٹیکنالوجی میں کامیابی کے ساتھ ترجمہ کرنے کے لیے نیکٹر کی تعریف کی۔ انہوں نے کہا کہ نیکٹار جیسے ادارے سائنسی تحقیق کے فوائد کو نچلی سطح تک پہنچانے کو یقینی بنانے کے لیے اہم آلات بن چکے ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی جمعہ کو پنجاب میں

۲۵۰۰ رکروڑ روپئے کے پروجیکٹوں کا آغاز کریں گے

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی جمعہ (17 جولائی) کو پنجاب کے اپنے دورے کے دوران 2,500 کروڑ روپے سے زیادہ کے کئی ترقیاتی پروجیکٹوں کی نقاب کشائی کریں گے۔ حکام نے بتایا کہ وزیر اعظم کا دورہ ریاست میں صحت کی دیکھ بھال کے اقدامات کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ نئے ریلوے کنیکٹیوٹی پر توجہ مرکوز کرے گا۔ پی ایم ممکنہ طور پر پوسٹ گریجویٹ انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل ایجوکیشن اینڈ ریسرچ (PGIMER) چندی گڑھ، ایڈوانسڈ مدر اینڈ چائلڈ سنٹر اور ایڈوانسڈ نیورو سائنسز سنٹر کی دو نئی سہولیات کا آغاز کریں گے۔ وہ پردھان منتری آیوشمان بھارت ہیلتھ انفراسٹرکچر مشن کے تحت 150 بستروں کے کریٹیکل کیئر ہسپتال بلاک کا بھی سنگ بنیاد رکھیں گے۔ تقریباً 1,200 کروڑ روپے کے صحت کی دیکھ بھال کے یہ منصوبے شمالی ہندوستان میں مزید جدید طبی علاج، تحقیق اور تعلیم میں مدد کریں گے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ایڈوانسڈ مدر اینڈ چائلڈ سینٹر کا منصوبہ پی جی آئی ایم ای آر کی ہر سال 6,000 سے زیادہ ہائی رسک ڈیلیوریوں کو سنبھالنے کی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے بنایا گیا ہے۔ ایڈوانسڈ نیورو سائنسز سینٹر اعصابی عوارض کے مریضوں کے علاج کے لیے انتظار کی مدت کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ اس طرح کے امراض کے خصوصی علاج کی دستیابی کو بڑھانے میں مدد کرے گا۔ اس دن وزیر اعظم نئی سنت روی داس ایکسپریس ٹرین کا آغاز کریں گے جو وارانسی کے راستے امرتسر کے چھہرتا سے شروع ہوگی۔ توقع ہے کہ یہ ٹرین وارانسی کے سیر گوودھن پور میں واقع گرو رویداس جنم استھان مندر میں آنے والے عقیدت مندوں کے لیے امرتسر کو وارانسی سے جوڑے گی۔ اگلے سال گرو رویداس کی 650 ویں یوم پیدائش کے موقع پر ہونے والی شاندار تقریبات کی تیاریوں کے پس منظر میں یہ لانچ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ رویداسی برادری کی پنجاب کے دوآبہ پٹی میں نمایاں موجودگی ہے، اور توقع ہے کہ یہ ٹرین سروس وارانسی کا باقاعدہ دورہ کرنے والے ہزاروں عقیدت مندوں کے لیے مددگار ثابت ہوگی۔

ریلوے کے وزیر اشونی ویشنو نے بھارت کے مال بردار آپریشن کو مضبوط بنانے کے لیے

’ریفارم ایکسپریس‘ کے تحت آٹھ مزید ساختی اصلاحات کی نقاب کشائی کی

نئی دہلی: ’ریفارم ایکسپریس‘ کو جاری رکھتے ہوئے، مرکزی وزیر برائے ریلوے شری اشونی ویشنو نے آج ہندوستانی ریلوے کو جدید بنانے کے لیے مزید آٹھ ساختی اصلاحات کا اعلان کیا۔ اس کے ساتھ ہی اس اقدام کے تحت لاگو ہونے والی اصلاحات کی کل تعداد 17 تک پہنچ گئی ہے۔ نئی اصلاحات سے مال بردار نقل و حمل، لاجسٹکس، تعمیراتی طریقوں، پراجیکٹ پر عملدرآمد، ویگن ڈیزائن، ہنرمندی اور کاروبار کرنے میں آسانی میں نمایاں تبدیلیاں آئیں گی۔ ریل بھون، نئی دہلی میں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے، شری ویشنو نے کہا کہ ہندوستانی ریلوے مستقبل کے لیے تیار ریلوے نظام کی تعمیر کے لیے اصلاحات کا ایک سلسلہ شروع کر رہا ہے۔ یہ اصلاحات وزارت کے 52 ہفتوں میں 52 اصلاحات کو لاگو کرنے کے ہدف کا حصہ ہیں تاکہ کارکردگی کو بڑھانے، اختراع کو فروغ دینے اور ریلوے کے ماحولیاتی نظام کو مضبوط بنایا جا سکے۔ جناب ویشنو نے کہا کہ ریفارم ایکسپریس پہل کے تحت پہلے اعلان کردہ اصلاحات کے حوصلہ افزا نتائج برآمد ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ شری ویشنو نے کہا کہ ہندوستان سالانہ تقریباً 340 ملین ٹن فلائی ایش پیدا کرتا ہے، جس میں سے تقریباً 96 ملین ٹن سیمنٹ کی صنعت استعمال کرتی ہے۔ ہندوستانی ریلوے نے مالی سال 2025-26 کے دوران تقریباً 13 ملین ٹن فلائی ایش کی نقل و حمل کی، جو ملک کی کل فلائی ایش کی پیداوار کا تقریباً چار فیصد ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلائی ایش کو روایتی طور پر کھلی ویگنوں کے ذریعے منتقل کیا جاتا رہا ہے جس کے نتیجے میں لوڈنگ، ٹرانسپورٹیشن اور ان لوڈنگ کے دوران دھول کی آلودگی ہوتی ہے۔ جب تھرمل پاور پلانٹس میں راکھ کے بڑے تالابوں میں ذخیرہ کیا جاتا ہے تو فلائی ایش ایک اہم ماحولیاتی چیلنج بھی پیش کرتی ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے، ہندوستانی ریلوے نے فلائی ایش کے لیے ایک نیا کنٹینرائزڈ ٹرانسپورٹیشن سسٹم متعارف کرایا ہے۔ نئی پالیسی کے تحت نقل و حمل کے لیے خصوصی طور پر ڈیزائن کردہ آئی ایس او معیاری کنٹینرز استعمال کیے جائیں گے۔ ان کنٹینرز کو پاور پلانٹ سے براہ راست ٹاپ لوڈنگ کے انتظامات کے ذریعے لوڈ کیا جا سکتا ہے اور دھول کی آلودگی پیدا کیے بغیر سائیڈ ڈسچارج یا نیومیٹک سسٹم کے ذریعے اتارا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فلائی ایش کو روایتی طور پر کھلی ویگنوں کے ذریعے منتقل کیا جاتا رہا ہے جس کے نتیجے میں لوڈنگ، ٹرانسپورٹیشن اور ان لوڈنگ کے دوران دھول کی آلودگی ہوتی ہے۔ جب تھرمل پاور پلانٹس میں راکھ کے بڑے تالابوں میں ذخیرہ کیا جاتا ہے تو فلائی ایش ایک اہم ماحولیاتی چیلنج بھی پیش کرتی ہے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے، ہندوستانی ریلوے نے فلائی ایش کے لیے ایک نیا کنٹینرائزڈ ٹرانسپورٹیشن سسٹم متعارف کرایا ہے۔ نئی پالیسی کے تحت نقل و حمل کے لیے خصوصی طور پر ڈیزائن کردہ آئی ایس او معیاری کنٹینرز استعمال کیے جائیں گے۔ ان کنٹینرز کو پاور پلانٹ سے براہ راست ٹاپ لوڈنگ کے انتظامات کے ذریعے لوڈ کیا جا سکتا ہے اور دھول کی آلودگی پیدا کیے بغیر سائیڈ ڈسچارج یا نیومیٹک سسٹم کے ذریعے اتارا جا سکتا ہے۔

انکت شرما قتل کیس: چھ مسلمان باعزت بری، اہل خانہ میں خوشی کی لہر

طویل قانونی پیروی کیلئے صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود مدنی کا شکریہ ادا کیا

نئی دہلی: شمال مشرقی دہلی میں فروری 2020 کے فسادات کے دوران انٹیلی جنس بیورو (آئی بی) افسر انکت شرما قتل کے مشہور مقدمے میں چھ سال کی طویل قانونی کارروائی کے بعد کڑکڑڈوما کورٹ نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔ عدالت نے جہاں پانچ ملزموں کو قصوروار قرار دیا، وہیں چھ مسلم نوجوانوں کو تمام الزامات سے باعزت بری کر دیا، جس سے ان کے اہل خانہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ اس مقدمے میں جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر ایڈووکیٹ عبدالغفار نے چار ملزموں کی جانب سے عدالت میں پیروی کی جن میں سے دو ملزم فیروز اور سمیر کو عدالت نے تمام الزامات سے باعزت بری کر دیا۔ ان کے علاوہ حسین عرف ملا جی عرف سلمان، گلفام، شعیب عالم عرف بابی اور منتظم عرف موسیٰ کو بھی عدالت نے باعزت بری کیا ہے۔ اس سلسلے میں جمعیۃ علماء ہند کی جانب سے مقدمے کی پیروی کرنے والے ایڈوکیٹ عبدالغفار نے بتایا کہ اس میں مجموعی طور پر گیارہ افراد ملزم بنائے گئے جن میں سے عدالت نے چھ افراد کو تمام الزامات سے باعزت بری کر دیا ہے جب کہ باقی کے پاس بھی ہائی کورٹ میں اپنی بے گناہی ثابت کرنے کا موقع ہے۔ واضح رہے کہ 24 فروری 2020 کو شمال مشرقی دہلی میں بڑے پیمانے پر فرقہ وارانہ تشدد پھوٹ پڑا تھا۔ اگلے روز 25 فروری کو 26 سالہ انٹیلی جنس بیورو اہلکار انکت شرما لاپتہ ہو گئے اور 26 فروری کو ان کی لاش کھجوری خاص کے ایک نالے سے برآمد ہوئی۔ پوسٹ مارٹم میں ان کے جسم پر متعدد زخم پائے گئے۔ ان کے والد کی شکایت پر سابق ایم سی ڈی کونسلر طاہر حسین کو مقدمے کا کلیدی ملزم بنایا گیا، پولس نے باقی دس لوگوں کو بھی ملزم بنایا۔ یہ مقدمہ دہلی فسادات کے سب سے حساس اور زیر بحث مقدمات میں شمار ہوتا رہا ہے۔ ایسے معاملات میں جہاں اصل مجرموں کو قانون کے مطابق سزا دینا ضروری ہے، وہیں بے قصور افراد کو سزا سے بچانا اور انہیں منصفانہ سماعت و مؤثر قانونی دفاع فراہم کرنا بھی بنیادی آئینی تقاضا ہے۔ اسی اصول کے تحت جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا محمود اسعد مدنی کی ہدایت پر وکلاء کی ایک ٹیم نے چار ملزموں کی قانونی پیروی کی جن میں فیروز اور سمیر کی باعزت بریت اس طویل قانونی جدوجہد کا اہم نتیجہ ہے۔ دہلی فسادات کو چھ سال سے زائد کا عرصہ گزر جانے کے باوجود جمعیۃ علماء ہند آج بھی 200 ٹرائل مقدمات میں قانونی پیروی کر رہی ہے، جبکہ جمعیۃ کی قانونی جدوجہد کے نتیجے میں ہنوز سو سے زائد افراد باعزت بری ہو چکے ہیں۔ ان مقدمات کی نگرانی جمعیۃ علماء ہند کے سکریٹری مولانا نیاز احمد فاروقی کی قیادت میں وکلاء کی ایک ٹیم کر رہی ہے۔ دوسری جانب جمعیۃ علماء ہند نے جنرل سکریٹری مولانا محمد حکیم الدین قاسمی کی قیادت میں دہلی فسادات سے متاثرہ خاندانوں کی بازآبادکاری اور بحالی کے لیے بھی وسیع پیمانے پر خدمات انجام دی ہیں۔ بری ہونے والے افراد کے اہل خانہ نے اس موقع پر صدر جمعیۃ علماء ہند مولانا محمود اسعد مدنی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اس طویل قانونی جدوجہد میں ہمارا بھرپور ساتھ دیا اور ہر دکھ سکھ میں ہمارے ساتھ کھڑے ہوئے، ہم ان کے بہت شکرگزار ہیں۔ دہلی کی کڑکڑڈوما عدالت نے 2020 کے دہلی فسادات کے دوران آئی بی (IB) افسر انکت شرما کے قتل کیس میں 6 ملزمان کو شک کا فائدہ دیتے ہوئے باعزت بری کر دیا ہے۔ اس فیصلے کے بعد ان کے اہل خانہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے، کیونکہ استغاثہ ان کے خلاف الزامات کو شک وشبہ سے بالاتر ثابت کرنے میں ناکام رہا۔ جہاں ایک طرف 6 لوگوں کو بری کیا گیا، وہی عدالت نے سابق عاپ (AAP) کونسلر طاہر حسین سمیت پانچ افراد کو قتل، دنگا فساد اور مذہبی منافرت پھیلانے کا مجرم قرار دیا ہے۔ مجرم قرار پانے والے دیگر چار افراد میں ناظم، قاسم، انس اور جاوید شامل ہیں۔

پیوش گوئل نے ہند۔اسپین اقتصادی شراکت داری

کو مزید مستحکم بنانے کے لیے اسپین کے دورے کا آغاز کیا

بارسلونا: مرکزی وزیر تجارت وصنعت جناب پیوش گوئل نے 13 جولائی 2026 کو اپنے سرکاری دورۂ اسپین کا آغاز سلسلہ وار اعلیٰ سطحی ملاقاتوں سے کیا، جن کا مقصد ہند-اسپین اقتصادی شراکت داری کو مزید مستحکم بنانا اور تجارت، سرمایہ کاری، اختراعات اور صنعت کے شعبوں میں باہمی تعاون کو فروغ دینا ہے۔ یہ دورہ دونوں ممالک کے اس مشترکہ عزم کی عکاسی کرتا ہے کہ وہ دوطرفہ اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط بنائیں اور ترجیحی شعبوں میں تعاون کے نئے مواقع تلاش کریں۔ یہ دورہ اس لحاظ سے بھی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کہ ہند-اسپین سفارتی تعلقات کے 70 برس مکمل ہونے کے موقع پر ہو رہا ہے، جبکہ سال 2026 کو ہند-اسپین مشترکہ ثقافت، سیاحت اور مصنوعی ذہانت کے سال کے طور پر بھی منایا جا رہا ہے۔ دورے کے پہلے روز مرکزی وزیر نے اسپین کی حکومت کے سینئر وزراء اور اعلیٰ حکام کے ساتھ اہم دوطرفہ ملاقاتیں کیں۔ انہوں نے کاروباری سربراہوں اور سرمایہ کاری کو فروغ دینے والی ایجنسیوں سے بھی تبادلۂ خیال کیا، ہند-اسپین بزنس فورم سے خطاب کیا اور ہندوستانی کاروباری وفد کے ارکان سے ملاقات کی۔ ان سرگرمیوں کا مقصد دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعاون کو مزید فروغ دینا، صنعتی شراکت داری کو وسعت دینا اور عالمی سرمایہ کاروں کے سامنے ہندوستان میں دستیاب بڑھتے ہوئے سرمایہ کاری کے مواقع کو اجاگر کرنا تھا۔ جناب پیوش گوئل نے اسپین کی حکومت کے نائب صدر اول اور وزیر معیشت، تجارت وکاروبار، عزت مآب جناب کارلوس کوئرپو کابالیرو سے دوطرفہ ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران دونوں رہنماؤں نے باہمی تجارت اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو مزید مضبوط بنانے، کاروباری تعاون کو وسعت دینے، اختراعات پر مبنی ترقی کو فروغ دینے اور اقتصادی تعاون کے نئے شعبوں کی نشاندہی پر تفصیلی تبادلۂ خیال کیا۔ مذاکرات میں منڈیوں تک رسائی بہتر بنانے، مضبوط اور پائیدار سپلائی چین قائم کرنے اور دونوں ممالک کے درمیان تجارتی شراکت داری کو وسعت دینے پر زور دیا گیا، جبکہ قابلِ تجدید توانائی، گرین ہائیڈروجن، جدید مینوفیکچرنگ، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی، بنیادی ڈھانچے اور اختراعات جیسے شعبوں کو خصوصی اہمیت دی گئی۔ دونوں فریقوں نے ہند-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے حوالے سے بھی خیالات کا تبادلہ کیا اور اسپین کے ساتھ ہندوستان کے تجارتی روابط کو مزید مستحکم بنانے کے امکانات کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر دونوں ممالک نے نئی سرمایہ کاری کو آسان بنانے اور کاروباری اعتماد میں اضافے کے لیے فاسٹ ٹریک میکانزم سے بھرپور استفادہ کرنے پر اتفاق کیا، جبکہ رواں سال کے اواخر میں ہند-اسپین مشترکہ کمیشن برائے اقتصادی تعاون کے اگلے اجلاس کے انعقاد کی امید بھی ظاہر کی۔

وزیر خارجہ جئے شنکر کی اقوام متحدہ کے

سیکریٹری جنرل سے ملاقات، عالمی امور اور تعاون پر تبادلہ خیال

نیویارک: وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے پیر کو نیویارک میں اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس سے ملاقات کی۔ دونوں رہنماؤں نے مغربی ایشیا۔ یوکرین اور سوڈان سمیت اہم عالمی حالات اور ہندوستان و اقوام متحدہ کے درمیان تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔ جے شنکر نے سماجی رابطے کے پلیٹ فارم ایکس پر بتایا کہ ملاقات میں عالمی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا اور ہندوستان و اقوام متحدہ کے مضبوط تعاون کو سراہا گیا۔ اس سے قبل ہندوستان نے 2028 تا 2029 کی مدت کے لیے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی غیر مستقل رکنیت کے لیے اپنی امیدواری کی باضابطہ مہم کا آغاز کیا۔ اس موقع پر جے شنکر نے عالمی امن۔ کثیر جہتی تعاون اور امن مشنز میں ہندوستان کے کردار کو اپنی مہم کی بنیاد قرار دیا۔ اقوام متحدہ کے ہیڈکوارٹر میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہندوستان ایسے وقت میں سلامتی کونسل کی رکنیت کا امیدوار بن رہا ہے جب دنیا بڑھتے ہوئے تنازعات۔ تشدد اور عدم استحکام کا سامنا کر رہی ہے۔ ایسے حالات میں اقوام متحدہ اور سلامتی کونسل کا کردار پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہو گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ رکن ممالک فطری طور پر یہ جاننا چاہیں گے کہ عالمی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے ہندوستان کا وژن کیا ہے اور بین الاقوامی امن وسلامتی کے لیے اس کا عملی ریکارڈ کس قدر مضبوط ہے۔ جے شنکر نے عالمی نظم ونسق کے لیے ہندوستان کا شانتی نظریہ بھی پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ شانتی سے مراد اصولوں۔ اعتماد اور دیانت داری کے ذریعے ہمہ جہت ترقی کا تحفظ ہے۔ ان کے مطابق یہی وہ بنیادی سوچ ہے جس کے ذریعے ایک محفوظ۔ پرامن اور منصفانہ عالمی نظام قائم کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ عالمی حالات نے ثابت کر دیا ہے کہ امن۔ ترقی اور خوشحالی کو ٹکڑوں میں تقسیم کر کے برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔ اس لیے دنیا کو ہمہ جہت ترقی پر توجہ دینی ہوگی اور اس کے لیے عالمی قوانین۔ باہمی اعتماد اور دیانت داری کا احترام ضروری ہے۔ وزیر خارجہ نے اقوام متحدہ کے امن مشنز میں ہندوستان کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ قیام اقوام متحدہ کے بعد سے اب تک تقریباً 3 لاکھ ہندوستانی اہلکار دنیا بھر کے تقریباً 150 امن مشنز میں خدمات انجام دے چکے ہیں۔ اس وقت بھی 11 میں سے 10 فعال امن مشنز میں تقریباً 4300 ہندوستانی اہلکار تعینات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان بہتر وسائل۔ جدید ٹیکنالوجی اور واضح اختیارات سے لیس امن مشنز کی حمایت جاری رکھے گا اور خواتین۔ امن اور سلامتی کے عالمی ایجنڈے کو بھی فروغ دیتا رہے گا۔ جے شنکر نے کہا کہ ہندوستان ایک قابل اعتماد ترقیاتی شراکت دار کے طور پر 79 ممالک میں مختلف ترقیاتی منصوبے چلا رہا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ عالمی تنازعات کے دوران ہندوستان نے ہمیشہ مذاکرات اور سفارت کاری کی حمایت کی ہے اور عالمی جنوب کے ممالک کے مفادات کو اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے۔

بھارت اور گھانا نے سمندری

بندرگاہ کے شعبے میں تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا

اکرا: گھانا میں ہندوستان کے نامزد ہائی کمشنر سریندر بھگت نے گھانا پورٹس اینڈ ہاربرز اتھارٹی کے قائم مقام ڈائریکٹر جنرل میجر جنرل پال سیڈو تانیے۔ کولونو سے بشکریہ ملاقات کی۔ ہائی کمیشن کے مطابق، میٹنگ نے بحری اور بندرگاہ کے شعبوں میں ہندوستان۔ گھانا تعاون کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کرنے کا موقع فراہم کیا۔ ہائی کمیشن نے ایکس پر لکھا، ہندوستان مضبوط اقتصادی مشغولیت اور باہمی طور پر فائدہ مند تعاون کے ذریعے گھانا کے ساتھ اپنی دیرینہ شراکت داری کو مزید آگے بڑھانے کے لیے پرعزم ہے۔ گزشتہ ہفتے، ہائی کمشنر نے گھانا میری ٹائم اتھارٹی کے ڈائریکٹر جنرل کمال دین علی سے ملاقات کی، جس میں گھانا کے پانیوں میں ہندوستانی بحری جہازوں اور عملے کے ارکان کی فلاح وبہبود، حفاظت اور بہبود سے متعلق امور پر تبادلہ خیال کیا۔ ہائی کمیشن کے مطابق، بات چیت میں ہندوستانی بحری عملے کی محفوظ اور محفوظ سہولت کو یقینی بنانے کے لیے تعاون کو مضبوط بنانے، ہندوستانی بحری جہازوں کے خدشات کو دور کرنے، اور ہندوستان کے ہائی کمیشن اور گھانا میری ٹائم اتھارٹی کے درمیان ان کی مسلسل بہبود کے لیے تعاون کو بڑھانے پر توجہ مرکوز کی گئی۔ ہائی کمیشن نے ایکس پر لکھا، میٹنگ نے سمندری حفاظت کو فروغ دینے، سمندری مسافروں کے مفادات کے تحفظ اور دوطرفہ بحری تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ہندوستان اور گھانا کے مشترکہ عزم کا اعادہ کیا۔ نامزد ہائی کمشنر گزشتہ ماہ گلانا پہنچے اور پرمیشورن، سیکنڈ سکریٹری اور ہائی کمیشن آف انڈیا ٹیم کے ارکان نے ان کا استقبال کیا۔ ہائی کمیشن نے ایکس پر لکھا کہ ہائی کمشنر کے نامزد کردہ شری سریندر بھگت آج اکرا، گھانا پہنچے اور ان کا پرتپاک استقبال شری وی این پرمیشورن، سیکنڈ سکریٹری اور ہائی کمیشن آف انڈیا کی ٹیم کے اراکین نے کیا۔ ہم ان کی قیادت میں ہندوستان اور گھانا کے درمیان پائیدار دوستی اور شراکت داری کو مزید مضبوط کرنے کے منتظر ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان-گھانا تعلقات روایتی طور پر گرمجوشی اور دوستانہ رہے ہیں، جو مشترکہ اقدار اور مشترکہ وژن پر مبنی مضبوط بنیاد پر مبنی ہیں۔ ہندوستان نے گھانا کی آزادی سے قبل 1953 میں اکرا میں اپنا نمائندہ دفتر کھولا تھا، اور آزادی حاصل کرنے کے فوراً بعد، 1957 میں گھانا کے ساتھ مکمل سفارتی تعلقات قائم کیے تھے۔

بھارت۔ یوروپی یونین تجارتی معاہدہ برآمدات کو متنوع بنانے اور

امریکہ پر انحصار کم کرنے میں مدد کرے گا: رپورٹ

نئی دہلی: مجوزہ ہندوستان۔ یوروپی یونین فری ٹریڈ ایگریمنٹ (ایف ٹی اے) ہے، جس کا تخمینہ 10-11 بلین ڈالر یوروپی یونین کی مارکیٹ میں ممکنہ تبدیلی ہے۔ ہندوستان کو امریکہ سے 10-11 بلین امریکی ڈالر کی تخمینہ شدہ برآمدات کو یوروپی یونین کو ری ڈائریکٹ کرنے میں مدد دے سکتا ہے، جس سے یورپ میں ہندوستان کی موجودگی کو وسعت دیتے ہوئے ایک برآمدی منڈی پر انحصار کم ہوتا ہے۔ روبکس ڈیٹا سائنس کی ایک رپورٹ کے مطابق کسٹم کے طریقہ کار کو ہموار کرنے اور تکنیکی اور ریگولیٹری رکاوٹوں کو کم کرنے سے، بھارت۔ یوروپی یونین ایف ٹی اے دوطرفہ اشیا کی تجارت کو پھر سے تقویت دے سکتا ہے اور یوروپی یونین کے بڑے رکن ممالک سے باہر ہندوستان کی برآمدی منزلوں کو متنوع بنانے میں مدد کر سکتا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے، برآمدات کے تنوع کی کوششوں سے ہندوستان کو برآمدات کے ایک حصے کو ری ڈائریکٹ کرنے میں بھی مدد مل سکتی ہے جو فی الحال ریاستہائے متحدہ کے لیے پابند رپورٹ کے مطابق، برآمدی تنوع ہندوستان کو برآمدات کے اس حصے کو منتقل کرنے کی اجازت دے سکتا ہے جو فی الحال ریاستہائے متحدہ امریکہ کے لیے مقصود ہے، اس طرح ہندوستان کی عالمی تجارت میں بدلتی ہوئی برآمدات میں اضافہ ہوگا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ایف ٹی اے سے ٹیکسٹائل، چمڑے، انجینئرنگ کے سامان اور کیمیکلز سمیت کلیدی محنت اور زیادہ قیمت والے برآمدی شعبوں پر ٹیرف کو بتدریج ختم کر کے ہندوستان کی بین الاقوامی مسابقت کو نمایاں طور پر بہتر کرنے کی امید ہے۔ اس نے مزید کہا کہ معاہدے کے تحت ترجیحی مارکیٹ تک رسائی ٹیرف کے فوائد کو بحال کرے گی جو ہندوستان نے ترجیحات کی عمومی اسکیم سے دستبرداری کے بعد کھوئے تھے، جس سے دیگر عالمی سپلائرز کے خلاف ہندوستانی برآمدات کی مسابقت میں اضافہ ہوگا۔

بھارت اور مالدیپ نے باہمی تجارت کو

فروغ دینے کیلئے ایف ٹی اے پر پیش رفت کی

نئی دہلی: حکومت نے منگل کو کہا کہ ہندوستان۔ مالدیپ آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے لئے مذاکرات کا پہلا دور دوطرفہ تجارت اور سرمایہ کاری کی مشغولیت کو بڑھانے کے لئے کامیابی کے ساتھ ختم ہو گیا ہے۔ ہندوستان مالدیپ کا دوسرا سب سے بڑا تجارتی شراکت دار ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تجارت 2025-26 میں 76.771 ملین ڈالر رہی، جو کہ 2024-25 میں 70.679 ملین ڈالر تھی، جس میں 54.13 فیصد اضافہ ہوا۔ وزارت تجارت کے ایک بیان کے مطابق، دونوں اطراف کی مذاکراتی ٹیموں نے آٹھ تکنیکی اجلاسوں میں متن پر مبنی بات چیت کی، جس میں آٹھ پالیسی شعبوں کا احاطہ کیا گیا۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ دونوں فریقوں نے مذاکراتی راستوں پر خاطر خواہ پیش رفت کی ہے اور کئی معاملات پر وسیع تر اتفاق رائے تک پہنچ گئے ہیں۔ ہندوستان کی مذاکراتی ٹیم کی قیادت چیف مذاکرات کار اجول کمار گھوش، جوائنٹ سکریٹری، محکمہ تجارت، جبکہ مالدیپ کے وفد کی قیادت اس کے چیف مذاکرات کار یوسف رضا نے کی۔ گزشتہ ہفتے، وزیر تجارت پیوش گوئل نے اپنے مالدیپ کے ہم منصب محمد سعید، مالدیپ کے اقتصادی ترقی، ٹرانسپورٹ اور تجارت کے وزیر سے ملاقات کی۔ ایک سرکاری بیان کے مطابق، وزراء نے بھارت-مالدیپ ایف ٹی اے مذاکرات سمیت جاری دوطرفہ اقتصادی اقدامات کی پیشرفت کا جائزہ لیا۔ جیسا کہ ہندوستان اور مالدیپ سفارتی تعلقات کے 60 سال کی یادمنا رہے ہیں، دونوں فریقوں نے دوطرفہ سرمایہ کاری کے معاہدے (BIT) اور آزاد تجارتی معاہدے (FTA) کے اختتام کو تیز کرنے کے اپنے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے نئے مواقع کو کھولنے کے لیے سیاحت، اسٹارٹ اپس، ڈیجیٹل ادائیگیوں اور تجارت میں تعاون کو مزید گہرا کرنے پر بھی اتفاق کیا۔ وزارت کے مطابق، مجوزہ ایف ٹی اے سے مارکیٹ تک رسائی میں اضافہ، سرمایہ کاری میں سہولت، وسیع تر اقتصادی تعاون کو فروغ دینے اور دونوں ممالک میں پائیدار اقتصادی ترقی میں تعاون کے ذریعے دوطرفہ اقتصادی اور تجارتی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کی توقع ہے۔ وزارت نے کہا کہ دونوں فریق ایک وسیع البنیاد، متوازن اور جامع معاہدے کے لیے کام کر رہے ہیں جس کی رہنمائی منصفانہ اور باہمی تعاون کے اصولوں پر ہوگی۔

بھارت نے فلسطین کی اقوام متحدہ رکنیت کی حمایت کا اعادہ کیا

برسلز: ہندوستان نے اپنی روایتی خارجہ پالیسی کا اعادہ کرتے ہوئے فلسطین کی اقوام متحدہ کی مکمل رکنیت کی حمایت کا اعادہ کیا ہے اور خطے کے دیرینہ تنازع کے حل کے لیے مذاکرات پر مبنی کوششوں سے اپنی وابستگی کا اظہار کیا ہے۔ وزارتِ خارجہ کی سکریٹری سری پریہ رنگناتھن نے پیر کے روز برسلز میں منعقدہ فلسطین ڈونر گروپ کے وزارتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے ہندوستان کا یہ مؤقف پیش کیا۔ اس اعلیٰ سطحی اجلاس میں یورپی یونین، اس کے رکن ممالک، فلسطین، بین الاقوامی شراکت داروں اور مالیاتی اداروں کے نمائندوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں فلسطینی اتھارٹی کے لیے مالی تعاون اور فلسطینی عوام تک انسانی امداد کی فراہمی پر تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سری پریہ رنگناتھن نے کہا کہ ہندوستان طویل عرصے سے فلسطینی عوام کا ایک قابلِ اعتماد شراکت دار رہا ہے۔ انہوں نے فلسطین کے لیے دو ریاستی حل اور اقوام متحدہ کی مکمل رکنیت کے لیے ہندوستان کی مسلسل حمایت کا اعادہ کیا۔ وزارتِ خارجہ کے مطابق ہندوستان ایک ایسے دو ریاستی حل کی حمایت کرتا ہے جس کے تحت اسرائیل اور فلسطین بین الاقوامی قانون کے مطابق تسلیم شدہ سرحدوں کے اندر امن اور سلامتی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ رہ سکیں۔ سری پریہ رنگناتھن نے فلسطین میں ہندوستان کی ترقیاتی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ملک وہاں صلاحیت سازی، انسانی امداد اور مختلف ترقیاتی منصوبوں میں مسلسل تعاون فراہم کر رہا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ہندوستان کے منصوبے مقامی ضروریات کے مطابق تیار کیے جاتے ہیں اور ان کی توجہ بنیادی طور پر صحت، تعلیم، صلاحیت سازی اور پیشہ ورانہ تربیت پر مرکوز ہے۔ وزارتِ خارجہ کے مطابق ہندوستان اس وقت فلسطین میں صحت، خواتین کو بااختیار بنانے اور ادارہ جاتی ترقی سے متعلق کئی اہم منصوبوں پر کام کر رہا ہے۔ برسلز اجلاس کے دوران سری پریہ رنگناتھن نے فلسطینی عوام کی مزید مدد کے لیے بحالی، صحت، تعلیم اور پیشہ ورانہ تربیت سے متعلق کئی نئے منصوبوں کا بھی اعلان کیا۔

جامعہ فیضانِ اشفاق، جاجولائی ناگور شریف راجستھان میں

تین روزہ نحوی وصرفی مقابلوں کی شاندار اختتامی تقریب

الحمدللہ! جامعہ فیضانِ اشفاق، جاجولائی، ضلع ناگور (راجستھان) میں طلبہ کے درمیان تین روزہ نحوی و صرفی مقابلہ کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ آج اس علمی مقابلے کا آخری دن تھا، جس میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے طلبہ کو پیرِ طریقت، رہبرِ راہِ شریعت، خلیفۂ حضور تاج الشریعہ، حضرت صوفی عبدالوحید قادری دامت برکاتہم العالیہ کے دستِ مبارک سے انعامات اور اسناد سے نوازا گیا۔ ان مقابلوں میں طلبہ نے نہایت محنت، لگن اور علمی استعداد کا مظاہرہ کیا۔ یہی مسلسل محنت اور جدوجہد آج ان کی کامیابی اور حوصلہ افزائی کا سبب بنی۔ اس موقع پر طلبہ کے چہروں پر خوشی اور اعتماد نمایاں تھا، جو اساتذۂ کرام کی شب وروز کی محنت کا بہترین ثمر ہے۔ جامعہ فیضانِ اشفاق آج دینی وعصری تعلیم کے میدان میں مسلسل ترقی کی منازل طے کر رہا ہے۔ یہ ادارہ پیرِ طریقت، رہبرِ راہِ شریعت، خلیفۂ حضور تاج الشریعہ، حضرت صوفی عبدالوحید قادری دامت برکاتہم العالیہ کی دور اندیشی، اخلاص، محنت اور تعلیم وتربیت سے خصوصی دلچسپی کا روشن نتیجہ ہے۔ انہی کی انتھک کوششوں اور بہترین سرپرستی کی بدولت آج جامعہ نے نہ صرف راجستھان بلکہ پورے ہندوستان میں دینی، تعلیمی اور تربیتی میدان میں اپنی ایک منفرد اور باوقار شناخت قائم کر لی ہے۔ مدارس کی ضرورت: آج کے دور میں مدارسِ اسلامیہ کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے۔ مدارس صرف قرآنِ کریم، حدیثِ مبارکہ، فقہ، نحو اور صرف کی تعلیم ہی نہیں دیتے بلکہ بہترین اخلاق، کردار، نظم وضبط، حبِ رسول ﷺ، خدمتِ خلق اور دینی شعور بھی پیدا کرتے ہیں۔ یہی ادارے مستقبل کے علماء، ائمہ، خطباء اور ذمہ دار شہری تیار کرتے ہیں جو معاشرے میں امن، محبت، اخوت اور دینِ اسلام کی صحیح تعلیمات کو عام کرتے ہیں۔ ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ اپنے مدارس کی ہر ممکن تعاون، سرپرستی اور حوصلہ افزائی کریں، کیونکہ مضبوط مدارس ہی مضبوط قوم اور روشن مستقبل کی ضمانت ہیں۔ اللہ تعالیٰ جامعہ فیضانِ اشفاق کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، پیرِ طریقت، رہبرِ راہِ شریعت، حضرت صوفی عبدالوحید قادری دامت برکاتہم العالیہ کے سائے کو قائم و دائم رکھے، اور اساتذہ، طلبہ اور تمام معاونین کی دینی خدمات کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

جھارکھنڈ میں امارت شرعیہ کی ۱۱ ٹیمیں ایس آئی آر سے متعلق عوامی بیداری ورہنمائی میں مصروف

حضرت امیر شریعت مدظلہ، ناظم امارت شرعیہ اور شعبۂ تنظیم کی طرف سے مسلسل رہنمائی جاری

پھلواری شریف: (پریس ریلیز) صوبۂ جھارکھنڈ میں ایس آئی آر کا عمل جاری ہے ۲۹ر جولائی ۲۰۲۶ء فارم جمع کرنے کی آخری تاریخ طے ہے، گاؤں، دیہات اور پسماندہ علاقہ کے لوگوں کے لیے متعلقہ کاغذات کی فراہمی اور فارم کی صحیح صحیح خانہ پُری میں دشواریوں کا پیش آنا فطری بات ہے، خاص طور پر پرانے ووٹر لسٹ سے ناموں کا انتخاب، آدھار اور ووٹر لسٹ سے اس کی ہم آہنگی اور فارم جمع کرنے کے بعد اس کی وصولیابی کی رسید کا حصول عام لوگوں کے لیے یقیناً آسان نہیں ہے، جب کہ یہ عمل دستوری اعتبار سے غیر معمولی اہم اور شہریت وشناخت کے لئے بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے، ایسی صورت حال میں امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ، جھارکھنڈ ومغربی بنگال جس نے ہمیشہ پریشانی اور مشکلات کی گھڑی میں رضا کارانہ طور پر بلاتفریق مذہب وملت عوام وخواص اور ضرورت مندوں کی رہنمائی کی ذمہ داری ادا کی ہے اور اس سے قبل صوبۂ جھارکھنڈ میں پیرنٹس میٹنگ کے موقع پر پورے جھارکھنڈ کے اندر بیداری پیدا کرنے اور لوگوں کی رہنمائی کرنے کی ذمہ داری نبھائی ہے، اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ اس موقع پر بھی عوام وخواص کی ہر ممکن رضا کارانہ رہنمائی کرے تاکہ کوئی مستحق شہری فارم بھرنے اور وقت پر جمع کرنے سے محروم نہ ہو جائے یا غلط فارم بھرنے کی وجہ سے آنے والے دن میں پریشانی کا شکار نہ ہو؛ چنانچہ امیر شریعت بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ مفکر ملت حضرت مولانا احمد ولی فیصل رحمانی مدظلہ کی ہدایت، ناظم امارت شرعیہ جناب مولانا مفتی محمد سعید الرحمٰن قاسمی وجناب مولانا انظار عالم قاسمی صدر قاضی شریعت کے مشورہ اور تنظیم امارت شرعیہ کے انچارج جناب مولانا مفتی محمد سہراب ندوی قاسمی نائب نائب ناظم امارت شرعیہ اوران کے رفقاء کے تعاون سے پورے جھارکھنڈ کے لئے ۲۴ر اضلاع کو ۱۱ر ٹیموں کے درمیان تقسیم کر کے ہر ٹیم کے لئے قائد اور معاونین طے کرنے کے بعد تین دن قبل جھارکھنڈ کے متعلقہ اضلاع میں ٹیمیں روانہ کی جا چکی ہیں اور یہ ٹیمیں اپنے مفوضہ کاموں میں سرگرم عمل بھی ہو چکی ہے، ان ٹیموں کے ذریعہ اب تک جو رپورٹس موصول ہو رہی ہیں وہ نہایت ہی امید افزا ہیں، ان ٹیموں کے ذریعہ پریشان حال لوگوں کی اچھی مدد ہو رہی ہے، یہ ٹیمیں بلاک وار پروگرام کے اعتبار سے گاؤں تک پہونچ کر لوگوں سے حالات دریافت کرتی ہیں اور ادھورے کاموں کو مکمل کرنے کے لئے نوجوانوں کی ٹیم کو سرگرم اور بی ایل اوز سے رابطہ کرتی ہے، بلاک کی سطح پر ایک "ہیلپ ڈیسک" کا قیام عمل میں لایا جاتا ہے تاکہ جو کاغذی دشواریاں ہیں ان کا حل سمجھایا جا سکے، پورے جھارکھنڈ کی سطح پر رانچی میں واقع امارت شرعیہ کے دارالقضاء کے دفتر میں ایک "ہیلپ سینٹر" بھی قائم کیا گیا ہے، جہاں ایس آئی آر کے سلسلہ میں ضروری معلومات رکھنے والے کئی افراد متعین کیے گئے ہیں، تاکہ ان کے ذریعہ ضروری رہنمائی کا کام آن لائن انجام پا تا رہے، خود حضرت امیر شریعت مدظلہ اور ناظم امارت شرعیہ ان ٹیموں کی کارکردگی کا روزانہ جائزہ لیتے ہیں اور یہ حضرات بھی تحریری رپورٹ کے ذریعہ اپنی کارکردگی سے مطلع کرتے ہیں۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063, Maharashtra, INDIA. Published at Navjeevan Commercial Building No. 3, 14th Floor, Office No.-1417, Mumbai, Dist-Mumbai-400 008, Maharashtra. Editor: **KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** (Responsible for selection of news under the Press and Registration of Books Act 1867). Editor concerns is not necessary in all published articles. In case of any dispute or an any legal issues with the published articles the complaint should be registered in Mumbai Jurisdiction Court. Reproduction in whole or in part without the written permission of the Publisher is prohibited. RNI NO. MAHURD/2019/77823. Tel: 22-49730011 / 22-49731366, Email:mumbairaabta@gmail.com

ممبئی رابطہ
مرشدانِ خبر
MUMBAIRAABTA

ایون مورگن کے 'خاص کلب' میں شامل ہوئے جوس بٹلر

انگلینڈ کے دوسرے کرکٹر بنے

ایجبسٹن: سال 2027 کے ایک روزہ عالمی کپ کو ہدف بنا کر کھیلنے والے بٹلر کے پاس مورگن کا سب سے زیادہ ون ڈے میچ کھیلنے کا ریکارڈ توڑنے اور مستقبل میں انگلینڈ کی جانب سے سب سے زیادہ ایک روزہ میچ کھیلنے والے کرکٹر بننے کا موقع موجود ہے۔ انگلینڈ کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان اور مایہ ناز وکٹ کیپر بلے باز جوس بٹلر نے بھارت کے خلاف ایجبسٹن میں کھیلے گئے پہلے ایک روزہ میچ کے دوران ایک بڑی کامیابی اپنے نام کر لی۔ اس سنگ میل کے ساتھ وہ سابق کپتان ایون مورگن کے خصوصی کلب میں شامل ہونے والے انگلینڈ کے صرف دوسرے کرکٹر بن گئے۔ بھارت کے خلاف پہلا ون ڈے جوس بٹلر کے ایک روزہ بین الاقوامی کریئر کا 200واں میچ تھا۔ وہ انگلینڈ کی جانب سے دوسو ایک روزہ میچ کھیلنے والے صرف دوسرے کھلاڑی ہیں۔ ان سے قبل صرف سابق کپتان ایون مورگن ہی ایسے کرکٹر تھے، جنہوں نے انگلینڈ کے لیے 200 یا اس سے زیادہ ون ڈے میچ کھیلے۔ مورگن نے مجموعی طور پر 225 ایک روزہ میچوں میں انگلینڈ کی نمائندگی کی۔ سال 2027 کے ایک روزہ عالمی کپ کو ہدف بنا کر کھیلنے والے بٹلر کے پاس مورگن کا سب سے زیادہ ون ڈے میچ کھیلنے کا ریکارڈ توڑنے اور مستقبل میں انگلینڈ کی جانب سے سب سے زیادہ ایک روزہ میچ کھیلنے والے کرکٹر بننے کا موقع موجود ہے۔ جوس بٹلر کے لیے اس موقع کی خاص بات یہ بھی رہی کہ انہیں اپنے 200ویں ون ڈے کیپ سابق کپتان ایون مورگن کے ہاتھوں ہی پہنائی گئی۔ حالانکہ، بٹلر کا 200واں ون ڈے یادگار ثابت نہ ہو سکا۔ وہ صرف 5 رنز بنا کر پرسدھ کرشنا کی گیند پر آؤٹ ہو گئے۔ اگر جوس بٹلر کے ایک روزہ کریئر پر نظر ڈالی جائے تو انہوں نے 200 میچوں میں 38.87 کی اوسط سے 5520 رنز بنائے ہیں، جن میں 11 سنچریاں شامل ہیں۔ وہ جو روٹ اور ایون مورگن کے بعد انگلینڈ کے لیے ایک روزہ کرکٹ میں سب سے زیادہ رنز بنانے والے تیسرے بلے باز ہیں۔ 35 سالہ جوس بٹلر کی فارم گزشتہ کچھ عرصے سے مایوس کن رہی تھی، لیکن بھارت کے خلاف پانچویں ٹی ٹوئنٹی میچ میں صرف 64 گیندوں پر 131 رنز کی شاندار اننگز کھیل کر انہوں نے فارم میں واپسی کا واضح اشارہ دیا۔ اگر بٹلر اپنی یہی کارکردگی برقرار رکھنے میں کامیاب رہے تو وہ نہ صرف ایک روزہ کرکٹ میں انگلینڈ کے کامیاب ترین بلے بازوں میں شامل ہو سکتے ہیں بلکہ آئندہ ایک روزہ عالمی کپ میں بھی ٹیم کے لیے انتہائی اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

ایشین انڈر-۲۰ ایتھلیٹکس چیمپئن شپ میں بھارت کا شاندار مظاہرہ

انگلینڈ نے ہندوستان کو ۹ وکٹ سے شکست دی، سیریز میں ناقابل شکست برتری حاصل

گیند بازوں کی شاندار کارکردگی کے بعد فل سالٹ (ناٹ آؤٹ ۵۹ رن) اور کپتان ہیری بروک (ناٹ آؤٹ ۷۹ رن) کی بہترین نصف سنچریوں کی بدولت انگلینڈ نے ہندوستان کو چوتھے ٹی ۲۰ میں جمعرات کو نو وکٹوں سے ہرا کر پانچ میچوں کی سیریز میں ۰-۳ کی ناقابل شکست برتری حاصل کر لی ہے۔ گیند بازوں کی شاندار کارکردگی کے بعد فل سالٹ (ناٹ آؤٹ ۵۹ رن) اور کپتان ہیری بروک (ناٹ آؤٹ ۷۹ رن) کی بہترین نصف سنچریوں کی بدولت انگلینڈ نے ہندوستان کو چوتھے ٹی ۲۰ میں جمعرات کو نو وکٹوں سے ہرا کر پانچ میچوں کی سیریز میں ۰-۳ کی ناقابل شکست برتری حاصل کر لی ہے۔ ہندوستان نے کپتان شریاس ایر کی ناٹ آؤٹ ۸۰ رن کی بہترین نصف سنچری کی مدد سے سات وکٹوں پر ۱۵۸ رن کا چیلنجنگ اسکور بنایا تھا لیکن انگلینڈ نے ۱۳.۵ اوور میں ایک وکٹ پر ۱۵۹ رن بنا کر مقابلہ یکطرفہ انداز میں ختم کر دیا۔ ۱۵۰ سے زیادہ رن کے تعاقب میں یہ انگلینڈ کی طرف سے تیز ترین رن کا تعاقب ہے۔ سیریز بھی ہندوستانی ٹیم ہار چکی ہے۔ کپتان شریاس کا اپنی پہلی جیت کا انتظار برقرار رہے گا۔ ۱۹-۲۰۱۸ء کے بعد پہلی بار ایسا ہوا ہے جب ہندوستانی ٹیم لگاتار دو ٹی ۲۰ سیریز ہاری ہے۔ اس میچ کی بات کریں تو ہندوستانی ٹیم جب بلے بازی کر رہی تھی تو انگلینڈ کے گیند بازوں نے شارٹ اور بیک آف لینتھ گیندوں سے بلے بازوں کو کافی پریشان کیا۔ ساتھ ہی اسپنرس نے بھی کمال کی گیند بازی کی۔ ایسا لگا کہ پچ کافی دھیمی ہے لیکن ہندوستانی گیند باز پچ اور حالات کے مطابق اچھی گیند بازی کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ ساتھ ہی سالٹ اور بروک نے جس طرح کی بلے بازی کی وہ قابل تعریف ہے۔ سالٹ نے ۴۲ گیندوں کی اننگز میں نو چوکے اور ایک چھکا لگایا جبکہ بروک نے ۳۵ گیندوں پر ۸ چوکے اور چار چھکے لگائے۔ اس سے قبل ٹاس جیتنے کے بعد پہلے بلے بازی کرنے اتری ہندوستان کی شروعات خراب رہی اور اس نے ۴۸ رن تک پہنچتے پہنچتے اپنے چوٹی کے تین بلے باز گنوا دیے۔ ویبھو سوریاونشی ۱۵، ایشان کشن ۴ اور ابھیشیک شرما ۱۶ رن بنا کر آؤٹ ہوئے، لیکن ایر نے اس کے بعد کپتانی کی ذمہ داری سے کھیلتے ہوئے ۴۹ گیندوں میں چار چوکوں اور پانچ چھکوں کی مدد سے ناٹ آؤٹ ۸۰ رن کی شاندار اننگز کھیل کر ہندوستان کو لڑنے کے قابل اسکور تک پہنچا دیا۔ حالانکہ ہندوستان یقینی طور پر اچھے اسکور سے کافی پیچھے رہا۔ ۲۰۲۵ء سے اس میدان پر پہلی اننگز کا اوسط اسکور ۱۶۶ رن رہا ہے اور یہ کہنا درست ہوگا کہ ہندوستان کا اسکور امید سے کم رہا۔ میزبان ٹیم کی جانب سے ایک اور شاندار گیند بازی کا مظاہرہ دیکھنے کو ملا۔ پاور پلے میں ہارڈ لینتھ والی گیندوں نے کمال کیا۔ جوفرا آرچر نے ایک بار پھر ویبھو کو آؤٹ کیا اور ایشان کشن، جوش ٹنگ کا شکار بنے۔ عادل رشید نے اپنے پہلے ہی اوور میں ابھیشیک کو آؤٹ کر دیا۔ ہندوستان کے ٹاپ تین بلے باز جو سبھی بائیں ہاتھ کے تھے - کراس دی لائن شاٹ کھیلنے کی کوشش میں آؤٹ ہو گئے۔ شریاس ایر اور شیوم دوبے (۲۲ رن) نے ۵۰ رن کی شراکت کی، لیکن ان کے اسکور کرنے کی رفتار سے انگلینڈ کو زیادہ پریشانی نہیں ہوئی۔ تلک ورما ۱۱ رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ واشنگٹن سندر پانچ اور اکشر پٹیل ایک رن بنا کر پویلین لوٹے۔ کپتان شریاس نے ۱۸ویں اوور میں عادل کی گیندوں پر ۶، ۴ اور ۶ رن بنا کر ان پر دباؤ بنایا لیکن آخری دو اوورس میں انگلینڈ کی کارکردگی پھر سے بہترین رہی - کوئی باؤنڈری نہیں، ۸ رن اور ۲ وکٹ کیونکہ انہوں نے اپنی گیند بازی کی تبدیلیوں کا بخوبی استعمال کیا۔

وزیراعلیٰ ریکھا گپتا کے ہاتھوں ۲۲ویں کامن ویلتھ ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ ۲۰۲۶ کے

سرکاری میسکاٹ 'میوز' کی رونمائی، ۲۷ جولائی ہوگا ٹورنامنٹ کا آغاز

نئی دہلی: یہ چیمپئن شپ دہلی حکومت اور ٹیبل ٹینس فیڈریشن آف انڈیا کے مشترکہ تعاون سے منعقد کی جا رہی ہے، جس میں کامن ویلتھ کے 35 سے زائد ممالک کے کھلاڑی شرکت کریں گے۔ دہلی کی وزیراعلیٰ ریکھا گپتا نے منگل کو 22ویں کامن ویلتھ ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ 2026 کے سرکاری میسکاٹ 'میوز' کی رونمائی کی۔ انہوں نے کہا کہ مور سے متاثر یہ میسکاٹ ہندوستان کی توانائی، مہمان نوازی اور اتحاد کے اس جذبے کی نمائندگی کرتا ہے، جسے یہ بین الاقوامی ٹورنامنٹ فروغ دینا چاہتا ہے۔ میسکاٹ کی رونمائی دہلی کے وزیر تعلیم و کھیل آشیش سود، کامن ویلتھ ٹیبل ٹینس فیڈریشن کے صدر وویک کوہلی اور دیگر معزز شخصیات کی موجودگی میں کی گئی۔ یہ چیمپئن شپ 27 جولائی سے 2 اگست تک دہلی کے تیاگ راج اسٹیڈیم میں منعقد ہوگی۔ 'میوز' کو ہندوستان کے قومی پرندے مور کی طرز پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس کے پروں میں کامن ویلتھ کے شریک ممالک کے قومی پرچموں کے رنگ اور نقش شامل کیے گئے ہیں، جو دوستی، ہم آہنگی اور کھیل کے جذبے کی علامت ہیں۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ ریکھا گپتا نے کہا کہ یہ چیمپئن شپ دہلی کو عالمی کھیلوں کے میدان میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا بہترین موقع فراہم کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ 'میوز' توانائی، جوش اور جذبے کی علامت ہے، اس لیے یہ کامن ویلتھ ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ کے لیے ایک موزوں میسکاٹ ثابت ہوگا۔ ریکھا گپتا نے کہا کہ دہلی حکومت نوجوان کھلاڑیوں کو بہتر سہولتیں فراہم کرنے، کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے کو مضبوط بنانے، انعامی رقم، کوچنگ اور دیگر ضروری وسائل میں مسلسل سرمایہ کاری کر رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت چاہتی ہے کہ دہلی کے ہر کھلاڑی کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے بہترین پلیٹ فارم اور عالمی معیار کی سہولتیں میسر ہوں تاکہ وہ دہلی اور ملک کا نام روشن کر سکیں۔ دہلی کے وزیر کھیل آشیش سود نے کہا کہ اس باوقار بین الاقوامی ٹورنامنٹ کی میزبانی ملنا دہلی کے لیے اعزاز کی بات ہے۔ ان کے مطابق حکومت قومی، بین الاقوامی اور ریاستی سطح پر مقابلہ کرنے والے کھلاڑیوں کے لیے اسٹیڈیموں میں تمام ضروری سہولتیں فراہم کر رہی ہے اور اس کا مقصد دہلی کو ملک کا اسپورٹس کیپیٹل بنانا ہے۔ یہ چیمپئن شپ دہلی حکومت اور ٹیبل ٹینس فیڈریشن آف انڈیا کے مشترکہ تعاون سے منعقد کی جا رہی ہے، جس میں کامن ویلتھ کے 35 سے زائد ممالک کے کھلاڑی شرکت کریں گے۔ انگلینڈ، آسٹریلیا، کینیڈا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ، ملائیشیا، سنگاپور، اسکاٹ لینڈ، ویلز، نائجیریا، کینیا، جمیکا اور ٹرینیڈاڈ اینڈ ٹوباگو سمیت کئی ممالک کے کھلاڑی اس سات روزہ مقابلے میں مختلف زمروں میں حصہ لیں گے، جبکہ فائنل مقابلے 2 اگست کو کھیلے جائیں گے۔

ورلڈ کپ سے واپسی پر ناروے کی ٹیم کا شاندار استقبال

ایک لاکھ سے زائد شائقین نے اپنے ہیروز کا کیا تاریخی خیر مقدم

اوسلو: کوارٹر فائنل میں انگلینڈ سے شکست کے باوجود اوسلو میں جشن کا سماں۔ شاہی خاندان، عوام اور ہزاروں مداحوں نے ٹیم کی تاریخی کارکردگی کو سراہا، ایرلنگ ہالینڈ تقریب میں شریک نہ ہو سکے۔ ناروے سیمی فائنل تک رسائی حاصل نہ کر سکا، لیکن ورلڈ کپ 2026 میں ٹیم کی شاندار کارکردگی نے پورے ملک کو متحد کر دیا اور وطن واپسی پر ہونے والا تاریخی استقبال اسی قومی فخر کی علامت بن گیا۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 کے کوارٹر فائنل میں انگلینڈ کے ہاتھوں شکست کے باوجود ناروے کی قومی فٹ بال ٹیم کا وطن واپسی پر تاریخی استقبال کیا گیا۔ دارالحکومت اوسلو میں ایک لاکھ سے زائد شائقین سڑکوں پر نکل آئے اور اپنی ٹیم کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔ رائٹرز کے مطابق ٹیم کی واپسی ایک قومی جشن میں تبدیل ہو گئی، جس نے ناروے کی تاریخی مہم کو یادگار بنا دیا۔ امریکہ سے واپس آنے والی ناروے کی ٹیم کو اوسلو پہنچنے پر روایتی واٹر کینن سلامی دی گئی۔ اس کے بعد کھلی بس میں فتحی پریڈ کا آغاز ہوا۔ ہزاروں مداح شاہی محل اور شہر کی مرکزی شاہراہ کارل یوہانس گیٹ کے اطراف جمع ہوئے، جہاں کھلاڑیوں نے پہلے شاہ ہیرالڈ سے ملاقات کی اور پھر شاہی محل کی بالکونی سے عوام کا خیر مقدم قبول کیا۔ استقبالیہ تقریب میں ناروے کی روایتی "وائکنگ رو" کی رسم بھی ادا کی گئی، جس میں ولی عہد ہاکون نے ڈھول بجا کر روایتی نعرے کی قیادت کی۔ تاہم ٹیم کے اسٹار اسٹرائیکر ایرلنگ ہالینڈ اس تقریب میں شریک نہ ہو سکے کیونکہ انہیں جلدی روانہ ہو کر اپنی پرواز پکڑنی تھی۔ ناروے کی قومی فٹ بال ٹیم نے اپنے سرکاری ایکس (سابقہ ٹوئٹر) اکاؤنٹ پر استقبالیہ تقریب کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے ناروے کی مشہور کہاوت "بورتے برا، ہیمے بیسٹ" (باہر اچھا، مگر گھر سب سے بہتر) درج کی، جس نے پوری قوم کے جذبات کی عکاسی کی۔ اس پیغام میں ورلڈ کپ میں ٹیم کی تاریخی کارکردگی پر فخر کا اظہار بھی کیا گیا۔ قومی ٹیم کے ہیڈ کوچ اسٹالے سولباکن نے بتایا کہ ایرلنگ ہالینڈ اور مڈفیلڈر سینڈر برگے تقریب میں اس لیے شریک نہ ہو سکے کیونکہ امریکہ سے واپسی کی پرواز چار گھنٹے تاخیر کا شکار ہوئی، جس کے باعث دونوں کھلاڑیوں کو اپنی اگلی پرواز کے لیے جلد روانہ ہونا پڑا۔ ناروے کے کپتان مارٹن اوڈیگارڈ نے شائقین کے غیر معمولی جوش و خروش پر ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ انہیں کبھی توقع نہیں تھی کہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ ٹیم کے استقبال کے لیے جمع ہوں گے۔ ان کے مطابق امریکہ اور ناروے دونوں مقامات پر ملنے والی محبت اور حمایت ناقابل یقین تھی اور پوری ٹیم کے لیے یہ لمحہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔ کھلی بس کی پریڈ کے دوران شائقین کی غیر معمولی تعداد کے باعث کئی مرتبہ بس کی رفتار سست ہو گئی۔ ایک موقع پر پولیس کو راستہ صاف کرنے کے لیے بس کو پیچھے بھی کرنا پڑا۔

آج کی فلموں سے خود کو ہم آہنگ نہیں کر سکتی: ہیما مالنی

بالی ووڈ کی اداکارہ اور سیاست داں ہیما مالنی نے طویل عرصے بعد فلموں سے دور رہنے کی وجہ پر کھل کر بات کی ہے

بالی ووڈ کی معروف اداکارہ اور سیاست داں ہیما مالنی نے طویل عرصے بعد فلموں سے دور رہنے کی وجہ پر کھل کر بات کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ موجودہ دور کی فلم سازی ان کے کام کرنے کے انداز سے مختلف ہو چکی ہے، اسی لیے وہ نئی فلمیں سائن نہیں کر رہیں۔ انہوں نے ماضی کو ہندی سنیما کا "سنہرا دور" قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس زمانے میں خواتین پر مبنی مضبوط کردار، خوبصورت کہانیاں اور یادگار موسیقی فلموں کی پہچان ہوا کرتی تھی۔ ہیما مالنی نے کہا کہ وہ خود کو آج کی فلموں کے انداز کے مطابق ڈھالنا مشکل محسوس کرتی ہیں۔ بالی ووڈ کی لیجنڈری اداکارہ اور رکنِ پارلیمنٹ ہیما مالنی نے موجودہ دور میں فلموں سے دور رہنے کی وجہ پہلی بار تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ آج کی فلم سازی ان کے دور سے بالکل مختلف ہو چکی ہے، جس کے باعث وہ نئی فلموں میں کام کرنے میں خود کو زیادہ موزوں نہیں سمجھتیں۔ ۷۷ سالہ اداکارہ، جو آخری مرتبہ ۲۰۲۰ء میں ریلیز ہونے والی فلم "شملہ مرچ" میں نظر آئی تھیں، نے ایک حالیہ انٹرویو میں اپنے فلمی سفر کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ وہ خود کو خوش قسمت سمجھتی ہیں کہ انہیں ہندی سنیما کے سنہرے دور میں کام کرنے کا موقع ملا۔ ہیما مالنی نے کہا کہ "وہ بالکل مختلف زمانہ تھا۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہ ہندی فلم انڈسٹری کا سنہرا دور تھا، اور میں خود کو خوش قسمت تصور کرتی ہوں کہ اس شاندار سفر کا حصہ بنی۔ اس دور میں بے شمار خوبصورت فلمیں بنیں، خاص طور پر خواتین پر مبنی فلمیں، جن میں مجھے 'سیتا اور گیتا' جیسے مضبوط کردار ادا کرنے کا موقع ملا۔" انہوں نے اپنی پہلی فلم "سپنوں کا سوداگر" کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ان کے فلمی سفر کا آغاز بھی ایک یادگار تجربہ تھا، جبکہ اس کے بعد تقریباً ۲۰۰ فلموں میں کام کرنے کا موقع ملا۔ ان کے مطابق اس دور میں فلموں کی کہانی، موسیقی اور کرداروں پر خصوصی توجہ دی جاتی تھی۔ اداکارہ نے مزید کہا کہ "ان دنوں تقریباً ہر فلم میں پانچ یا چھ گانے ہوتے تھے اور پروڈیوسرز کے لیے ایک سپرہٹ گانا فلم کی کامیابی کا اہم حصہ سمجھا جاتا تھا۔ موسیقی فلموں کی روح ہوا کرتی تھی۔" ہیما مالنی نے موجودہ دور کی فلم سازی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ "آج فلم بنانے کا انداز مکمل طور پر بدل چکا ہے۔ بہت سے لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ میں اب فلموں میں کیوں نظر نہیں آتی، لیکن حقیقت یہ ہے کہ آج جس طرح کی فلمیں بن رہی ہیں۔

'منت' کی تزئین و آرائش کے معاملے میں شاہ رخ خان کو سپریم کورٹ سے راحت

کوسٹل ریگولیشن زون منظوری کو چیلنج کرنے والی عرضی مسترد

نئی دہلی: سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے ریمارکس دیے کہ عدالت اس بات سے متاثر نہیں ہوتی کہ کوئی شخص فلمی ستارہ ہے یا نہیں۔ اگر کسی نے متعلقہ قوانین کے مطابق اپنے مکان میں تبدیلی کی اجازت حاصل کی ہے تو اس پر اعتراض کی کوئی معقول بنیاد نہیں بنتی۔ سپریم کورٹ نے بالی ووڈ اداکار شاہ رخ خان اور ان کی اہلیہ گوری خان کے ممبئی میں واقع رہائشی بنگلے 'منت' کی تزئین و آرائش سے متعلق دائر درخواست کو خارج کرتے ہوئے انہیں بڑی راحت فراہم کی ہے۔ عدالت نے بنگلے میں دو نئی منزلیں تعمیر کرنے کے لیے دی گئی کوسٹل ریگولیشن زون (سی آر زیڈ) منظوری کو چیلنج کرنے والی عرضی مسترد کر دی۔ سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے ریمارکس دیے کہ عدالت اس بات سے متاثر نہیں ہوتی کہ کوئی شخص فلمی ستارہ ہے یا نہیں۔ اگر کسی نے متعلقہ قوانین کے مطابق اپنے مکان میں تبدیلی کی اجازت حاصل کی ہے تو اس پر اعتراض کی کوئی معقول بنیاد نہیں بنتی۔ ممبئی کے سماجی کارکن سنتوش داؤنڈ کرنے اپنی درخواست میں موقف اختیار کیا تھا کہ 'منت' میں دو اضافی منزلیں تعمیر کرنے کے لیے ضروری ماحولیاتی منظوری مکمل طور پر حاصل نہیں کی گئی۔ ان کا کہنا تھا کہ مہاراشٹر کوسٹل زون مینجمنٹ اتھارٹی کی جانب سے جاری کی گئی سی آر زیڈ منظوری میں قواعد و ضوابط کی مکمل پابندی نہیں کی گئی، جبکہ نیشنل گرین ٹریبونل (این جی ٹی) نے بھی ان نکات پر مناسب توجہ نہیں دی۔ عدالت نے درخواست گزار کے دلائل سے اتفاق نہیں کیا۔ بنچ نے کہا کہ ابتدائی جائزے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ متعلقہ قوانین پر مجموعی طور پر عمل کیا گیا ہے اور مجاز حکام نے تمام ضابطوں کی جانچ کے بعد ہی منظوری جاری کی تھی۔ اس سے قبل نیشنل گرین ٹریبونل بھی اسی معاملے میں درخواست مسترد کر چکا ہے۔ ٹریبونل نے اپنے فیصلے میں کہا تھا کہ مجوزہ تعمیراتی منصوبے کے لیے جاری کی گئی سی آر زیڈ منظوری میں کوئی طریقۂ کار کی خلاف ورزی سامنے نہیں آئی۔ مزید یہ کہ منصوبہ صرف موجودہ عمارت کے اوپر دو نئی منزلیں تعمیر کرنے تک محدود ہے اور اس میں ایسا کوئی نیا توسیعی کام شامل نہیں جو قواعد کی خلاف ورزی کے زمرے میں آتا ہو۔ شاہ رخ خان کا مشہور بنگلہ 'منت' ممبئی کے باندرہ علاقے میں سمندر کے کنارے واقع ہے اور شہر کی نمایاں رہائش گاہوں میں شمار ہوتا ہے۔ شاہ رخ خان نے یہ جائیداد 2001 میں خریدی تھی، جس کے بعد اسے اپنے خاندان کی ضروریات کے مطابق تیار کرایا گیا۔ تزئین و آرائش کے منصوبے کے تحت 'منت' میں دو نئی منزلیں شامل کی جانی ہیں۔ چونکہ یہ عمارت ساحلی علاقے میں واقع ہے اور ورثہ (ہیریٹیج) عمارتوں کی فہرست میں شامل ہے، اس لیے تعمیراتی کام شروع کرنے سے قبل سی آر زیڈ سمیت متعلقہ محکموں سے قانونی منظوری حاصل کرنا لازمی تھا۔

غزل کا شہزادہ مدن موہن، جس کی لازوال دھنیں آج بھی دلوں پر راج کرتی ہیں

مدن موہن نے اپنی سحر انگیز دھنوں اور لازوال غزلوں سے ہندی فلمی موسیقی کو نئی شناخت دی۔ موسیقی کے شائقین آج بھی 'آپ کی نظروں نے سمجھا' اور 'کر چلے ہم فدا' جیسے شاہکار نغموں کو محبت سے یاد کرتے ہیں

ہندوستانی فلمی موسیقی کی تاریخ میں چند ہی ایسے موسیقار گزرے ہیں جنہوں نے اپنے فن، طرزِ احساس اور دل نشیں دھنوں کے ذریعے ہمیشہ کے لیے اپنی الگ شناخت قائم کی۔ انہی عظیم فنکاروں میں مدن موہن کا نام انتہائی احترام سے لیا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی سحر انگیز دھنوں اور لازوال غزلوں سے ہندی فلمی موسیقی کو نئی شناخت دی۔ موسیقی کے شائقین آج بھی 'آپ کی نظروں نے سمجھا' اور 'کر چلے ہم فدا' جیسے شاہکار نغموں کو محبت سے یاد کرتے ہیں، جو ان کے غیر معمولی فن کی زندہ مثال ہیں۔ مدن موہن کی موسیقی کی سب سے بڑی خوبی اس کی سادگی، نفاست اور جذباتی گہرائی تھی۔ وہ کلاسیکی موسیقی کو فلمی انداز میں اس مہارت سے پیش کرتے تھے کہ ہر دھن دل میں اتر جاتی تھی۔ ان کے نغموں میں محبت، جدائی، درد، امید اور وطن سے محبت جیسے جذبات اس خوبصورتی سے سمٹ آتے تھے کہ سننے والا خود کو ان کا حصہ محسوس کرنے لگتا تھا۔ 25 جون 1924 کو موجودہ عراق کے شہر اربیل میں پیدا ہونے والے مدن موہن کے والد رائے بہادر چنی لال فلمی صنعت کی ایک معروف شخصیت تھے۔ وہ 'بامبے ٹاکیز' اور 'فلمستان' جیسے بڑے فلمی اداروں سے وابستہ تھے۔ اگرچہ گھر کا ماحول فلمی تھا، لیکن والد کی خواہش پر مدن موہن نے ابتدا میں فوج میں ملازمت اختیار کی اور دہرہ دون میں اپنی خدمات انجام دیں۔ بعد ازاں ان کا تبادلہ دہلی ہوا، مگر موسیقی سے ان کی بے پناہ محبت انہیں زیادہ عرصہ فوج میں نہ روک سکی۔ فوج چھوڑنے کے بعد وہ لکھنؤ منتقل ہوئے اور آل انڈیا ریڈیو سے وابستہ ہو گئے۔ یہیں انہیں موسیقی کے عظیم فنکاروں طلعت محمود، استاد فیاض خان، استاد اکبر علی خان اور بیگم اختر کی قربت نصیب ہوئی۔ ان شخصیات سے انہوں نے نہ صرف موسیقی کی باریکیاں سیکھیں بلکہ اردو زبان اور غزل کی لطافت کو بھی قریب سے سمجھا۔ مدن موہن کی اردو نہایت شستہ تھی اور وہ زبان و بیان پر غیر معمولی عبور رکھتے تھے، جس کا اثر ان کی موسیقی میں بھی صاف محسوس ہوتا ہے۔ بعد ازاں ممبئی پہنچ کر انہوں نے ایس ڈی برمن، شیام سندر اور سی رام چندر جیسے نامور موسیقاروں کے معاون کے طور پر کام کیا۔ 1950 میں ریلیز ہونے والی فلم 'آنکھیں' کے ذریعے انہیں بطور موسیقار پہلی بڑی کامیابی ملی۔ اس کے بعد انہوں نے مسلسل ایسی دھنیں تخلیق کیں جنہوں نے انہیں فلمی موسیقی کے ممتاز ترین موسیقاروں کی صف میں لا کھڑا کیا۔ مدن موہن اور لتا منگیشکر کی جوڑی ہندی فلمی موسیقی کی تاریخ کی کامیاب ترین تخلیقی شراکت داریوں میں شمار کی جاتی ہے۔ مدن موہن کی بیشتر لازوال دھنوں کو لتا منگیشکر کی آواز نے امر بنا دیا۔ خود لتا منگیشکر انہیں 'غزل کا شہزادہ' کہا کرتی تھیں۔ معروف موسیقار او پی نیر بھی اس جوڑی کے معترف تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ یہ کہنا مشکل ہے کہ لتا منگیشکر مدن موہن کے لیے بنی تھیں یا مدن موہن لتا منگیشکر کے لیے، لیکن ان جیسی موسیقار اور گلوکارہ کی جوڑی دوبارہ پیدا ہونا آسان نہیں۔ مدن موہن کا شہرۂ آفاق نغمہ 'آپ کی نظروں نے سمجھا، پیار کے قابل مجھے' آج بھی بہترین رومانوی گیتوں میں شمار ہوتا ہے۔ روایت ہے کہ اس دھن سے عظیم موسیقار نوشاد اس قدر متاثر ہوئے کہ انہوں نے مدن موہن سے کہا کہ اگر ممکن ہو تو وہ اس ایک دھن کے بدلے اپنی پوری موسیقی کا خزانہ دینے کو تیار ہیں۔ یہ واقعہ مدن موہن کے غیر معمولی تخلیقی مقام کا واضح ثبوت سمجھا جاتا ہے۔ اگرچہ ایک وقت یہ تاثر عام تھا کہ مدن موہن صرف خواتین گلوکاراؤں، خصوصاً لتا منگیشکر، کے لیے ہی بہترین موسیقی ترتیب دے سکتے ہیں، لیکن انہوں نے اس خیال کو بھی غلط ثابت کیا۔ فلم 'دیکھ کبیرہ رویا' میں منا ڈے کی آواز میں 'کون آیا میرے من کے دوارے' اور فلم 'حقیقت' میں محمد رفیع کی آواز میں 'کر چلے ہم فدا جان و تن ساتھیو' جیسی لازوال تخلیقات نے ثابت کیا کہ وہ ہر آواز کے مزاج کے مطابق شاہکار دھن تخلیق کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتے تھے۔ اسی طرح فلم 'میرا سایہ' میں آشا بھونسلے کی آواز میں ریکارڈ ہونے والا نغمہ 'جھمکا گرا رے بریلی کے بازار میں' آج بھی اپنی مقبولیت برقرار رکھے ہوئے ہے۔ آشا بھونسلے اکثر مزاحیہ انداز میں ان سے شکایت کیا کرتی تھیں کہ وہ اپنی ہر فلم میں لتا منگیشکر کو ہی کیوں ترجیح دیتے ہیں، جس پر مدن موہن مسکراتے ہوئے جواب دیتے کہ جب تک لتا موجود ہیں، ان کی دھنوں کا اصل حسن انہی کی آواز ہے۔ 1970 میں فلم 'دستک' کے لیے مدن موہن کو بہترین موسیقار کے قومی ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اپنے تقریباً پچیس برس کے فلمی سفر میں انہوں نے لگ بھگ سو فلموں کے لیے موسیقی ترتیب دی اور ہر دور کے سامعین کے دلوں میں اپنی جگہ بنائی۔ 14 جولائی 1975 کو مدن موہن اس دنیا سے رخصت ہو گئے، مگر ان کی موسیقی آج بھی زندہ ہے۔ ان کے انتقال کے بعد ریلیز ہونے والی فلم 'موسم' اور 'لیلیٰ مجنوں' نے بھی ان کے فن کو نئی زندگی بخشی۔ بعد میں ان کے صاحبزادے سنجیو کوہلی نے والد کی غیر استعمال شدہ دھنیں فلم ساز یش چوپڑا کو سنائیں، جن میں سے آٹھ دھنیں فلم 'ویر زارا' میں استعمال کی گئیں۔ ان گیتوں کی بے مثال کامیابی نے ایک بار پھر ثابت کیا کہ مدن موہن کی موسیقی وقت کی پابند نہیں، بلکہ ہر نسل کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہنے والی ایک لازوال میراث ہے۔